

الذیاء الجفر

آئمہ معصومین کے پاکیزہ علم کی ایک شاخ

مصنف

الحاج مولانا محمد شفیق رامپوری

کتابخانہ زنجانی 125 ڈی۔ جی۔ بک 2
کتابخانہ ائینہ قسمت
ڈیوین مائیکٹ، لاہور کوڈ 54660

فلكیاتی طبعو

ہماری مایہ ناز

استخارہ سجادہ
نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

۵۵۵۰
۰۳۲-۸۱۸۳۲
۰۳۲-۵۵۵۲۴۴

استخارہ فرات
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

مصلح الجف جتنا
نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

سحر اسود

نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

رُصَبُج النجوم

نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

رُصَبُج الاعزاز

نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

نفاخ الغیب

نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

رُصَبُج الفرائست

نقطہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام
سجادہ اہل بیت علیہم السلام
محرر: مولانا محمد شفیع صاحب
کتابت: مولانا محمد شفیع صاحب
۱۰۰ جلد

مکتبہ ایلینہ و ترمش

کاشانہ زنجانی - ۱۲۵ ڈی گبرگ نزدین مارکیٹ لاہور

ارواح الجفر

(حصہ اول)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم والہ العظیم و اصحابہ
الضخیم

خدا نے قدس نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے - خلق الانسان علی البیان -
یعنی پہلے کیا ہم نے انسان کو اور سکھایا اس کو بیان (قوت تقریر اور تحریر عطا کی) میرا
دماغ میری زبان اور تمام قوتیں اور طاقتیں اس حکم الحاکمین کے زیر حکم کام کرتی ہیں
میں جو کچھ اس نے سکھایا وہ سیکھا - اور جو لکھوایا لکھا - اب اچھا ہے یا برا - آپ کے
پیش نظر ہے - میں صرف اس قدر عرض کروں گا - کہ اگر آپ اس کتاب میں سے
ایک بات بھی ایسی معلوم کر سکیں جو آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکے تو تقاضائے
عدل و انصاف یہ ہے کہ آپ اپنی قیمت وصول نکھیں - تھوڑی سی قیمت میں ایک ایسی
بات کا معلوم ہو جانا جس سے ہم بچے واقف نہ تھے اہل علم کے نزدیک گراں نہیں
کوئی کتاب کوئی مضمون کوئی عمل اگرچہ پامر صحت نہیں ہوتی بھول کے ساتھ خار کا
ہونا بھی قانون قدرت ہے اگر اس ساری کتاب میں کوئی عیب نظر آئے تو اس سے
جسم پوشی فرمائیں - اچھی باتیں اس میں سے لے لیجئے اور بری باتوں کو نظر انداز فرما
دیتے -

خذ ما صفا د ع ما کدر



چوبیسیتے پسند آیدت از ہزار

بہ مردی کہ دست از طاعت بدار

اب جہت ضروری امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں -

(۱) جسم و قوت و آواز - (۲) کمال و کمال - (۳) کمال و کمال - (۴) کمال و کمال -

دیباچہ

اس میں اس کتاب کا ایڈیشن پہلی مرتبہ شائع ہوا تھا - اہل علم نے قدر افزائی
فرمائی اور چند ماہ میں تمام کتابیں فروخت ہو گئیں - دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا
اور وہ بھی ختم ہو گیا - لیکن جنگ نے تمام اشیاء پر علی الخصوص کاغذ پر ایسا اثر ڈالا کہ
وہ کم یاب نہیں بلکہ نایاب ہو گیا - اور باوجود سنی فراواں کے کاغذ نہ مل سکا - اور
تیسرا ایڈیشن ملتوی کر دیا گیا - لیکن ارباب ذوق کے عہم تقاضے نے مجبور کر دیا کہ
جس طرح بھی ممکن ہو اور جو کاغذ بھی میرے ہر کتاب طبع کرائی جائے - کن سکھوں
سے اور کس گراں قیمت پر کاغذ خریدایا گیا اس کا بیان طویل ہے اور تیسرا ایڈیشن شائع
کیا گیا - مگر وہ بہت ہی غراب چھا - اب یہ چوتھا ایڈیشن ہے اور اس میں اکثر غلطیوں
کی اصلاح کر دی گئی ہے پہلے ایڈیشنوں سے مجتہد اور اسباق کے مجھے یہ سبق بھی
حاصل ہوا کہ کتاب کو مضمون مرکب بنانا اچھا نہیں جس علم کے متعلق کتاب ہو وہی
علم اس میں بیان کیا جائے - ارواح البز حقیقتاً علم جز کی تصریح اور تشریح پر مبنی
کتاب ہونی چاہئے تھی مگر میں نے ضمناً اور مختصراً اور بھی چند علم اس میں لکھے تھے -
مثلاً علم الرمل - علم سادہ رک - علم النفس - علم خواب وغیرہ - اس ایڈیشن میں
نے غیر متعلقہ علوم کو حذف کر دیا اور علم جز میں ہی زیادہ تفصیل کر دی - اور چند
ابواب کا اضافہ کر دیا مجھے امید ہے کہ اب ارباب ذوق علم ہجر کے متعلق ضروری
معلومات اس کتاب سے حاصل کر سکیں گے -

وماتو فیقی الا باللہ

دعا گو فقیر الحاج (شفیق)



دستہاچہ

۱۹۴۱ء میں اس کتاب کا ایڈیشن پہلی مرتبہ شائع ہوا تھا۔ اہل علم نے قدر افزائی فرمائی اور چند ماہ میں تمام کتابیں فروخت ہو گئیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا اور وہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن جنگ نے تمام اشیاء پر علی الخصوص کاغذ پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ کم یاب نہیں بلکہ نایاب ہو گیا۔ اور باوجود سستی فراواں کے کاغذ نہ مل سکا۔ اور تیسرا ایڈیشن ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن ارباب ذوق کے پیہم تقاضے نے مجبور کر دیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو اور جو کاغذ بھی میرا ہو کتاب طبع کرائی جائے۔ کن کن دن سے اور کس گراں قیمت پر کاغذ خریدایا گیا اس کا بیان طویل ہے اور تیسرا ایڈیشن طبع کیا گیا۔ مگر وہ بہت ہی غراب چھپا۔ اب یہ چوتھا ایڈیشن ہے اور اس میں اکثر غلطیوں کی اصلاح کر دی گئی ہے جیسے ایڈیشنوں سے بخلا اور اسباق کے ٹکے یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ کتاب کو مضمون مرکب بنانا اچھا نہیں جس علم کے متعلق کتاب ہو وہی علم اس میں بیان کیا جائے۔ ارواح البغز حقیقتاً علم جز کی تصریح اور تشریح پر موقوف کتاب ہوتی چاہئے تھی مگر میں نے ضمناً اور تصریحاً اور بھی چند علم اس میں لکھے تھے۔ مثلاً علم الرمل۔ علم سادرک۔ علم النفس۔ علم خواب وغیرہ۔ اس ایڈیشن میں میں نے غیر متعلقہ علوم کو حذف کر دیا اور علم جز میں ہی زیادہ تفصیل کر دی۔ اور چند ابواب کا اضافہ کر دیا مجھے امید ہے کہ اب ارباب ذوق علم فقیر کے متعلق ضروری معلومات اس کتاب سے حاصل کر سکیں گے۔

وماتو فیقی الا باللا

دعا گو فقیر الحاج (شفیق)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم والہ العظیم و اصحابہ الضخیم

نہایت قدوس نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ خلق الانسان علی البیان۔ یعنی پیدا کیا ہم نے انسان کو اور سکھایا اس کو بیان (قوت تقریر اور تحریر عطا کی) میرا دماغ میری زبان اور تمام قوتیں اور طاقتیں اس حکم الحاکمین کے زیر حکم کام کرتی ہیں پس جو کچھ اس نے سکھایا وہ سیکھا۔ اور جو لکھوایا لکھا۔ اب اچھا ہے یا برا۔ آپ کے پیش نظر ہے۔ میں صرف اس قدر عرض کروں گا۔ کہ اگر آپ اس کتاب میں سے ایک بات بھی ایسی معلوم کر سکیں جو آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکے تو تقاضائے عدل و دانش یہ ہے کہ آپ اپنی قیمت وصول نکھیں۔ تھوڑی سی قیمت میں ایک ایسی بات کا معلوم ہو جانا جس سے ہم جیسے واقف نہ تھے اہل علم کے نزدیک گراں نہیں کوئی کتاب کوئی مضمون کوئی عمل اسرنا یا مرصع نہیں ہوتی بھول کے ساتھ خار کا ہونا بھی قانون قدرت ہے اگر اس ساری کتاب میں کوئی عیب نظر آئے تو اس سے جرم پوشی فرمائیں۔ اچھی باتیں اس میں سے لے لیجئے اور بری باتوں کو نظر انداز فرما گئے۔

خذ ما صفادع ماکدر



بچتے پسند آیات از ہزار
بمردی کہ دست الزطامت بدار

اب چند ضروری امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) جس قدر قرآنی آیات اس کتاب میں ہیں۔ ان کو قرآن پاک یا کسی حافظ قرآن سے

صحیح کر لیں۔ گو میں نے حتی الوسع صحت کی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے۔
اور میں مجبور ہوں اس لیے کہ مسودہ طبع ہونے تک کئی باتوں میں جاتا ہے۔ اور
بعض وقت کاتب صحیح اور طالع کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں اور میری تجسس نگاہ اس غلطی کو
صحیح کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

(۲) جہاں میں نے کسی آیت کے اعداد نکالے ہیں۔ آپ اس کی دوبارہ صحت کر لیں
اعداد میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے چارہ کار نہیں ہے۔

(۳) یہ اصول یاد رکھئے کہ ہر چیز ترکیب اور ترتیب کی محتاج ہوتی ہے بے ترتیب اور
بے ترتیب دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ دیکھو آگ اور پانی کی ترکیب سے ریل چلتی ہے
مگر یہ ایک خاص ترتیب اور ترکیب ہے۔ اگر آپ کسی برتن میں پانی بھر کر جنگل کے
جنگل لکڑیوں کے جلا دیں اور دریاؤں کے پانی خشک کر دیں تب بھی وہ برتن نہ
حرکت کرے گا نہ اڑے گا۔ لیکن ترتیب اور ترکیب سے تھوڑے سے کوٹے اور تھوڑا
سا پانی لاکھوں من کی گاڑیاں پر گاہ کی طرح اڑانے چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کام میں
ایک خاص ترکیب کے تحت اثر ہوتا ہے۔ لہذا عمل میں بھی ترتیب اور ترکیب ہی
سے اثر پیدا ہوتا ہے۔

(۴) لوہے کے ٹکڑے سے تیر چاقو، فنجر، فشر بناتے ہیں جن میں چمچ نے بھالانے اور کاٹنے
کی قوت پیدا ہوتی ہے بنانے سے قبل لوہے کے ٹکڑے میں یہ مشینیں گویا معدوم
تھیں۔ کاریگر نے اپنی ترکیب سے اسے کام کرنے کا آلہ بنالیا۔ میں نے بھی آپ کے
سلئے لوہے کے ٹکڑے دکھ دیئے ہیں اور فنجر و فشر بنانے کی ترکیب بتا دی ہے۔
اب اس سے فنجر و فشر بنانا اور اس سے کام لینا آپ کا کام ہے۔

(۵) کسی چیز کے اجزاء معلوم ہو جانے سے اس شے کا بنانا نہیں آجاتا۔ سینے کی مشین
لوہے سے بنتی ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ یہ صرف لوہے سے بنی ہے۔ لیکن لوہے
سے مشین بنانا ایک علیحدہ کام ہے۔ جب تک آپ مشین بنانے کی تعلیم حاصل نہ

کریں گے مشین نہیں بنا سکتے۔ قلم سے لکھا جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کو لکھنا نہیں
آتا وہ لکھ نہیں سکتا۔ اسی طرح کسی عمل کے اجزاء اور عمل پالینے سے ہم اس میں اثر
پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ ایک دوسرا قانون ہے جس سے عمل میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور
اس کتاب میں وہی تراکیب میں نے جمع کی ہیں۔

(۶) جو عمل جس جگہ شروع کرو۔ اسی جگہ ختم کرو۔ جگہ تبدیل کرنے سے عمل کی تاثیر
میں فرق آتا ہے۔ جس طرح درخت کو ایک جگہ سے اکھلا کر دوسری جگہ لگانے سے
اس میں بڑی سردی پیدا ہو جاتی ہے اگر آپ کسی جگہ کے پابند نہیں رہ سکتے تو پھر ایک
مسطعے یا چادر خاص بنا لو اور عمل شروع کرتے وقت بیت کرو کہ یہ مسطعے یا چادر میری
عمل کی جگہ ہے۔ پس یہ مسطعے یا چادر جگہ کی قائم مقام ہے۔ آپ کسی جگہ ہوں اور
زمین تبدیل کریں تو عمل میں فرق نہ آئے گا۔ کیونکہ آپ نے جگہ یا مکان کی قید
نہیں کی ہے بلکہ اس چادر یا مسطعے کی قید کی ہے۔

(۷) جو عمل بظاہر میں ان میں حصار کیا کرو بے حصار کے ہرگز نہ پڑھو حصار کی
ترکیبیں ہر عمل کی جدا ہیں اور ہر عامل کی جدا ہیں۔ مگر میں ایک جامع حصار بیان
کئے دیتا ہوں یہ حصار ہر عمل میں کام دے گا۔ اگر کوئی خاص حصار آپ کو معلوم ہو
یا کسی عامل نے بتایا ہو وہ بھی کر سکتے ہیں۔ مگر یہ حصار جامع ہے۔ وہ حصار یہ ہے
کہ چھری یا چاقو پر آتے انگریزی پڑھ کر اور دم کر کے اس کی نوک سے اپنے گرد زمین پر
دائرہ بنا لو اس حلقہ کا نام حصار ہے۔ اس دائرہ کے اندر بیٹھ کر پڑھا کرو۔ اور
اطمینان رکھو کہ اس دائرہ کے اندر کوئی طاقت نہ آ سکتی ہے نہ ستا سکتی ہے۔ آتے
انگریزی یہ ہے۔ اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا
نوم لا مافی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عنده
الا باذنہ یعلم ما بین یدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشی
ء من علمہ الا بعباشاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا

یؤده حفظهما وهو العلی العظیم یہ سورۃ البقرہ پارہ ثلث الرسل رکوع

(۸) ہر عمل میں ستارے کی پابندی ضرور ہے جس طرح جگہ کی پابندی ضرور ہے اور جگہ تبدیل کرنے سے عمل میں نقصان پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ستارے کی تبدیلی سے عمل میں نقصان ہو جاتا ہے۔ دیکھو اگر آپ کو زمین کھود کر پانی نکالنا ہے تو آپ ایک جگہ کھودنا شروع کر دیں۔ کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی وقت گہرائی پر پانی ضرور نکل آئے گا کیونکہ زمین کے نیچے پانی ہے اور ضرور ہے لیکن اگر آپ جگہ جگہ گڑھے کھودنا شروع کر دیں تو عمر بھر پانی نہیں نکلے گا۔ ایک جگہ کھودے جاؤ آخر پانی نکل آئے گا۔ بالکل اسی طرح عمل میں ستارے کی پابندی ہے۔ مثلاً آج آپ نے شمس کی ساعت میں عمل کیا۔ جس سے شمس سے متعلقہ روحانی طاقتیں متاثر ہوئیں۔ دوسرے دن آپ نے زہرہ کی ساعت میں پڑھا اور تیسرے دن مشتری کی ساعت میں لہذا کوئی بھی روحانی طاقت کلی طور پر متاثر نہیں ہونے پاتی۔ مثلاً شمس کی ساعت میں عمل شروع کیا ہے تو بس ساعت شمس میں ہی کرتے رہیں۔ کبھی نہ کبھی شمس سے تعلق رکھنے والی روحانی طاقتیں آپ کی معاون ہوں گی۔

(۹) ہر عمل اسی ستارے کی ساعت میں جس ستارے سے وہ متعلق ہے کرو مثلاً عمل کا مزاج شمس ہے اور آپ اسے زحل کی ساعت میں کریں گے تو ہرگز کام نہ دے گا شمس مزاج والے عمل کو شمس کی ساعت میں پڑھو یا کم از کم اس ستارے کی ساعت میں جو شمس کا دوست ہو۔ اگر اس ستارے کی ساعت میں پڑھو گے جو شمس کا دشمن ہے تو ہرگز عمل میں اثر نہ ہوگا۔ ستاروں کے باہمی تعلقات علم النجوم میں دیکھو۔ جو اس کتاب کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہے اب رہا یہ قاعدہ کہ یکس طرح معلوم کیا جائے کہ اس عمل کا مزاج کیا ہے تو اس کے دو طریقے ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ عمل کا سر اسم یعنی پہلا حرف ستارے سے منسوب ہوگا۔ ستاروں سے

حرف کا تعلق اسی کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے اور جملے سے زیادہ پر تاثیر ہے کہ جو عمل ہو اسے آپ مفرد کریں یعنی علیحدہ حرفوں میں لکھیں اور ان حروف عمل کو اربع عناصر پر تقسیم کریں پس جس عنصر کے حرف زیادہ ہیں وہی عمل کا مزاج ہے۔

(۱۰) عمل شروع کرنے کا ذکر کسی سے نہ کرو۔ اور نہ کسی کو بتاؤ کہ میں یہ عمل پڑھتا ہوں۔ اگر کسی جگہ مجبوری سے اظہار کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو صرف استعا کہو کہ میں عمل پڑھا کرتا ہوں۔ یہ نہ بتاؤ کہ فلاں عمل پڑھتا ہوں۔ یہ ایک خاص راز ہے۔ عمل کے ظاہر کر دینے سے اس کا اثر معدوم ہو جاتا ہے۔

(۱۱) اگر کسی عمل میں مطلوب کی وجہ کے نام کی ضرورت ہو اور تلاش و تحقیق سے نام معلوم نہیں ہو سکتا تو صرف مطلوب کا نام کافی ہے مطلوب کی ماں کے نام کی جگہ بن حوایا بنت حوا لکھنا یا پڑھنا بالکل جہل اور جہلا کا قانون ہے۔

(۱۲) عمل اور نجوم رات میں خاص تعلق ہوتا ہے۔ لہذا ہر عمل کے ساتھ اس کا متعلقہ نجوم استعمال کیا کرو۔ نجوم اس ستارے کا جلتا ہوگا جو اس عمل کا ہے ہر ستارے کا متعلقہ نجوم میں نے اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔

(۱۳) ایک کام کے واسطے ایک وقت میں ایک ہی عمل کرو۔ ایک مقصد کے لیے ایک وقت میں دو یا زیادہ عمل کرنے سے ہر عمل کی تاثیر معدوم ہو جاتی ہے ہاں اگر مقاصد جدا ہیں تو ایک وقت میں دو عمل کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی اپنی شادی اور ملازمت کے لیے عمل کر رہا ہے تو وہ ایک وقت میں دو عمل کر سکتا ہے۔ ایک شادی کے لیے۔ دوسرا ملازمت کے لیے۔ مگر صرف شادی یا ملازمت کے لیے دو عمل نہ کرنا چاہئیں۔

(۱۴) عملیات میں زکوٰۃ کو بہت بڑا دخل ہے۔ اجازت بھی کام دیتی ہے۔ یعنی اجازت قائم مقام زکوٰۃ ہے مگر اجازت اسی شخص کی محبر ہے جو خود صاحب زکوٰۃ ہے۔ اور

اجازت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی زبان سے کہہ دے کہ میری اجازت ہے۔ اس عمل کو کر دے سب فریب اور دھوکا ہے۔ خدا کا پاک کلام کسی کی جائداد اور ملکیت نہیں ہے جو صاحب اجازت دیتے ہیں اس سے دریافت کرو کہ کیا آپ خدا کے کلام کے ٹھیکیدار ہیں آپ کی بے اجازت خدا کے کلام میں اثر ہی نہ رہے گا۔ یہ سب باتیں جاہلوں نے مقرر کر رکھی ہیں اور اس سے مقصود جلب منفعت ہے یا اپنی بزرگی جتاننا اور دوسروں سے خدمت لینا ہے۔ میں اجازت کے اسکی معنی بتا دوں۔ اجازت اس شخص کی کارآمد ہے جو خود صاحب زکوٰۃ ہو۔ صاحب زکوٰۃ اس طرح اجازت دے کہ الٰہی میں نے اس اسم اعظم یا عمل کی جو زکوٰۃ ادا کی تھی میں اس حق زکوٰۃ کو اپنی طرف سے فلاں کو دیتا ہوں۔ اجازت عمل کی نہیں۔ بلکہ حق زکوٰۃ کو منتقل کرنے کا نام اجازت ہے۔ عوام کے اجازت کے متعلق خدا جانے کیا گمان ہیں۔ اس لیے میں نے اجازت کے مسئلہ کو صاف کر دیا۔ ہر عمل کی زکوٰۃ کا طریقہ اس کتاب میں درج ہے۔

عمل میں پرہیز ایک خاص رکن ہے۔ جو عمل با پرہیز کیا جائے۔ اس میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ پرہیز کی تفصیل اس کتاب میں دوسری جگہ دیکھو۔ یہ قوانین مجاہدین کی تکمیل کے بغیر عمل میں اثر نہیں ہوتا۔ یہ کتاب میں نے اس طرح لکھی ہے کہ میں جو عمل کسی کو بتاؤں یا خط میں یا کسی اور طریقہ پر لکھوں اور ان میں اصطلاحات اور قوانین عمل ہوتے ہیں لیکن ہر شخص کو وہ اصطلاحات معلوم نہیں اور ہر مرتبہ اور ہر وقت عمل کے ساتھ تفصیل کرنا یا خطوط میں اس کا حل کرنا ایک امر دشوار تھا اس کتاب کی موجودگی میں اب کوئی اصطلاح اور قانون ایسا نہیں ہوگا جو قواعد اور قوانین مندرجہ عملیات کو حل نہ کر سکے دنیا میں کوئی ایک کتاب کسی فن میں مکمل اور اکمل نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسا ہوتا تو کسی فن پر ایک ہی کتاب کافی۔ یا وجود یکہ ہر فن پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور پھر بھی وہ علم تشویش تکمیل

ہے۔

یہ کتاب اس وقت بھی کسی کے زیر نظر ہوگی جب شفق آغوش لہ میں خاک ہو چکا ہوگا۔ اسے اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے بزرگ اللہ کے واسطے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ روسیاء گنہگار۔ ذلیل ترین مخلوق یعنی عاصی شقی پر رحم کرے اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے آمین



علم جبر

جبر جعفر کا لفظ ہے۔ اور جعفر سے مراد پیشوا اور اقیانیا۔ امام اولیاء حضور سیدنا مولانا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔ آپ شہید کر بلا جنتاب سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اور پاک میں ہیں معہ میں پیدا ہوئے اور شوال ۳۸ھ میں زہر خواری سے شہید ہوئے۔ آپ نے علم جبر کے چند نکات بیان فرمائے تھے۔ اسی وجہ سے یہ علم ابدا میں علم جعفر سے مشہور ہوا۔ اور کثرت استعمال سے جعفر کا جبر بن گیا۔ اس علم کے بدلنے والوں کا بیان ہے کہ یہ علم علوم انبیاء میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے صرف انبیاء کو تعلیم فرمایا تھا۔ بطور میراث انبیاء حضور خاتم النبیین کو ملا اور حضور نے حسب حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابہا کے یہ علم جنتاب مولا علی کو تعلیم فرمایا۔ اور درجہ بدرجہ اور سینہ بہ سینہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تک آیا اور آپ نے چند نکات اس کے ظاہر فرمائے اور وہی چند نکات اب دنیا میں محدث اول اور متعارف ہیں اس علم شریف کے دو حصے ہیں۔ ایک علم الاخبار۔ دوسرا علم الآثار۔ چونکہ یہ علم علوم انبیاء میں سے ہے لہذا اب تک یہ خصوصیت اس میں ہے کہ عام طور پر یہ کسی کو نہیں آتا۔ یہ علم علماء کو آتا ہے۔ بمصدق علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یا فقرا کو آتا ہے حسب خطاب الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یخذلون

علم الاخبار کو مستحصلہ بھی کہتے ہیں۔ بہت سے اصحاب مستحصلہ کے لیے سرگرداں

پہرتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ جب تک آپ خود کو وارث علوم انبیاء نہ ٹھہرے
 کریں اس وقت تک یہ علم نہیں آتا۔ اور نہ آنے کا۔ نہ کسی کے بتانے سے آتا ہے۔
 نہ کسی تعلیم سے آپ اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ جس پر سلامت لٹادی ہوتی ہے اس کو
 قریشے آکر تعلیم دے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بچا ہے کہ میں کسی کو بتا دوں تو
 ناممکن ہے قدرت کا کچھ ایسا رمز ہے کہ مثلاً آپ کو مستحق آجائے۔ اور آپ کسی کو
 بتانا چاہیں تو نہیں بتا سکتے۔ جس طرح فراموشی کا راز آج تک ظاہر نہیں ہوا۔ اسی
 طرح مستحق بھی کسی غیر شخص پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ بعض اصحاب نے جرات کر کے
 چند بیرونی گوشتے بے نقاب کئے ہیں اور انہیں اصحاب کی تتبع میں نے بھی چند راز
 کی باتیں اس کتاب میں ظاہر کر دی ہیں۔ بنیادی طور پر ایک مشکل اس علم میں یہ
 ہے کہ جہز کی کتاب کا ترجمہ اب تک اردو میں نہیں ہوا۔ اگر کوئی کتاب اردو میں ملتی
 ہے تو اسکی طباعت اس قدر غلط ہو گئی ہے کہ اس ہونے سے نہ ہونا بہتر تھا۔ اعداد
 کی غلطی حروف کی غلطی ایک ایسی غلطی ہے کہ بظاہر سبک ہے۔ لیکن حقیقت میں
 نہایت گراں ہے۔ بلکہ گراں تر۔ بہر حال میں نے چند در چند قواعد مستحق اس میں
 بیان کر دیئے ہیں ساتھ ہی اور بہت سے قابل قدر قوانین بیان کر دیئے ہیں۔

ارباب علم پر پوشیدہ نہیں کہ دنیا کی ہر بات ہر علم لہجہ کے انٹھائیں حروف سے
 باہر نہیں۔ ان انٹھائیں حروف کے جوڑ اور جوڑ لا متناہی ہیں دنیا کی بے شمار زبانیں
 ان حروف سے بنتی ہیں۔ اور قیامت تک بنتی رہیں گی۔ بلکہ ان انٹھائیں حروف میں
 سے بھی اگر چند حروف متشابہ نکال دیئے جائیں تب بھی نفس کلام میں کوئی دشواری
 اور مطلب میں کوئی وقت نہ ہوگی۔ جیسے ث س ص ہر سہ حروف متشابہ ہیں۔ ان
 میں سے دو حروف نکال کر صرف ایک حرف سے کام لیں تو ٹکل سکتا ہے۔ مثلاً نہایت
 سلامت۔ صبران ہر سہ جملوں کو ہم یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔ سلامت۔ سلامت۔ سبر
 ہر جملہ کا الماقوم کا تسلیم شدہ ہے۔ ورنہ کوئی قرآنی آیت تو ہے نہیں کہ صبر کو صاد

سے ہی گو کہ اب زمانے میں صبر کو صاد سے ہی لکھنا حد اول ہے۔ تاہم اگر کوئی صبر
 کو صبر لکھے تو غلط نہیں ہو سکتا۔ مگر جس طرح دنیا کے علوم ان انٹھائیں حروف
 سے باہر نہیں اسی طرح علم جہز بھی ان انٹھائیں حروف سے باہر نہیں ہے۔ لیکن اردو
 زبان ہماری مادری زبان ہے اور یہ کتاب بھی اسی اردو زبان میں لکھی جا رہی ہے وہ
 بہانے ۲۸ حروف کے اور زیادہ حروف سے مکمل ہوتی ہے۔ اس لیے کہ زبان اردو تمام
 زبانوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ پشتو۔ سنسکرت۔ مگر زبان
 اردو کئی زبانوں کا مجموعہ ہے۔ اس لیے اس میں ۱۸ حروف سے زیادہ حروف ہیں۔ جیسے
 پ۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ گ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ علم جہز ۲۸
 حروف سے مکمل ہے لیکن جب ہم اسے اردو کی دنیا میں لائیں گے تو چند اور سات
 حروف کا اضافہ کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے ناموں میں ہمارے مطلب میں ان حروف کا
 آنا ضرور ہے لیکن جہاں اضافہ ناممکن ہے اس لیے کہ لہجہ کے ۲۸ حروف کے عدد
 بقاعدہ تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اگر ۲۸ حروف میں اضافہ کر کے ۳۰ یا ۲۵ بنائے جائیں تو
 ہر اعداد کا مقرر کرنا محال ہے۔ اس وقت تو ۲۸ حروف کی تقسیم یہ ہے۔ ۹ حرف احاد
 کے۔ ۹ حرف عشرات کے ۹ حرف مائت کے۔ ایک حرف الوف کا۔ اس میں شک
 نہیں کہ یہ اعداد غیر مختتم ہے۔ مثلاً ۱۰ ہزار چار ہزار دس ہزار وغیرہ کے لیے ہمارے
 پاس کوئی حرف نہیں سوانے اس کے کہ اگر ہم کو دس ہزار لکھنا ہیں تو دس رخ لکھ
 دیں اور ایسا ہی ہوتا ہے (موکل بنانے میں یہ قاعدہ کام آتا ہے) اگر دس ہزار کے
 واسطے ہمارے پاس کوئی حرف ہوتا تو ہم دس غین کی طوالت سے بچ جاتے لیکن سلسلہ
 اعداد لامتناہی ہے۔ یعنی دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار تیس لاکھ۔ تیس کروڑ وغیرہ
 وغیرہ۔ یعنی جس طرح عدد غیر متناہی ہیں اسی طرح حرف غیر متناہی ہوتے اور یہ محال
 ہے۔ لیکن ہماری زبان میں ان زائد حروف کا آنا ناگزیر ہے۔ لہذا جب کسی نام یا
 کسی جملہ میں یہ حروف ہوں تو ان کے اعداد کیا ہوں گے یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور



اس کے مقابلہ پر اردو کے حروف کی جدول بھی دیکھیے۔

ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ل	م	ن	ی	ہ	و	اے	او	آ	۲۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳

گویا عربی سے اردو میں سات حرف زیادہ ہو گئے۔ اردو میں بکثرت ایسے جملے اور لفظ ہیں جن میں یہ حروف آتے ہیں۔ جیسے رڑ۔ ٹاٹ۔ گھوڑا۔ ڈالی۔ چھاپیہ۔ توپ میں نے اب تک کوئی کتاب نہیں دیکھی جس میں بدل حروف کا کوئی قاعدہ معین کیا گیا ہو۔ اور نہ کوئی قاعدہ مدون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ جہاں یہ بھی معلوم کر لو کہ ہر حرف کا تعلق سارے سے ہے۔ یعنی سات سات ستارے ہیں اور اٹھائیس حرف ہر ستارہ کے حصے میں چار چار حرف آتے ہیں۔ جس کی تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم کرو۔

سرخ	زہرہ	عطارد	مَر	شمس	زحل	مشتری
ا ب	و ہ	ط ی	م ن	ف ص	ث ت	ذ ح
ج د	ز ح	ک ل	س ع	ق ر	خ غ	ط ف

نوٹ:- ستاروں پر حروف کی تقسیم اور بھی ہے۔ جو اس سے مختلف ہے یہ تقسیم ترتیب منطقۃ البروج ہے اور عملیات میں اس سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ دیگر تقسیم عناصر اور بروج پر ہیں۔ جو انشاء اللہ اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں درج کروں گا۔ جہاں صرف اس قدر سوال ہے کہ اگر کسی کا نام ڈیوڈ۔ نیکارام۔ گورو پرشاد۔ نامس چلن ہے تو اس کا ستارہ ابجد سے کیسے معلوم کریں۔ ہندی نجوم میں تو باقاعدہ تقسیم ہے۔ لیکن عرب میں تقسیم نہیں۔ اب جنار کو ستارہ بنانا مشکل ہے۔ کیونکہ ہر عربی علم ہے۔ لہذا میرے نزدیک ہندی حروف کا بدل یہ ہے۔ پ کا بدل ب۔ ڈ کا بدل د۔ ا کا بدل ر۔ ڈ کا بدل ز۔ گ کا بدل ک۔ ٹ کا بدل ت۔ ج کا بدل ج

یہن جیسا کہ میں ابتدا میں عرض کر آیا ہوں کہ عربی میں دو حرف کا بدل معین ہے جو اس سے متفقہ ہے یعنی گا فکا جیم۔ اور پ کا ف۔ اور بعض اصحاب گلف کا بدل کاف مان کر گلف کے ہمیں عدد لیتے ہیں۔ اور اسی پر میں خود بھی عمل کیا کرتا ہوں میں ج کے عدد جیم کے مطابق تین لیتا ہوں۔ اور گلف کے عدد میں لیتا ہوں یعنی کاف تسلیم کرتا ہوں۔ عربی زبان کے مطابق جیم مان کر تین نہیں لیتا۔ اور پ کو ف مان کر انہی عدد نہیں لیتا۔ لیکن اگر آپ کی تحقیق اس کے خلاف ہو تو میں طرح آپ چاہیں حروف تبدیل کر لیں میں نے اپنی تحقیق اور اپنا مذہب بیان کر دیا۔ اور مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کسی کو اپنی تقلید اور تحقیق پر مجبور کروں۔

اب معلوم کیجئے کہ دھبہ کیا ہے۔ عربی کے اٹھائیس حروف کو مرکب کر کے سات جملے بنائے گئے ہیں۔ اس کا نام دھبہ ہے۔ اس میں ابجد کی طرح تسلسل نہیں ہے اور نہ کوئی باہمی ربط ہے۔ صرف حروف تہجی کا مجموعہ ہے یعنی ابجد ہوز۔ حلی۔ کلس۔ سفص۔ قرشت۔ شتہ۔ ضلع۔ یہ ایک دہنی مجموعہ ہے یہ جملے بامعنی ہیں۔ یا بے معنی۔ اس میں متکلمین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان جملوں کے کوئی معنی نہیں صرف مراہب اعدادی طوطا رکھے گئے ہیں لیکن بعض کی تحقیق یہ ہے کہ ابن مرہ عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے آٹھ بیٹے تھے۔ یہ اس کے بیٹوں کے نام ہیں۔ بعض محققین کی تحقیق یہ ہے کہ تمدن عرب سے پہلے یہودی پہلے چھ جملوں سے کام لیتے تھے۔ اور ان کی زبان صرف ۲۲ حروف سے مرکب تھی بعد کے چھ حرف یعنی ث۔ خ۔ ذ۔ ف۔ ط۔ ز۔ ان کی زبان میں نہ تھے اور ان کے عدد چار سو تک محدود تھے۔ یعنی قرشت کے ت تک۔ اور یہ چھ جملے یعنی ابجد سے قرشت تک مدائن کے چھ بادشاہوں کے نام تھے۔ جب علم جزیر عرب میں آیا تو اہل عرب نے اپنی زبان کے مطابق چھ حرف اس میں بڑھا کر عددی تعداد ایک ہزار کر لی چونکہ ہر زبان میں حروف کی تعداد کم و بیش ہوتی ہے۔ لہذا جس زبان میں یہ حروف آتے گئے وہ اپنی زبان کے مطابق

حروف پڑھاتے گئے۔ یہودی زبان ۲۲ حروفوں سے مکمل تھی اور عدد کی تعداد چار سو
 تک تھی۔ وہ کس طرح جہز کے ۳۱ ال حل کرتے تھے اس کی کوئی مثال اور کوئی نمونہ
 مجھے کسی کتاب میں نہیں ملا۔ لیکن بعض مورخین اور محققین نے ادب کا موجد ابن مرہ
 کو تسلیم کیا ہے سبب یہ کہ جملے تو قدیم ایام سے تھے۔ عرب صرف ۲۸ حروفوں کے موجد
 ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ۲۲ حروف بننا کا مرکب اور طریق پر ۲۲۔ اور اس لئے بعض
 نے عربوں کا موجد ہونا مانا ہو۔ لیکن صرف ترتیب ادب نہیں ہو سکتی صاحب قاموس
 جو خود ایک محقق اور معجز شخص ہے اس نے بھی اہل عرب کو صرف ۲۸ حروفوں کا موجد
 تسلیم کیا ہے۔ پوری ادب کا نہیں۔ ہاں ترتیب میں فرق ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔
 بعض کتب سے یہودی زبان کے ادب کا پتہ اس طرح چلتا ہے۔ ادب۔ ہوزح۔ طیکل۔
 منج۔ فصتر۔ شت یعنی پہلے پانچ جملے چار حرفی۔ اور آخر کا ایک جملہ دو حرفی۔ اور یہ
 یہودی زبان میں ناگہر تھا۔ اس لیے کہ ۲۲ کی تقسیم کامل نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر جب
 اہل عرب نے چھ حرف بڑھا کر پورے ۲۸ حروف کر لئے تو سات پر تقسیم کامل تھی۔
 ادب میں چار جملے۔ حرفی بنا کر ۲۸ حروف کا مجموعہ کر دیا۔ اس طرح جملے بعد سیدگان
 پر تقسیم نہ ہو سکے۔ اگر چار چار حروفوں کے سات جملے بنائے جاتے تو ہر جملے کی تقسیم
 سارے پر کامل ہو جاتی یعنی اگر مساوی الحروف جملے بنائے جاتے تو اس کی صورت یہ
 ہوتی۔ ادب۔ ہوزح۔ طیکل۔ منج۔ فصتر۔ شت۔ ذمغ۔ اس رسم الخط سے قانون
 اعداد میں تو کوئی تفاوت پیدا نہیں ہوا۔ وہاں طرز نظم جدا ہو گیا۔ اور طرز نظم کوئی
 شے نہیں ہے اس وقت یہ جملے زبان پر ثقیل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن جب کثرت
 استعمال سے زبان آشنا ہو جائیں گے تو ثقالت دور ہو جائے گی۔ لیکن اس میں
 خوبی یہ ہے کہ ادب مروج میں بعض حروف۔ حرفی اور بعض چہار حرفی ہیں۔ اور اس
 رسم الخط میں سب جملے چہار حرفی ہوتے ہیں۔ بہر حال علم جعفر ایک ایسا علم ہے کہ
 بادوود گویت کے اب بھی خاص ہے اور اہم ہے ہی سے مخصوص دانتوں کے ۳۱ یہ علم

اور علم ریل اب عام نہیں ہے۔ مگر زبان۔ تسلسلہ جو اس علم کا خاص رکن ہے۔ اس قدر
 پوشیدہ ہے کہ اگر کوئی اسے حاصل کرنا چاہے تو بہت مشکل سے آتا ہے اور بعض
 وقت تو قدرتی طور پر ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ چھپے انجمن کے قوائے علمیہ باطل ہو
 جاتے ہیں۔ بظاہر سب تک حرفی اور فارسی استعداد ہو تب تک اس علم میں مداح
 ۳۱ ہیکار ہے۔ اب میں اصطلاحات جہز کو یہود تعالیٰ بیان کرتا ہوں۔



اصطلاحات جہز

علم جہز کی بنیاد ادب کے الٹائیں حروفوں پر ہے اور ایک کلیہ یہ ہے کہ ہر جہز
 جس قدر حروف پر مشتمل ہوگا اتنی ہی مرتبہ گردش کر سکے گا۔ ادب کے الٹائیں حروف
 ہیں۔ اگر ۲۸ کو ۲۸ میں ضرب دیا جائے تو سمجھ سات ۳۱ ہوزح حاصل ہوں گے لہذا
 ادبوں کی سات ۳۱ ہوزح اسی قسمیں ہوتی ہیں اور یہ ادبیں ہیکار نہیں ہوتیں۔ سب کار
 نہ ہیں۔ مگر یہ کتب مبادیات پر مشتمل ہے اس لیے متنی مسائل ہیکار ہیں۔ لہذا
 میں صرف وہ ادبیں بیان کرتا ہوں جو مستند میں روزمرہ بلکہ ہر وقت کام آتی ہیں۔
 جب ان تعالیٰ آپ کو فکر رسا عطا فرمائے گا تو آپ خود بھی بقایا تلاش کر لیں گے۔ یا
 کسی خاص ادب کی ضرورت ہے تو مجھ سے دریافت فرمائیں۔ بطن کتاب میں بھی بعض
 ادب کا ذکر آجایا قصہ کو تاہم اول ادبیں حسب ذیل ہیں۔ اول ادب شمسی۔
 اس کو ابتث کہتے ہیں۔ اور وہ عدد اعداد یہ ہے۔

(۱) ادب شمسی یا ادب ابتث معد اعداد

۱	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
صن	لا	با	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ه	ی
۱۰۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۰	۹۰۰	۸۰۰	۷۰۰

۱۱ سری دہد قری ہے۔ اور اس کو دہد کہتے ہیں مع اعداد اور اسی کو جمل کبیر بھی کہتے

ہیں۔ (۲)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰

یہ دہد شمش (ابتث) سے بنائی جاتی ہے۔

تیسری دہد کا نام دہد "اجزش" ہے۔ چونکہ اس دہد کی ابتدا حرف جیم سے ہوتی ہے اس لیے اس دہد کو جزش کہتے ہیں۔ الف حرف اساس ہے اس اجزش ہو گیا اور اس دہد کا نام جزش (اجزش) اس لیے رکھا گیا۔ کہ اس سلسلہ سے یہ دہد تیسری ہے۔ (اول ابتث - دوم دہد) اور تین عدد جیم کے ہیں۔ قاعدہ اس کے استخراج کا یہ ہے کہ اجزش ابتث سے استخراج کی جاتی ہے۔ اور اس طرح کہ ابتث کے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ یہ اساس ہے۔ جب ہر وہ حرف کی لان پوری ہو جائے تو پندرہویں حرف سے نظیرہ دے کر اجزش مکمل کر لو۔ چونکہ الف حرف اساس ہے۔ اس لیے یہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس قاعدہ کے تحت جب ابتث سے اجزش کا استخراج کیا تو اساس و نظیرہ کی یہ صورت پیدا ہو گئی۔ یعنی اجزش مع اعداد یہ ہے۔ (۳)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰



اگرچہ اس قدر حل کافی تھا۔ مگر مجھے پہلے ایڈیشن کے قریب سے معلوم ہوا کہ بعض اصحاب اب بھی کہنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس لیے مزید تشریح کی ضرورت ہے دیکھو سطر اول میں جے اساس کہتے ہیں حرف آخر "و" ہے۔ اب "و" واپسی طرف سے بائیں طرف کو شمار کیا۔ دیکھو دہد ابتث میں۔ "و" کی واپسی طرف "ن" ہے۔ لہذا "و" ایک "ن" "و"۔ مسم "تین" اسی طرح شمار کرتے چلے جاؤ تو پندرہواں حرف "ت" ہوگا۔ لہذا "۱" کے تحت میں "ت" لکھا۔ اب "و" کے بعد (سطر اول میں اساس) حرف "ک" ہے ابتث سے "ک" تک شمار کرو۔ "و" ایک "ق" "و"۔ "ف" "تین" اسی طرح لکھتے جاؤ۔ پندرہواں حرف "خ" آئے گا۔ لہذا جیم کے تحت میں "خ" لکھ دیا علیٰ اختلافی اس طرح ہر حرف کا پندرہواں حرف پیدا ہوگا۔ اس پر ہے کہ اب آپ استخراج میں برہنہ نہ ہوں گے۔

نوٹ:- میں نے اس علم میں بہت سی کتابیں دیکھی ہیں۔ لیکن اس تشریح اور توضیح سے کسی کتاب میں آپ نہ دیکھیں گے۔

چوتھی دہد کا نام "اسلم" ہے۔ یہ دہد قری سے بنائی جاتی ہے۔ اس کے ترتیب دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ "اسلم" دہد سے نکال جاتی ہے (ابزش ابتث سے نکالی تھی) چونکہ الف اساس ہے۔ لہذا الف کو قائم کر کے دہد قری کے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ ہر وہ حرف کا اساس قائم رہیگا۔ جب اساس قائم ہو جائے تو حسب سابق پندرہویں حرف سے نظیرہ دیتے جاؤ دہد "اسلم" تیار ہوگی۔ اپنے سلسلے دہد قری رکھ کر دیکھو الف سے شمار کیا تو پانچواں حرف "ہ" ہے (پھر "ہ" سے پانچواں حرف "ک" ہے۔ یہ واضح رہے کہ پانچواں حرف پھر شمار میں آئے گا اور اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے حرف کا استخراج پانچویں حرف سے کریں۔ بقایہ کا چوتھے حرف سے اس صورت میں وہ حرف شمار میں نہ آئے گا جو پانچواں حرف لکھا جا چکا ہے اچھی طرح غور کرو۔ دہد "اسلم" مع اعداد یہ ہے۔

(۳) اعظم اجد قری سے بنائی گئی

ا	هـ	ط	م	ف	ش	ز	ب	واو	ی	ن	ص	ت	من
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ج	ز	س	ق	ث	ظ	دال	ح	ا	ع	ر	خ	ع	ع
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

نظیرہ کا قاعدہ وہی ہے جو لکھا جا چکا یعنی جو حرف شروع میں ہے۔ اس سے ادبدا
اصلی میں کا پندرہواں حرف نظیرہ کہا جائے گا۔ دیکھو ادبدا المظم سطر اول خانہ اٹھم میں
ف ہے۔ اب ادبدا اصلی پر نظر ڈالو تو آپ کو سطر دوم خانہ تین میں ف ملی اب ف سے
شمار کیا۔ ف ایک۔ عین دو۔ سین تین۔ پندرہواں حرف ل ہوگا۔ جو اس کے
اُم مرتبہ خانہ میں رکھ دیا۔ اور آپ اس طوالت میں نہ پڑیں بلکہ صاف ترکیب یہ ہے
کہ جو حرف اوپر کے خانہ میں ہے ادبدا اصلی سے وہ جس جگہ ہو اس سے ایک حرف
درمیان دیکر۔ تیسرا حرف نظیرہ ہوگا۔ مثال پہلے خانہ میں ا ہے۔ ادبدا اصلی میں
ب کو درمیان دیا بعد ازاں جیم ہے لہذا الف کا نظیرہ جیم ہے۔

پانچویں ابجد کا نام ارغی ہے۔ ابث (ابجد شمس) سے مستبط ہے۔ چونکہ چار
 ابجدیں سابق میں گذر چکیں اور پانچویں ابجد ارغی ہے۔ ۲-۵-۹ ہوئے لہذا اس کے
 استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ ابث کہ آٹھ آٹھ حرف درمیان میں چھواتے ہوئے تو اس
 حرف لکھتے جاؤ۔ اس طرح چودہ حرف اساس کے قائم کر لو۔ جب اساس قائم ہو جائے
 تو پندرہویں حرف سے نظیرہ دیتے جاؤ۔

(۵) ابجد شمسی سے بنائی گئی ابجد ارضی معہ نظیرہ و اعداد یہ ہے۔

۱	ر	غ	ی	ذ	ع	ه	و	ظ	د	ح	ط	ل	ح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
من	۲	ج	ص	ل	ث	ش	ک	ت	س	ق	ب	ز	ف
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰

نوٹ :- ابتداً اصلی سے اوپر کے حروف کے نیچے (دوسری لائن میں جو حرف ہے اور نیچے والی لائن کے مقابلہ میں اوپر والی لائن میں جو حرف ہیں وہ ایک دوسرے کا نظیرہ ہیں۔ مثلاً ابتداً اصلی ابتداً اصلی میں پہلا حرف الف ہے دوسری لائن میں الف کے نیچے لں ہے۔ پس الف کا نظیرہ لں ہے۔ اور ثاد کا نظیرہ الف ہوگا۔

پہلی لکھ کا نام ایقاع ہے (۱-۱-۱-۱) ایقاع لکھ قمری سے مستحب ہے
 دوسری لکھ قمری سے یہ دوسری لکھ مستحب ہے۔ یعنی "اہت" اور "لکھ" تو اساسی
 ہیں۔ "لکھ" اور "اہت" سے مستحب ہوئیں۔ صرف "اہت" قمری سے نکلی
 ہے اور ایقاع جس کا بیان ہو رہا ہے۔ قمری سے نکلتی ہیں۔ لہذا قمری سے نکلنے والی یہ
 دوسری لکھ ہوتی۔ سلسلہ کے حساب سے چھٹی اور قمری کے حساب سے دوسری ہوتی ۶
 ۲-۸-۱۰۔ اب اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ لکھ قمری سے آٹھ آٹھ حرف
 چھڑاتے ہوئے نوں حرف لکھتے جاؤ الف اساسی ہے یہ شمار میں نہیں (جب سطر
 اساس قائم ہو جائے تو اس کا نظیر دے دو۔ لکھ ایقاع تیار ہوگی جو معہ اعداد حسب
 ذیل ہے۔

(۶) دہدہ واقع جو دہدہ قمری سے بنائی گئی ہے *

ی	ق	خ	ط	ص	ظ	ح	ف	ض	ز	ع	ذ	داد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۵۰
س	خ	ه	ن	ث	و	م	ت	ج	ل	ش	ب	ک
۱۰۰	۶۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰

ساتویں لہجہ کا نام اعزظ (ا - ح - ز - ط) لہجہ شمسی سے بتائی گئی ہے۔ بعض

کتاب میں اس کا نام اصول یعنی رائے مہمد سے دیکھا گیا ہے۔ جو غلط ہے۔ جہاں رائے لکھ ہے لہجہ اصول ابٹ سے نکالی جاتی ہے جو کہ لہجہ سے مستخرج لہجات میں سے اصول کا تیسرا درجہ ہے (ابٹش اور ارغی جملے نکل چکی ہیں) اور ایک اساسی (ابٹش) کل چار لہجوں ہوئیں لہذا اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ ابٹش سے چار چار حرف کی طرف دیتے ہوئے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ الف اساسی ہونے کے وجہ سے شمار نہیں کیا جاتا۔ جب اس قاعدہ کے ماتحت چودہ حرفوں کا اساس قائم ہو جائے تو حسب قاعدہ پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دے کر لہجہ اصول تیار کرو جو مع اعداد حسب ذیل ہے۔

ح	ز	ط	ق	واو	ت	دال	س	ع	ل	ی	ج	ر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
ض	ف	ن	ب	خ	ش	ط	ک	ھ	ث	ذ	ص	نح
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰

نوٹ :- لہجہ جس لہجہ سے نکالی جائے گی اس لہجہ سے نظیرہ دیا جائیگا اگر میری کتاب میں کسی جگہ اس کے خلاف دیکھا جائے تو اسے غلطی تصور کریں یعنی اگر کسی جگہ بھول ہو گئی ہے۔ یعنی لہجہ تو کسی جگہ قرآن لہجہ سے نکالی اور نظیرہ ابٹش سے دیا ہے یا لہجہ تو شمس لہجہ سے (ابٹش سے نکالی ہے اور نظیرہ قمری سے دیدیا ہے

تو یہ غلط تصور ہوگا اور شاید

بعض جگہ کوئی حرف حساب کرنے میں غلط بھی لکھا گیا ہو تو آپ اسے غلط تصور کریں۔ غلط بات تو آخر غلط ہے میں نے حتی الوسع حروف مستخرجہ میں صحت کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی میں انساں ہوں اگر حساب سے میرا مستخرجہ حروف غلط

ہے تو آپ صحیح کر کے بتالیں۔ اسی وجہ سے میں نے ہر حرف کا قاعدہ مستخرجہ لکھ دیا ہے انہوں لہجہ کا نام لہجہ اوکھ ہے۔ لہجہ اوکھ لہجہ قمری سے مستحب لہجات میں سے ہے تیسری لہجہ ہے یعنی باطن اور باطن جملے نکل چکی ہیں۔ ایک لہجہ اساسی ہوتی اس حساب سے اپنی مجلس سے حلقہ یہ جو قسمی لہجہ ہوتی۔ لہذا اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ لہجہ قمری کے چار چار حرف چھوڑتے ہوئے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ اور جب چودہ حرف کی سطر اساسی قائم ہو جائے تو پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دیتے جاؤ۔ (۸) لہجہ اوکھ مع اعداد یہ ہے۔ لہجہ قمری سے بتائی گئی

۱	دال	ک	ع	ش	ض	ج	ح	م	ص	ث	ع	ہ	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ر	ذ	ب	ز	ل	ق	ت	ظ	و	ط	ن	ق	خ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نویں لہجہ کا نام لہجہ اثخر ہے (ا۔ ث۔ خ۔ ر) ثانیے مظلہ سے کہونکہ مستحصلہ میں انہی لہجوں سے کام لیا جاتا ہے۔ باقی ہزاروں لہجات علم الآثار میں کام آتی ہیں یا صرف لہجہ کلام ہیں۔ مستحصلہ ان لہجوں سے باہر نہیں جاتا اثخر آخری یعنی نویں لہجہ ہے۔ اگر ہم اسے تقسیم کرنا چاہیں تو تقسیم کامل کے لیے صرف تین کا ہی ہندسہ ہے۔ اور کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس پر نو کا عدد کامل تقسیم ہو سکے۔ لہذا لہجہ اثخر کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ لہجہ ابٹش (شمسی) کے دو دو حرف چھوڑتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جاؤ۔ جب چودہ حرفوں سے اساس قائم ہو جائے تو پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دے کر لہجہ تمام کرو۔ جو مع اعداد حسب ذیل ہے۔



(۹) ابجد شمسی سے بتائی گئی ہے۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ث	ث	س
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ع	ق	م	ھ	ب	ج	د	ر	ص	ک	ف	ل
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴

نوٹ۔۔۔ ابجد قمری اور ابجد شمسی کو دو لائٹوں میں علی الترتیب لکھو۔ جس طرح ابجد میں میں نے لکھی ہیں۔ بس ابجد کی سطر کا نظیرہ نیچے والی سطر ہے اور نیچے والی سطر کا نظیرہ اوپر والی سطر ہے۔ یعنی جو حرف جس خانہ میں ہے اوپر والے حرف کا نظیرہ نیچے والا حرف ہے۔ اور نیچے والے حرف کا اوپر والا ہے۔ میں نے اور قاعدہ بھی نظیرہ دیتے کا بیان کیا ہے۔ مگر وہ لباچہ حساب ہے اور بعض دفعہ اس میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ قاعدہ آسان اور صحیح ہے۔

جن نو ابجدات کو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ یا بالفاظ صحیح جو روح مستعملہ کہیں وہ میں بیان کر چکا۔ گو میں نے صحت کی حتی الوسع کوشش کی ہے اور جہاں تک میرے علم اور میری نگاہ نے جائزہ لیا ہے۔ وہاں تک حروف مستخرجہ و مندرجہ صحیح ہیں۔ لیکن جب کوئی صاحب کسی ابجد سے کام لینا چاہیں تو اس ابجد کی صحت کر لیں۔ اسی لیے ہر ابجد کے ساتھ ساتھ میں نے استخراج کا قاعدہ بیان کر دیا ہے۔ جو اب تک سوائے میرے کسی نے بیان نہیں کیا تھا کسی ایک جگہ ایک حرف کی غلطی بعض مرتبہ سب کئے کرانے پر پانی پھیر دیتی ہے ان نو ابجدوں میں سے سات ابجدیں تو سجدہ سیارگان پر منقسم ہیں۔ اور دو ابجدیں اسامی ہیں۔ یعنی ہر حرف اس ستارے سے متعلق ہے جس سے ابجد موسوم ہے۔ جب ابجد کے استخراج کرنے میں یا نظیرہ دینے میں۔ یا اعداد میں

غلطی ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اس سے ستارہ بھی تبدیل ہو جائیگا اور اس طرح ایک خاص رکن میں تبدیلی عمل میں نقصان عظیم پیدا کرے گی۔ علاوہ ازیں کتابت و طباعت میں بڑی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور حروف متطابہ اور متجانس کا تغیر و تبدل ہو جانا تو معمولی بات ہے۔ مثلاً دال کا واؤ پڑھا جانا یا لکھا جانا (و۔ د) اسی طرح۔ ث۔ ت۔ ج۔ ح۔ ع۔ گ کا ایک دوسرے سے بدل جانا کتابت و طباعت میں تو اس قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس سے حساب میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور ایک نقشہ کی کئی بیشی سے عمل ہی بگاڑ ہو جاتا ہے۔ اس لیے عمل سے قبل ہر حرف کو خوب جانچ لیجئے۔

دو ابجدیں تو اسامی ہیں۔ جیسا سات ابجدوں کا تعلق جو سجدہ سیارگان سے ہے۔ اور جو باقی رہا ہے۔ وہ ذیل کے نقشے سے معلوم کرو۔ اس نقشے سے سب کیفیت معلوم ہو گی۔

نام ابجد	ابجد شمس	ابجد زہرہ	ابجد عطارد	ابجد مریخ	ابجد زہرہ	ابجد عطارد	ابجد مریخ
نام سیارہ	مریخ	زہرہ	عطارد	شمس	زحل	مشتری	زحل
متعلقہ برج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	قوس	جدی

مذکورہ بالا نقشے سے آپ کو ابجدات کا تعلق سیارہ گان اور بروج سے معلوم ہو گیا علاوہ ازیں دو ابجدیں اسامی ہیں۔ یعنی قمری و شمسی (ابجد۔ ابیث) ان ہر دو کا تعلق بھی سیارہ گان سے ذیل کے نقشے سے معلوم کرو۔

نام سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
متعلقہ برج	جدی	قوس	حمل	اسد	ثور	جوزا	سرطان
چہرہ و قمری	ا۔ ب۔ ج۔ د۔	و۔ ز۔ ح۔	ط۔ ی۔ ک۔ ل۔	م۔ ن۔ س۔ ع۔	ت۔ ث۔ ق۔	س۔ ت۔ ج۔	د۔ و۔ ح۔

اسی طرح اہم شمس و انتھ کا تعلق معلوم کرو۔

نام سیارہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
منطقہ جدی	جدی	قوس	عقرب	اسد	ثور	جوزا	سرطان
بروج	دلو	حوت	میزان	سنبلہ	سج	سرطان	سرطان
حروف	ا ب	ج د	ه ز	ح ط	ق ک	ن د	و
شمس	ت ث	خ د	ز س	ض ط	غ ف	ل م	ھ ی



اصطلاحات جفر

علم جفر کی بنیاد اہم کے اٹھائیس حروف پر ہے۔ ماقبل صفحات میں اہم مع اعداد لکھ دی گئی ہے۔

حروف اہم اٹھائیس ہیں اور تمام حروف اہم پر نقاط کی تعداد ۲۲ ہے۔ اہم کے تمام حروف کے عدد ۵۹۹۵ ہیں یہ حروف مکتوبی کہلاتے ہیں۔ اور جہاں عملیات میں یا کسی کتاب میں یہ لکھا ہو کہ اعداد حروف مکتوبی سے نکالو تو وہاں وہ حروف اسی طرح

لکھے جائیں گے۔ جس طرح اہم میں ہیں اور لکھے جاتے ہیں اور اسی کے عدد لئے جاتے ہیں۔ مثلاً کہا جائے کہ اسم احمد کے مکتوبی عدد نکالو تو اس طرح حروف لکھ کر نکالیں گے۔ (احمد) ۱-ح-۲-م-۳-د میزان ۵۹۹۵۔ اور اسی عمل کو اصطلاح جفر میں بسط کرنا یا مفرد کرنا کہتے ہیں۔ یعنی کسی اسم یا جملے کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھنا جیسا کہ میں نے احمد کے حروف کو جدا جدا لکھا ہے۔ حروف کی دوسری قسم مخوفی ہے۔ یعنی جو الفاظ جس طرح زبان سے ادا ہوتا اور پڑھا جاتا ہے اس کو اسی طرح لکھنا۔ مثلاً اگر میں لکھا ہوں کہ احمد کو مخوفی کرو تو مخوفی کی صورت یہ ہوگی۔ ا-ف-ح-ا-م-م-ل-ن۔ دیکھو مخوفی کرنے میں ہر حرف سے گیارہ حرف پیدا ہو گئے۔ اور مکتوبی کے اعداد جہاں ۵۹۹۵ تھے۔ اب ۲۲ ہو گئے۔ مکتوبی اعداد سے ح-ن-پیدا ہوئے (ح-ن) مخوفی سے ۵-۲-م-۱-ر پیدا ہوئے (۵-۲-م-۱-ر)۔ دیکھو مکتوبی اور مخوفی میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو گیا۔ اس قانون کے تحت اہم کے اٹھائیس حروف مخوفی بہترین سے ہیں اور نقطے بچانے کے ۲۲ کے ۲۲ جاتے ہیں اور اعداد بچانے کے ۵۹۹۵ کے ۲۲ جاتے ہیں اہم مخوفی کی جدول یہ ہے۔



جدول اہم مخوفی

ا	ب	پ	ت	ث	ج	د	ذ	ر	ز	س	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	ن	د	و	ھ	ی	۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
ح	ط	ی	ا	ک	ا	ف	ن	ا	م	م	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
س	ی	ن	ع	ی	ن	ق	ا	ص	ا	د	ق	ا	ن	ا	ش	ی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
ن	ت	ا	ث	ا	ج	ا	ذ	ا	ل	ض	ا	و	ظ	ا	ع	ی	ن	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴

یعنی ولا الصالحین۔ قرآن پاک الم سے شروع ہو کر الحمد شریف پر ختم ہوا۔ یعنی ولا الصالحین سے ابتدا ہوئی اور نون پر خاتمہ۔ اسی طرح ابدہ ملفوظی الف سے شروع ہوا۔ نون پر ختم ہوئی اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کے تمام اسرار اور رموز اس ملفوظی میں پنہاں ہیں۔

اب معلوم کر کریں کہ ابدہ کے ۲۸ حرف تین اقسام پر منقسم ہیں۔ مکتوبی، ملفوظی، مسروری۔ مکتوبی وہ ہیں جن کو اگر ملفوظی کیا جائے تو ان کا ادوار آخر یکساں ہو۔ اور یہ کل تین حرف ہیں م۔ ن۔ و۔ (میم۔ نون۔ واو) دیکھو کہ کو ملفوظی کرنے میں جو حرف اول میں تھا وہی آخر میں آیا۔ قسم دوم ملفوظی۔ وہ حرف ہیں جو ملفوظی ہونے میں تین حرف ہو جاتے ہیں۔ مگر مکتوبی کی طرح اول و یکساں نہیں ہوتا اور یہ ابدہ میں تیرہ حرف ہیں۔ ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ق۔ ک۔ ل۔ دیکھو ملفوظی کرنے میں ہر حرف سے تین حرف ہوتے۔ الف جیم۔ دال۔ ذال۔ سین۔ شین۔ صاد۔ صاد۔ عین۔ فین۔ کاف۔ لام۔ قسم سوم مسروری۔ یہ وہ حرف ہیں جو ملفوظی ہونے میں صرف دو حرف ہوتے ہیں اور یہ ابدہ میں بارہ حرف ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ ف۔ ی۔ ان کی ملفوظی ہونے میں یہ صورت ہوتی۔ با۔ تا۔ ثا۔ جا۔ خا۔ دا۔ ذہ۔ ڈا۔ یا۔ ہا۔ یا۔ (حروف مکتوبی و ملفوظی ۳۹۔ مسروری ۲۳۔ ۴۲۔ ۴۱۔ جدول ملفوظی)

ابدہ کے ۲۸ حرفوں کی تیسری قسم نورانی اور علمانی ہے۔ ابدہ میں چودہ ۱۴ حرف نورانی ہیں۔ اور چودہ علمانی ہیں۔ (نورانی۔ ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ق۔ ک۔ ل۔ ن۔ م۔ ی۔ و۔ ہ۔ ی۔ اور حرف علمانی یہ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ ف۔ ت۔ ث۔ د۔ م۔ ی۔ و۔ ہ۔ ی۔ لیکن ان علمانی اور نورانی کی تقسیم کی کوئی بیان نہیں کی گئی ہے۔ یعنی جن استاد نے نورانی اور علمانی کی یہ تقسیم بیان کی

انہوں نے کوئی وجہ نہیں بتائی لیکن بعض اہل جہل نے تحقیق کی ہے کہ حرف نورانی وہ حرف ہیں۔ جن سے قرآن مجید کی سورتوں کا آغاز ہوا ہے۔ اور یہ وجہ قابل اعتبار ہے کوئی وجہ قابل قبول ہو یا نہ ہو۔ تاہم وجہ نہ ہونے سے وجہ ہونا اولیٰ ہے قول اول پر کوئی دلیل نہیں۔ اور دوسرے قول پر دلیل ہے۔ واضح ہو کہ قرآن مجید میں کل ایک سو چودہ ۱۴ حرف ہیں۔ ان تمام حرف کو اگر لیا جائے جن سے سورت شروع ہوئی ہے تو ایک سو چودہ حرف برآمد ہوں گے۔ مگر اکثر مکرر ہوں گے۔ اگر ان کو حائض کیا جائے تو کل پندرہ حرف برآمد ہوں گے جو یہ ہیں۔ ا۔ ی۔ ب۔ س۔ ک۔ ط۔ ق۔ ت۔ ث۔ و۔ م۔ ج۔ ن۔ ل۔ ه۔ خ۔ الف۔ یا۔ با۔ سین۔ کاف۔ طا۔ ظ۔ کاف۔ تا۔ واو۔ صاد۔ ج۔ ا۔ نون۔ لام۔ جا۔ فین۔ اور میں اسی تحقیق کا نتیجہ ہوں۔ یعنی حرف نورانی ان ہی پندرہ حرفوں کو تسلیم کرتا ہوں باقی تیرہ حرف علمانی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابدہ کے اٹھائیس حرفوں کی چوتھی۔ قسم ناطق اور صامت ہے۔ حرف ناطق ان حرف کو کہتے ہیں جو نقطے والے ہیں۔ اس سے بحث نہیں کہ مختلفاتی ہیں یا فوقاتی۔ حرف ناطق پندرہ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ق۔ ک۔ ل۔ ی۔ باقی تیرہ حرف صامت ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ ف۔ ی۔ م۔ ن۔ و۔ ہ۔ ی۔ حرف ناطق جب کے لیے اکسیر ہیں۔ اور صامت تقریباً اور بڑائی کے لیے تیرہ حرف ہیں۔ حرف ناطق میں عجیب و غریب اسرار پنہاں ہیں۔ لکھنا ان ایک پنچلہ نہایت زور اثر اور تیرہ ہدف تحریر کرتا ہوں واضح ہو کہ پندرہ حرف ناطق کے اعداد ابدہ قمری سے ہوتے ہیں۔ ان اعداد کا منظر پر کرو۔ منظر پر کرنے کا قاعدہ باب الخوش میں دیکھو۔ نقش باوی چال سے پر کرو۔ اس کے مطابق کیلئے ماہنامہ ستارہ نمبر ۸ نومبر ۱۹۵۵ء کے صفحہ نمبر ۷ دیکھئے۔

نوٹ۔ پہلے ایڈیشن میں یہ نقش آتش چال سے پر کر کے دیا گیا ہے۔ جو صحیح تو ضرور

ہے مگر اس چال سے اس میں بہت زیادہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی اللہ کا نام
بہت بار کہے اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرے تو وہ دین دنیا میں شوکت و عزت حاصل
کے گا۔ اس کا دل نور الہی سے منور ہو جائے گا اور وہ دنیا کو اپنے ہاتھ کی قبضہ
طرح دیکھے گا۔ زکوٰۃ یہ ہے کہ با طہارت قبلہ رخ ہو کر ایک لاکھ پچیس ہزار
اس نقش کو دھڑان سے پر کر دے۔ پھر اس کا یہ ہے کہ دوران زکوٰۃ یہاں۔ پس
مولیٰ نہ کھاؤ۔ بکرے کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ مگر دل۔ گھٹی۔ سری گردے۔
اندرونی حصہ بکرے کا نہ کھاٹے ختم کرنے کے لیے تعداد ایام مقرر نہیں جتنے دن
میں پوری کر سکو پوری کر دے مگر جہاں تک ممکن ہو جلد پوری کرنے کی کوشش کر
اگر چالیس دن میں یہ تعداد پوری کر سکو تو زیادہ برکت اور اثر ہوگا۔ جس قدر
لکھتے جاؤ ان کی گولیاں بنا کر آٹے میں پیسٹ کر دریا۔ تالاب۔ یا ایسے پانی
ڈالتے جاؤ جس میں پھلیاں ہوں۔ روزانہ لکھے ہوئے نقش کو روزانہ پانی میں
ضرور نہیں۔ جب موقع ملے ڈال دیا کریں۔ اگر سب کو حفاظت سے رکھ کر اور
کر کے آخر میں بھی ڈال دیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر اس بات کی
رہے کہ کوئی نقش ضائع نہ ہو۔ سب پانی میں پڑ جائیں۔ اگر کوئی نقش ضائع
جائے گا تو اس سے عمل میں نقصان ہوگا۔ بعد زکوٰۃ جب اس نقش کو کر کے اپنے پاس
رکھیں یا کسی دوسرے کو دیں تو مثل عمل کے کام کرے گا۔ ہر جائز کام کے دن
عموماً اور جب و تسخیر کے لیے خصوصاً یہ نقش کام دے گا۔ جب و تسخیر کے لیے
کئی غیہ نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے لکھنا ضرور ہے۔ پندرہ دن
اندرونی اس نقش کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ جب کہ کام اہم اور مشکل ہو۔ اور مستر
کاموں میں تین دن میں اثر کرتا ہے اور اسی طرح حروف صامت کے اعداد نکال کر
مشلت آتشی چال میں پر کریں تو بہتر ہے ادا کرو۔ یہ نقش جدائی اور دو شخصوں
مفاہقت نیز زبان بندی اور ہلاکت اعداد کے لیے کام دیتا ہے۔ بہر حال یہ جملہ مستر

کے طور پر ان حروف سے متعلق ایک عمل بیان کر دیا گیا۔ باقی صبح کی بحث ہو رہی
نکتہ:۔ جب کے حرف اول کو۔ اوتاد۔ حرف دوم کو۔ مائل اوتاد۔ حرف سوم کو۔
داخل اوتاد کہتے ہیں۔ اسی طرح جب ختم ہو جاتی ہے۔ اوتاد لٹاؤ حال پر استحصال کرتا
ہے۔ مائل اوتاد ماد استقبال پر بحث کرتا ہے۔ داخل اور تاد لٹاؤ ماضی پر شاہد ہے
یہ قاعدہ ہر جامع میں بہت کام آتا ہے۔ یعنی ہر جامع میں بغیر اس قاعدہ کے استعمال
کے چارہ نہیں تہجیز کے دیگر قوانین میں یہ قاعدہ کم آتا ہے اس حساب سے اوتاد کے
حصہ میں دس حرف آتے ہیں۔ باقی تو مائل اوتاد کو اور نو داخل اوتاد کو ملیں گے
مستقلہ کے بعد قوانین میں بھی یہ قاعدہ عام اور ان کے اعداد سے کام لیا جاتا ہے۔
لیکن حرف فہم جو اوتاد میں شامل ہے اور جس کے عدد ایک ہزار ہیں۔ یہ اکثر بیکار
ہی رہتا ہے۔ اور بعض اساتذہ بجائے فہم کے حرف (قا) کو شامل نہیں کرتے۔ بہر
حال جب علم جہز پر عبور حاصل کریں گے تو اس بحث کا لطف آئے گا۔

(جدول مع اعداد حسب ذیل ہے)

حرف اوتاد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
حرف مائل اوتاد	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ث	ص
حرف داخل اوتاد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰

اس کتاب میں یا کسی دوسری کتاب میں یہ جملہ آجائے کہ حروف کو حروف اوتاد
یا مائل اوتاد یا داخل اوتاد سے تبدیل کر دو تو اس جدول سے کام لو لیکن غور طلب اور

ہر گیسو دس والا فقیر اور ہر سر مشرق قلندر یا ولی کامل نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کسی عمل کا عامل نہیں بن سکتا۔ نہ ہر آدمی عمل سے کامیاب ہو سکتا ہے دنیا کے معمولی کام اور ہنر سالہا سال کی خدمت اور محنت میں حاصل ہوتے ہیں۔ ہر ایک ایسا علم جس کا تعلق اسرار باطنیہ اور رموز الہیہ سے ہو کسی کامل کی خدمت اور سالہا سال محنت کے بغیر آجائے تو تعجب کی بات ہے۔ اور جو اصحاب یہ خیال کرتے ہیں وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔



(اس میں عقل و دانش بیاہ گریست)

میں نے جگہ جگہ اس کتاب میں قوانین بیان کئے ہیں۔ جگہ جگہ ایک قانون یہ بھی ہے کہ خاص جس شخص کے لیے عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا مزاج عمل کا مزاج اور عامل کا مزاج ہر موافق ہیں تو عمل کام دے گا۔ لیکن اگر عامل کا مزاج موافق نہ ہو تو جتنا نقصان نہیں۔ مگر عمل اور معمول کا مزاج موافق ہونا ضروری ہے۔ اگر عمل اور معمول کا مزاج برعکس ہو گا تو عمل کام نہ دے گا۔ مثلاً معمول کا مزاج آگنی ہے۔ اور عمل کا مزاج آبی ہے تو عمل ہرگز کام نہ دے گا۔ کیونکہ آب آتش میں فطری عداوت ہے۔ پس جس جگہ مزاج متضاد ہوں اس جگہ حروف ہم مزاج کے تبدیل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور حروف کی تبدیلی میں یہ حروف کام آتے ہیں۔ اسی طرح زمانے کے تغیر و تبدل سے عمل میں فرق آ جاتا ہے۔ آپ نے جدول بالا میں بلاہ یا ہے کہ ہر حرف زمانے سے منسوب ہے۔ یعنی حروف اوتاد زمانہ حال سے متعلق ہیں۔ اور ماضی اوتاد مستقبل سے۔ اور زائل اوتاد ماضی پر وال ہیں۔ پس اگر عمل زمانہ ماضی سے متعلق ہے اور اس عمل کا مزاج اوتاد یا ماضی اوتاد ہے تو عمل میں اثر نہ ہو گا۔ جو کام جس زمانے سے متعلق ہو اسی زمانے کے مزاج کا عمل کرتا ہو گا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ایک مشین میں بے شمار پرزے ہوتے ہیں۔ لیکن ہر پرزہ اپنی جگہ پر کام آتا ہے۔ استاد نے کسی پرزہ کو بیکار نہیں بنایا۔ اور ہر پرزہ اپنی

جگہ پر لکھا ہے کہ ان حروف کو ماضی اوتاد سے تبدیل کرنا ہے۔ مثلاً کسی جگہ لکھا ہے کہ ان حروف کو ماضی اوتاد سے تبدیل کرنا ہے۔ تو کسی حرف سے ہم تبدیل کریں۔ کیونکہ ہر قسم کے نو نو حرف ہیں اوتاد کے دس حرف ہیں اور ہر قسم چند حروف کا مجموعہ ہے اس کا حل دو قسم پر موقوف ہے۔ اول تو یہ معلوم کرنا کہ ہر قسم کے حروف اعداد پر منقسم ہیں۔ اور علاوہ ان اعداد کے ہر حرف کی قیمت ہے اور جو نقشے میں دکھائی جا چکا ہے۔ ہر حرف پر مسلسل نمبر ڈالے جاسکتے ہیں مثلاً اوتاد کے دس حرف ہیں۔ ہر حرف پر ایک سے دس تک کے نمبر ڈال دو۔ اسی طرح ماضی اوتاد پر ایک سے نو تک کے عدد ڈال دو۔ پس بیان کرنے والا یا بتانے والا استاد یہ بتائے گا کہ اس حرف یا ان حروف کو ماضی اوتاد کے حرف یا حروف فہری فلاں سے تبدیل کرو۔ مثلاً کہے گا یا لکھے گا یا بتائے گا کہ ان حروف کو حروف ماضی اوتاد نمبر چار و پانچ سے تبدیل کرو پس ماضی اوتاد کے حروف فہری اور کاف اور نون ہیں۔ قسم دوم یہ ہے کہ جس سوال یا جس اسم سے جس نمبر سے آپ نے حرف یا حروف لئے۔ مثال احمد کی میم کو ماضی اوتاد کے حرف سے تبدیل کرو۔ اب اسم احمد میں میم مرتبہ سوم پر ہے (ا۔ ح۔ م) اور ماضی اوتاد میں نمبر سوم پر ط (طا) ہے پس میم کی جگہ ط لے لو۔ علاوہ مستحصلہ کے یہ قاعدہ عملیات میں بھی کام آتا ہے اور اس جگہ یہ قاعدہ مستعمل ہوتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ اکثر اصحاب عمل کی بے اثری کے شاک میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کئی عمل کئے مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔ لیکن اگر ان سے قواعد کے متعلق دریافت کیا جائے تو شاید کچھ بھی نہ بتا سکیں۔ اس لیے جن اصحاب کو قواعد و قوانین سے واقفیت نہیں ان کے عمل میں اثر ہو جانا تعجب ہے۔ نہ ہونا تعجب نہیں۔ جس منزل اور مقام کا راستہ کسی کو معلوم نہ ہو اس راستہ کو طے کرنے میں بھٹک جانا یقینی ہے۔ علم عملیات بھی پیہروں۔ رسولوں۔ نبیوں و رسلوں اور عالموں کا علم ہے۔

نہ ہر کہ موثر اشد قلندری داند

حق الوسخ میں لے اعداد کی جانچ کر لی ہے۔ مگر جو صاحب اس لہجہ سے کام لیں
تاکہ غلطی نہ رہے۔ ایک عدد کی غلطی زمین آسمان کا فرق ڈال دیتی ہے۔ اعداد اساس
عمل ہوتے ہیں۔ اور جب اساس میں ہی غلطی ہو تو فروعات میں غلطی لازمی ہوتی ہے
عمل اساس ہے اور تاثیر فروغ ہے۔ میں لاکھ کو شش کروں اور مسودہ صحیح لکھوں۔ مگر
مسودہ طبع ہونے تک کئی ہاتھوں میں جاتا ہے اور طبع ہونے تک بعض حروف یا عدد
کچھ کا کچھ بن جاتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ ہمزہ قائم مقام الف ہوتا ہے اس لیے ہمزہ کا
ہمیشہ ایک عدد لو یعنی جو عدد الف جس جگہ ہوگا ہمزہ کا بھی وہی عدد ہوگا۔

قاعدہ۔ جو حرف لکھنے میں آئے گا۔ اس کے عدد بھی لیے جائیں گے چاہے وہ پڑھنے میں
آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ لیکن جو حرف پڑھنے میں آئے مگر لکھنے میں نہ آئے۔ اس کے عدد
نہیں لیے جائیں گے اعداد لینے میں صرف لکھنے کا اعتبار ہے۔ پڑھنے کا اعتبار نہیں۔ مثلاً
الرحمن کا تلفظ یہ ہے یعنی پڑھنے میں اس طرح آتا ہے۔ اور حمان لیکن لکھا جاتا ہے۔
الرحمن اس سے دو فرق ظاہر ہوئے۔ ایک تو یہ کہ لام لکھا گیا۔ مگر پڑھنے میں نہیں
آیا۔ اسی طرح میم کے بعد کا الف نہیں لکھا گیا۔ مگر پڑھا گیا۔ (اشباع قائم مقام
الف ہے) لیکن الرحمن میں حرف را (ر) دو دفعہ پڑھنے میں میں آیا۔ مگر لکھا ایک
دفعہ گیا۔ لہذا لام کے عدد لیے جائیں گے۔ جو لکھا تو گیا۔ مگر پڑھا نہیں گیا۔ اور
حرف رے (ر) صرف ایک مرتبہ لیا جائیگا کیونکہ تحریر میں ایک ہی مرتبہ آیا ہے۔ مگر
پڑھنے میں دو دفعہ آیا ہے (اس کو حرف مشدد کہتے ہیں) خلاصہ یہ ہے کہ جو اسم یا
آیت جس طرح لکھی جائیگی اسی طرح لکھے ہوئے حروف کے عدد لیے جائیں گے۔ اس
میں پڑھنے کا اعتبار نہیں بلکہ لکھنے کا اعتبار ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ موسیٰ۔ عیسیٰ۔
دفیہ ناموں میں جن کے آخر میں حرف یا (ی) ہے اس کے عدد لیے جائیں۔
بعض اصحاب آسانی کے واسطے الحلی کو اسحاق لکھتے ہیں۔ ایسے الفاظ میں اردو رسم الخط کا
اعتبار نہ ہوگا اور اسحاق میں الف کے عدد نہیں لیے جائیں گے۔

قاعدہ۔ زر بنیات کا قاعدہ عمل اور مستحصل میں بکثرت کار آمد ہوتا ہے اور اکثر جگہ اس
قاعدہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے اس کا بیان بھی ضروری ہے۔ واضح ہو کہ جب
کسی حرف کو ملغوی کیا جائے تو حرف اصلی یعنی حرف اول تو زر کہلاتا ہے اور آخر کا
حرف یا حرف بنیات کہلاتے ہیں۔ جیسے جیم ملغوی (ج) لہذا حرف ج تو زر ہے۔
اور دو حرف آخر یعنی یا اور میم بنیات کہلاتے ہیں۔ جو حرف ملغوی کرنے میں دو ہو
جاتے ہیں جیسے با۔ تا۔ ثا وغیرہ۔ اس میں اول حرف زر۔ حرف آخر بنیات ہے اور جو
حرف ملغوی کرنے میں تین ہو جاتے ہیں۔ جیسے سین۔ شین وغیرہ اس میں اول حرف
زر ہے۔ اور آخر کے دونوں حرف بنیات ہیں۔ ذیل کے جدول سے تمام حال زر
بنیات کا معلوم کرو۔

حرف ملغوی	الف	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	یا	کاف	لا	میم	نون
حرف زر	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	یا	ک	ل	م	ن
اعداد زر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
حرف بنیات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
اعداد بنیات	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰	۲۰۰	۲۱۰	۲۲۰	۲۳۰	۲۴۰	۲۵۰
میزان	۱۱	۲۱	۳۵	۴۶	۵۳	۶۱	۷۰	۸۱	۹۰	۱۰۱	۱۱۱	۱۲۱	۱۳۱	۱۴۱	۱۵۱
حرف ملغوی	سین	میم	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	ع	غ
حرف زر	س	م	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	ع	غ
اعداد زر	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰	۲۰۰
حرف بنیات	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰	۲۰۰
اعداد بنیات	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰
میزان	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۱	۱۹۱	۲۰۱	۲۱۰	۲۲۰	۲۳۰	۲۴۰	۲۵۰	۲۶۰	۲۷۰

اسی طرح لہجات تو قواعد و قوانین جہز میں اور بھی ہیں۔ اور بعض کا ذکر اس

روں کا۔ اب دوسری استقامت کی بات ہے۔ یہ قانون بھی جہز میں بار بار کام آتا ہے۔ اعداد کو دہائی طرف سے بائیں
استقامت:۔ یہ قانون بھی جہز میں بار بار کام آتا ہے۔ اعداد کو دہائی طرف سے بائیں
طرف کو جمع کرنے کا نام استقامت ہے۔ مثلاً ۲۰۰ کا استقامت ۱۰۱۰۹ (۹ - ۰ - ۱ - ۰ - ۰) ۱۰۱۰۹
استقامت سات ۱۰۱ (۲ - ۵ - ۰) اسی طرح چار ۱۰۱۰۱ (۱ - ۰ - ۰ - ۰ - ۰) لاکھ ۱۰۰۰۰۰ کی تعداد ۱۰۰۰۰۰
آخر میں اکائی میں تبدیل ہوتے ہیں۔ مثلاً ۱۰۰۰۰۰ کا استقامت ۱۰۱۰۱۱ (۱ - ۰ - ۱ - ۰ - ۰ - ۰ - ۰) ۱۰۱۰۱۱
اور ۱۱۱ کا استقامت ۱۰۱ (۲ - ۲ - ۲) بعض جگہ پہلے اعداد کا استقامت کام آتا ہے۔ اور
بعض جگہ استقامت کا بھی استقامت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ ۱۰۰۰۰ کا استقامت ۱۰۱۱۱
تو بعض جگہ اسی ۱۱۱ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور بعض جگہ ۱۱۱ کا استقامت کر کے جس سے
۱۱۱ حاصل ہوا۔ اسی سے کام لیا جاتا ہے۔ پہلے جوڑ کو استقامت (یعنی ۱۱۱ کو) اور
جوڑ کو مستقامت استقامت کہتے ہیں اور کبھی یہ اشارہ کر دیا جاتا ہے کہ استقامت کو اعداد
میں تبدیل کرو۔ چونکہ ۱۱۱ اعداد میں نہیں ہے۔ اس لیے اس مراد یہ ہے کہ اعداد
حاصل کرنے کے لیے استقامت در استقامت کی ضرورت ہے۔

قاعدہ - ارواح الحروف یہ قانون بھی اخبار اور آثار دونوں میں کام آتا ہے اور حقیقت ہے کہ اس کا نام ارواح الحروف بالکل صحیح ہے۔ یہ قاعدہ ہر عمل کی روح ہے۔ اور ہر عمل میں اس قاعدہ سے نہ صرف تازہ جان پڑ جاتی ہے۔ بلکہ روحانی طاقت ایک سے ہزار گنا ہو جاتی ہے۔ جو عمل ارواح الحروف کے قاعدہ سے بنایا جائے وہ ایک ظلم ہے۔ ہزاروں اثرات اپنے اندر پوشیدہ کئے ہوئے ہے۔ حروف کی روح نکالنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اعداد کو فی نفسہ ضرب دینے سے جو حروف پیدا ہوں ان کو ارواح الحروف کہتے ہیں اور ان ہی حروف سے مستحصلہ نکل آتا ہے اور مستحصلہ کے معنی خود بھی ارواح الحروف

ہی کے ہیں مطلقاً (ب) کے عدد - (۲) ہیں - جب ۱۰ کو ۱۰ میں ضرب دیا تو چار بیس
ہوئے اور چار عدد وال کے ہیں اس (ب) کہ جگہ وال لکھنا مستحکم کہلاتا ہے یہاں
اس کی قید نہیں کہ حرف ایک ہے یا دو یا زیادہ مطلقاً سین (س) کے عدد ۳۰ ہیں - جب
۳۰ کو ۳۰ میں ضرب دیا تو ۹۰۰ حاصل ہوئے اور ان اعداد سے حروف خ - غ - غ - غ - غ - غ
ہوئے لہذا سین کی روح - غ - اور - غ - ہیں - اس قاعدہ کو خوب یاد رکھئے یہ قاعدہ
اکثر کام دیتا ہے ضرب کی بہت سی قسمیں ہیں - ایک قسم ضرب فی نفسہ ہے - یعنی
اعداد کو اعداد میں ضرب دیتا - اور اس کا بیان سطور بالا میں گذر چکا - دوسری قسم
ضرب مراجمی ہے یعنی قیمت حروف کو مرتبہ حروف میں ضرب دیتا اور اس ضرب سے
حاصل شدہ اعداد کے حروف پیدا کرنا انکو حروف مراجمی کہتے ہیں - مرتبہ حروف ابجد کے
نمبروں کو کہتے ہیں - مطلقاً ابجد کے ۲۸ حروف ہیں - غ - کا مرتبہ ۲۸ ہے اس لیے کہ
۲۸ انعامیوں پر ہے ابجد کو لکھ کر اس کے ہر حرف پر ایک نمبر سے شروع کر کے
انعامیں نمبر پر ختم کریں - پس جو نمبر جس حرف پر ہے وہی اس کا مرتبہ ہے ذیل کی
جدول سے ہر حرف کا مرتبہ معلوم کریں - جو عدد جس حرف کے تحت میں ہے - وہی
اس کا مرتبہ ہے -

حروف	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	ل	م	ن
مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

اس قاعدہ میں اکائی تک جکڑ پائی تک بلکہ دہائی کے مرحلہ اول تک نو مرحلہ اور

اعداد ایک ہی رہتے ہیں مثلاً ۱۰ کے عدد بھی چھ ہیں اور شہر بھی چھ ہیں۔ لیکن دہائی کے مرتبہ دوم سے آخر تک یہ سلسلہ قائم نہیں رہتا۔ مثلاً ۱۰ کے اعداد تو بیس ہیں۔ لیکن مرتبہ گیارہ ہے۔ اس طرح اعداد مراتب اور اعداد فی نفسہ میں تفاوت ہو گیا لہذا اعداد لہجہ کی کو اعداد مراتب میں ضرب دینا ضرب مراتبی کہلاتا ہے۔ یعنی ۱۰ کے عدد لہجہ بیس ہیں۔ اور اعداد مراتبی ہیں۔ لہذا بیس کو گیارہ میں ضرب دیا ۲۲۰ ہووے اس کے حرف بنے۔ ک۔ ر۔ لہذا ۱۰ کے حرف ۱۰ اور ۱۰ کے حرف ۱۰ کے حرف مراتبی ہیں۔ مثال دوم حرف لام کے اعداد لہجہ یعنی فی نفسہ عدد ۳۰۰ ہیں اور اعداد مراتبی ۳۰۰ ہیں۔ ۳۰۰ کو ۳۰ سے ضرب دیا تو ۹۰۰ پیدا ہوئے۔ ۳۰۰ x ۳۰ = ۹۰۰ جس کے حرف بنے س۔ ش۔ لہذا لام کے حرف مراتبی سین اور شین ہیں۔ اسی طرح آپ ہر حرف کے اعداد فی نفسہ اور اعداد مراتبی نکال کر حرف روح اور حرف مراتبی نکال سکتے ہیں۔ اگر آپ مستط ثکانا چاہتے ہیں تو حرف سوال کو مفرد کر کے لکھو۔ پھر ان حرف کا نظیرہ دو۔ حرف نظیرہ کو حرف فی نفسہ سے تبدیل کرو۔ ان میں جواب پوشیدہ ہوگا۔ اگر جواب پیدا نہ ہو تو سابقہ طریقہ پر حرف مراتبی پیدا کرو۔ اس سے جواب گویا ہوگا۔ تلاش کرو۔ اور سعی مبہم کرو۔ بحکم خدا مستحصلہ پالو گے۔ اس سے زیادہ تصریح اور توضیح کی اجازت ہے نہ قوت



ذالک من انباء الغیب

قاعدہ۔ سوال کو بسط حرفی کرو۔ بسط حرفی یعنی جملہ کو علیحدہ علیحدہ حرفوں میں لکھنا فرد فرد کرنا بسط کرنا۔ ایک ہی معنی ہیں۔ اور بسط کی دو قسمیں ہیں۔ بسط مکتوبی۔ بسط ملفوظی مکتوبی و ملفوظی کی بحث گذر چکی ہے۔

تیسری قسم ارواح المردف کی قمری ہے (قسم اول روح فی نفسہ) قسم دوم روح مراتبی قسم سوم روح قمری۔ پہلی دو قسموں کا بیان سطور بالا میں ہو چکا ہے۔ روح قمری کا بیان یہ ہے کہ اس کو روح نازل بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہو کہ قمر کی انھائیں

منزلیں ہیں اور اسی طرف اشارہ ہے قرآن مجسم کا والقمر قدر نہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم

حروف۔ سوال کو فرد کرو۔ اور علی انفرادہ جملے اعداد فی نفسہ میں ضرب دے کر اس سے حرف پیدا کرو۔ اور جواب نکال کرو۔ اگر جواب گویا نہ ہو تو اعداد فی نفسہ کو ۲۸ میں ضرب دے کر حاصل ضرب کے اعداد سے حرف پیدا کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ اب تین قسم کی ضرب بیان کر چکا۔ یہ واضح رہے کہ اول حرف سوال اصلی میں کوشش کر کے جواب حاصل کرو۔ اگر ہر قسم سے جواب پیدا نہ ہو تو پھر حرف پیدا کرو۔ ان ہی قواعد میں سے کسی ایک میں جواب پیدا ہوگا۔

چوتھی قسم ارواح المردف کی "معنی" ہے۔ واضح ہو کہ برج بارہ ہیں۔ قال ان تعالیٰ فی القرآن العظیم والسماوات السبع

حرف سوال کے اعداد فی نفسہ کو ۳۰ میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے حرف پیدا کریں۔ اور غور کریں۔ جواب گویا ہوگا۔ ان حرف مستخرجہ کو ارواح المردف "برہمی"۔ اور حرف برہمی بھی کہتے ہیں۔

پانچویں قسم ارواح المردف کی "درجاتی" ہے۔ آپ کو معلوم ہو کہ ہر برج ۳۰ درجات پر منقسم ہے۔ ۳۰ برج ہیں۔ اور ہر برج کے ۳۰ درجے۔ ۳۰ x ۳۰ = ۹۰۰ سال کے ۳۰ دن ہوتے ہیں دوسرے معنی میں درجہ کو دن بھی کہتے ہیں۔ حرف سوال کے اعداد فی نفسہ کو ۳۰ سے ضرب دے کر حرف حاصل کرو۔ اور ان حرف میں ہی جواب تلاش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ جواب ملے گا۔

چھٹی قسم ارواح المردف کی "افلاکی" ہے واضح ہو کہ آسمان نو ہیں سات آسمان سات سیارگان سے منسوب ہیں اور آسمان آسمان ثوابت سے متعلق ہے۔ نواں فلک فلک اعظم جملہ افلاک پر محیط ہے۔ خط استوا یعنی خط تقسیم کا مدار یہی فلک ہے۔ یعنی فلک اعظم مرکز سے مراد زمین ہے اس کے اوپر کرہ آب ہے۔ اس کے اوپر کرہ باد

سے کس قسم سے تبدیل کرنا ہے۔ اس کا بیان طویل ہے۔ اور جب آپ اس علم غیر
ورک حاصل کر لیں گے تو اس قسم کے قوانین خود بخود ذہن میں آجائیں گے۔ یہ ایک
کلیہ ہے کہ بات سے بات اور نکتہ سے نکتہ پیدا ہوتا ہے لیکن تمام باتیں اور تمام
نکتے نہ کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔ استاد بتاتے ہیں بلکہ ایک بات استاد بتاتا ہے۔
اور دوسری بات طالب علم ذہن سے پیدا کرتا ہے تاہم میں چند قوانین بیان کئے جاتا
ہوں۔ جب حروف سوال کو بسط کر کے آپ نے نظیرہ دے دیا ہے تو حروف مساوات
اور ترقی کو اپنی اپنی جگہ پہنچے دیں لیکن حروف ترفع کو حروف تنزل سے تبدیل کر کے
ایک سطر قائم کرو۔ اور بسط چھڑی کر کے صدر مؤخر کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ جواب
حاصل کرنے میں آپ کو چند اختیار قانونی حاصل ہیں جن کا ذکر اسی کتاب میں دوسری
جگہ کر دیا گیا ہے قاعدہ دوم یہ ہے کہ قاعدہ اول کے برعکس کرو۔ انشاء اللہ جواب
برآمد ہوگا گو لفظ برعکس تمام قاعدہ کی تشریح اور تفصیل کر رہا ہے۔ لیکن عام اظہار
شاید نہ سمجھ سکیں اس لیے تشریح ضروری ہے۔ قاعدہ اولیٰ میں حروف ترفع کو حروف تنزل
سے تبدیل کیا تھا۔ قاعدہ دوم میں حروف تنزل کو (برعکس سابق کے) حروف ترفع سے
تبدیل کریں۔ میں نے دو قاعدے ذہن میں آنے کے واسطے بیان کر دیئے ہیں اور اگر
آپ کو شش کریں تو ان ہی ترفع تنزل ترقی اور مساوات میں مستفاد ہے اور بے شمار
تغیر و تبدل اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حروف کا ایک ظہر ہے جس پر ایک غلیظہ
اور مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اور اگر آپ اس کو مکمل کر لیں گے تو جواب
برآمد ہوگا۔ یہاں تک عجیب و غریب قاعدہ ہے۔ شاید بعض اصحاب نہ سمجھ سکیں تو مزید
تشریح کرتا ہوں۔ حروف مساوات کو ترفع سے حروف ترفع کو مساوات سے حروف ترفع
کو ترقی سے۔ حروف ترقی کو ترفع سے غرض کہ اسی طرح تبدیل کرتے رہو۔ انہی سے
ہی مستفاد آجائے گا۔ مستفاد اس سے باہر نہیں ہے لیکن قدرت کا قانون ایسا ہی
ہے کہ لیلانے معانی کو محمل میں ہی پہنچے دیا جائے۔ جلوہ گاہ پر نہ لایا جائے۔ پس اگر

کوئی چاہے تو اس کا دست آڑٹھل کر دیا جاتا ہے۔ وہ صرف پتہ بتا سکتا ہے۔ لیکن
محمل سے نہیں نکال سکتا۔

قاعدہ۔ بسط چھڑی علم الاخبار (مستفاد) میں ایک کلیہ الا استعمال قاعدہ ہے۔
عملیات میں تو شاذ و نادر ہی کام آتا ہے۔ مگر علم الاخبار میں ہر جگہ کام آتا ہے۔ لیکن
خفا اور حاطی کا اس میں اختلاف ہے۔ اس جگہ میں اس محد اول اور مشہور قاعدے
کو درج کرتا ہوں جو اکثر کے نزدیک ایک مسئلہ ہے۔ اور دوسرے قواعد دوسری جگہ
اپنے محل پر بیان کروں گا۔



بسط چھڑی کی جدول یہ ہے۔

ا	ج	ح	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	س	ت	خ	ص

اب جس جگہ لکھا ہو کہ بسط چھڑی کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس حرف کو
دوسرے حرف سے تبدیل کرو جو اس جدول میں درج ہے نقشے میں اوپر والے حرف کا
بسط چھڑی نیچے والا حرف ہے اور نیچے والے کا بسط چھڑی اوپر والا حرف ہے مثلاً کاف کا
بسط چھڑی را (ر) ہے۔ شین کا تے (ت) ہے۔ کاف کا ال (ل) ہے۔ اسی طرح دے
کا بسط چھڑی قاف ہے۔ تے کا شین ہے لام کا کاف ہے۔ ہر حرف جو اوپر نیچے ہے باہم
بسط چھڑی ہے امید ہے کہ اس تشریح سے آپ کے ذہن میں بخوبی آگیا ہوگا۔
قاعدہ۔ ترفع اوتادی۔ یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ زمانہ تین قسم پر منقسم ہیں۔
اوتاد۔ مائل اوتاد۔ زائل اوتاد۔ اوتاد زمانہ حال کو کہتے ہیں۔ حروف ابجد کی تقسیم
اقسام سے گانہ پر گزشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہوں۔ یعنی الف اوتاد۔ بے (ب)

ماثل اوتاد - جیم (ج) زائل اوتاد - دال (د) اوتاد - ہا (ہ) ماثل اوتاد - واؤ (و)
 زائل اوتاد اسی طرح یا آخر ایک تقسیم ہے - ترفع اوتاد کے معنی ہیں کہ سائل کا سوال جس
 زمانہ سے متعلق ہو اسی زمانہ کے حروف سے حروف سوال تبدیل کئے جاتے ہیں اور
 حسب ضرورت بقایا دو زمانے کے حروف سے حروف لے کر زمانہ متعلقہ کے حروف سے
 تبدیل کئے جاتے ہیں اور اس قاعدہ سے بہت صاف جواب برآمد ہوتا ہے - اس قاعدہ
 میں بدوح یلن کے تمام قواعد کا تتبع کیا جاتا ہے - مستحصلہ میں بدوح یلن کا قاعدہ
 مشہور ہے مگر ترفع اوتادی کا قاعدہ اس سے زیادہ آسان اور صاف ہے - پس اہل علم
 کے لیے ایک اشارہ کافی ہے اور استاد ان سلف نے اس قدر تفصیل اور تفسیر سے بھی
 گریز کیا ہے جس قدر میں نے وضاحت کر دی - تاہم میں جرأت کر کے اور بھی حروف
 سخن کی نقاب اٹھاتا ہوں اور محفل اہل نظر میں جلوہ منائی کرتا ہوں اگر مصلحت لائق
 شامل حال ہے تو آپ کو راستہ مل جائے گا - حروف سوال کو بسط کرو - (ا ب ط کرنا -
 مفرد کرنا - کسی اسم یا آیت کو یا سوال کو جدا جدا حروف میں لکھنا - اب ان حروف
 کو شمار کرو - جو تعداد حاصل ہو - اس تعداد کا حرف یا حروف بنا کر ان ہی میں شامل
 کرو - یعنی حروف سوال میں - مثلاً حروف سوال کی تعداد نو ہے - تو اس کا حرف بنا
 ط (طا) یا گیارہ ہے تو اس کے حرف بنے - الف - یا (ا - ی) اب ان حروف کے
 جس قدر نقاط ہوں سب کو شمار کر کے تعداد کا حرف یا حروف بنا کر اس میں شامل کرو
 اور سب کو ایک سطر میں بکھاؤ - اب دیکھو کہ سوال کس زمانہ سے متعلق ہے - دیکھو
 ہر زمانہ سے متعلقہ سوال کی مثال یہ ہے - مثال زمانہ ماضی کی - میری تبدیلی
 کیوں ہوئی - مثال زمانہ حال کی - کیا میری تبدیلی ہو رہی ہے - مثال زمانہ مستقبل
 کی - کیا میری تبدیلی ہوگی - وقس علی هذا اب جس زمانہ سے سوال متعلق ہو
 اس زمانہ کے حروف ان حروف میں سے نکالو - بقایا دونوں زمانے کے حروف چھوڑ دو
 اب حروف مستخرجہ کو ملحوظی کرو - اور ان کو مربوط کر کے جملہ بناؤ - جواب صاف

برآمد ہوگا اگر جواب برآمد نہ ہو تو ان تمام اختیارات کو استعمال کرو جو کہیں حاصل
 ہیں یا ان اختیارات میں سے ایک یا دو اختیارات کو استعمال کرو - خواہ چاہے تو جواب
 حاصل ہوگا - اگر گویا نہ ہو تو ان حروف کو بسط مری مدوی کرو - اور پھر تفہیم کرو
 جواب پتہ ہوگا -

نوٹ : - تفہیم کرنا - یعنی مکرات کو گرا دینا جہاں یہ قانون یاد رکھو کہ دو زمانے
 کے حروف آپ کے پاس محفوظ ہیں - آپ نے اب تک ان کو استعمال نہیں کیا ہے -
 اب اگر ایک یا دو حروف کی آپ کو ضرورت ہے جس سے جواب مکمل ہو سکتا ہے -
 تو آپ دوسرے زمانے کے حروف لے کر اور اسی زمانے کے حروف سے تبدیل کر کے اپنا
 جواب کو مکمل کر سکتے ہیں - تمام حروف لینے کی ضرورت نہیں - بلکہ دو حروف تک
 لے لینا جائز ہے - بعض اصحاب زیادہ حروف بھی لے لیتے ہیں - مگر زیادہ حروف لینا
 جب سے خالی نہیں - میں نے بغیر عمل کے مستحصلہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے - اب
 حل ہونا حقیقتاً خدا کے فضل و کرم پر موقوف ہے اور بظاہر آپ کی دماغ سازی اور
 فہم پر منحصر ہے -

قاعدہ : - سوال کو مکمل کرنے کے لیے جو اختیارات حل کرنے والے کو دیئے گئے
 ہیں - میں کا بدھاؤں اس کتاب میں ہے - بخیر الا ان ایک اختیار یہ بھی دیا گیا ہے
 کہ حروف متعلقہ (تواظیف) اور ہم شکل کو سوال مکمل کرنے کے لیے تبدیل کرنا جائز
 ہے - اور اس کی تفصیل میں مصلحت گذشتہ میں بیان کر چکا ہوں - مثلاً جواب یہ ہے
 تم نوکر ہو جاؤ گے - اب جملہ تم کے لیے ت - م کی ضرورت ہے - مگر جو حرف برآمد
 ہوئے ان میں بجائے ت کے ب یا پ یا ث برآمد ہوئی تو ایسی حالت میں ہم ب -
 پ - ت کی جگہ ت لے لینگے اور اسی طرح ح - خ کہ جگہ جیم لے لیں گے فافہم
 ان اللہ علیمہ خبیر -

نوٹ : - علم جہز اس قدر وسیع اور عمیق علم ہے کہ ایسی ایسی ہزار کتابیں بھی اسے

جو حرف ہو اس کی جگہ اس کی برابر کا حرف لے لو۔ مثلاً الف کی جگہ (ب) اور
بے کی جگہ جیم اور جیم کی جگہ دال۔ آخر دجہ تک یہ ہی قاعدہ ہے لیکن آخر کا حرف
یعنی حرف فین باقی رہ جاتا ہے اور اکثر اصحاب اس میں دالہ جاتے ہیں لیکن غور کرتے
کے بعد یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ امتحان کرنا چاہیں تو ایسے شخص سے جس
لے یہ کتاب دیکھی ہو تو اس سے معلوم کریں کہ فین کا ترفع کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ
حرف آخر ہے اور اس کے بعد کوئی حرف نہیں ہے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح
دالہ جاتا ہے اور یہ سوال مستحقین کر رہ جاتا ہے اور آپ خود بھی آئندہ سطور میں اس کا
حل دیکھیں بلکہ کتاب کو یاد کر دیں اور حل کریں کہ فین کا ترفع کیا ہے تو
ریائے فکر اور تحریر میں غلطی نہ لگاتے رہیں گے۔

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دنیا میں کسی کو اس مسئلہ کا حل نہیں تھا اگر کسی کو نہیں آتا تو
مجھے کس طرح آتا۔ نمود باند میں کوئی بی نہیں ہوں۔ جو مجھ پر وحی یا الہام ہوتا۔
یا دالوں کو آتا تھا اور آتا ہے۔ اور کسی کی خدمت سے مجھے بھی ملا ہے اور اب میں
اس کو عام کر رہا ہوں مگر بہت سے جلتے دالے اس مقام پر حیران رہ جاتے ہیں۔
بپ کو معلوم ہو کہ فین کی طرح ایک حرف اور بھی ہے جو کسی کا ترفع نہیں۔
اور وہ اجدائی حرف الف ہے۔ یہ تو معلوم ہوا کہ الف کا ترفع بے (ب) ہے لیکن
الف کسی جگہ آنے کا بھی نہیں۔ لہذا یہ دونوں حرف (یعنی الف اور فین) بے کار
ہوئے جاتے ہیں اور ان کے آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہذا یاد رکھو کہ فین کا
ترفع الف ہے۔ اب دجہ کے انھائیں حرف آئیں گے ان ذالک من عزمہ
الامور قسم دوم ترفع عددی ترفع عددی اسے کہتے ہیں کہ ایک کی جگہ دس اور دس
کی جگہ سو۔ اور سو کی جگہ ہزار لانا۔ یہاں بھی وہی نکتہ ہے جو حرف فین میں تھا۔
یعنی ہزار کا ترفع کیا ہے۔ اور وہی نکتہ یہاں بھی ہے۔ یعنی ہزار کا ترفع ایک ہے۔
قسم سوم ترفع طبعی۔ خاکی حرفوں کی جگہ آبی حرف لانا۔ آبی کی جگہ بادی لانا۔ بادی

کمل کرنے کے لیے کافی نہیں۔ علاوہ ان میں کبھی کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھتا
چاہے اس میں میری توہین ہو لوگ مجھے حقیر سمجھیں مگر میں اظہار حق میں تامل نہیں
کیا کرتا۔ میں خود اس علم میں غائب ہوں مجھے ہرگز دعویٰ نہیں کہ میں اس علم
میں کامل ہوں۔ بلکہ میں کاملین کی شاگردی کے بھی قابل نہیں ہوں جو کچھ مجھے
استادوں سے حاصل ہوا۔ اور جس قدر بیان کرنے کی طاقت تھی میں نے اس کتاب
میں لکھ دیا۔ لیکن آج کل زمانہ آسانی پسند ہے۔ زبان طلب میں ساہوا سال ٹھوکریں
کھانے والے اور شوق علم میں راتوں کو دن کرنے والے اب قدرت پیدا نہیں کرتی۔
چلے زمانہ میں کسی ایک مسئلہ کے واسطے لوگ مہینوں کی منزلیں طے کرتے تھے
اپنا مال خرچ کرتے تھے اگر مستحقین اور اسلاف بھی ہماری طرح سہولت پسند اور
ناقد رہے ہوتے تو آج ان مقدس علموں کے نشان اور آثار ہم تک نہیں پہنچتے مگر
اسلاف نے اپنی عمر عزیز کا زیادہ حصہ حصول علم میں صرف کیا اور ہمارے واسطے ذخیرہ
جمع کر گئے بہر حال آج وہ زمانہ نہیں کہ لوگ دماغ ہزی کریں۔ زمانہ کے مزاج کو
دیکھتے ہوئے میں نے قواعد مشد اور قوانین پیچیدہ کو قصداً ترک کر دیا ہے اور بقایا
میں سے کچھ ابواب میں نے جلد دوم میں بیان کر دیئے ہیں اور جواب بھی میرے سینے
میں باقی ہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات مستعار کسی وقت بیان کروں گا۔
قاعدہ۔ ترفع کی تین قسمیں اخبار میں زیادہ کام آتی ہے۔ مگر اس کی قسمیں اور بھی
ہیں۔ ترفع کی جو تین قسمیں اخبار میں اکثر کام آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اول ترفع مرنی۔
دوم ترفع عددی۔ سوم ترفع طبعی۔ حرف سوال کی اساس۔ نقاط۔ شمار۔ نظیرہ۔ بسط
مندی سے مرتب کر کے اور ایک سطر میں پچھا کر اس حرف کو ان ہر۔ ترفعات میں
سے کسی ایک ترفع سے تبدیل کرنے سے جواب گویا ہوتا ہے۔ فقد بروا ان هذا
من الحكمة ومن يوتي الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا۔ اب ہر۔
ترفعات کی توضیح و تشریح معلوم کرو۔ قسم اول ترفع مرنی۔ ترفع مرنی اسے کہتے ہیں۔

کی جگہ آگنی لانا اور آگنی کی جگہ غائی لانا۔ یہ دو نکات ہیں جو مسئل سے ہی حل ہو
 رہے ہیں۔ تو انہی سے قوائد معمولی نہیں ہیں۔ اس قدر مستند اور معتبر ہیں کہ مستند
 قوائد کی پابندی سے نکل کر جانا ہی نہیں۔ اب ایک بات حل طلب جہاں سے وہ
 ہے کہ میں نے اس کتاب میں چند در چند قوائد مستند کے بیان کئے ہیں۔ اور
 میری لہجہ یا اختراع یا تصنیف و تحقیق نہیں بلکہ میں نے کتب سلف سے حاصل
 ہیں۔ یا کسی بزرگ سے حاصل ہونے ہیں۔ مگر مستند ایک شے ہے جو کسی اگر ہو تو مددی عربی کرد۔ جواب گویا ہوگا۔ ضرورت ہو تو تخلیق کرد۔ مگر اس
 قاعدے سے حاصل ہونا چاہئے۔ جیسوں قسم کے قوائد کس کام کے ہیں۔ اس سے بھی جواب گویا ہوگا۔ اور یہ مسئل آسان قاعدہ ہے۔ اگر ایک اور حرف کا
 متعلق گزارش ہے کہ یہ قوائد کا ایک راہ ہے اور ان قوائد میں سے قوائد کی اصلاح یا تبدیل کرنا ہو تو قوانین مستند میں یہ زیادتی یا تبدیلی جائز ہے جو ان
 کرتے آخر ایک قاعدہ ایسا آپ کے ہاتھ آجائے گا کہ آپ اس پر مددی ہو جائیں گے۔ حائر میں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ یہ حرف کیا ہیں۔ یا بعد تلاش کے مجھے کوئی تہ
 اور وہی قاعدہ آپ کا ہو جائے گا۔ دوسرے تمام قوائد آپ کے واسطے بیکار ہوں گے۔ یہ حرف کیا ہیں اور کیوں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ کتب میں ایسا ہی پایا گیا ہے
 یہ ان کو علم ہے کہ وہ ان قوائد میں سے کون سا قاعدہ آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ ان حرف کے مطالعے سے جواب بھی نکل آیا۔ جب تک یہ حرف نہ مطالعے۔
 روحانی مسد ہے اور علی جواب اس کا یہ ہے کہ آپ کے سارے کے مطابق یہ قوائد زیادہ ہو۔ جب یہ حرف مطالعے جواب زیادہ ہو گیا۔ اس لیے معلوم ہوا کہ یہ
 ہے وہی آپ کو آجائے گا۔ ہر کتب عام ہوتی ہے۔ اس لیے میں نے ہر مستند ایک راہ سے یہی حل دل کو معلوم ہو سکے ہیں۔ یہ کہ میں ابھی اس حرف
 کے قوائد بیان کر رہے ہیں۔ اس طالب کا جو سارے کا وہی قانون اس کو حاصل ہونے لگی ہے۔ اس لیے یہ راہ بھی سرایت ہو۔
 جائے گا۔ میں نے یہ شافقت قصداً رک کر دی ہے کہ یہ قانون ملاں سارے کا ہے۔

سوال حل پیدا ہو گئی بات ہو

اور یہ قانون ملاں سارے کا ہے اگر میں اس کی ترویج و ترویج کر دیتا۔ تو ہر شخص لہجہ۔ یہ مسئلہ۔ یہ اصطلاح اہل جز کا معمول ہے اور علم جز میں یہ راہ آئی ہے
 سارے کے قانون پر محنت کرتا۔ لیکن ممکن ہے کہ وہ سارے اس کا دہونا۔ اور بعض سے مرد حرف کو مفرد کرنا ہے۔ یہ کہنا مفرد کرنا۔ یہ مسئلہ معلوم کرنا۔ سب
 بیکار ہائی۔ اس لیے میں نے تمام قوائد تقریباً بیان کر دیئے ہیں۔ لیکن آپ بھیجیں کہ یہ اصطلاح اہل جز میں اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی حرف یا نسبت یا اسم کو علیحدہ علیحدہ
 کہ اس میں آپ کے سارے کا حل موجود ہے۔ مگر آپ کو شغل کریں گے تو ان قوائد میں لکھا۔ یہ کہ انوی معنی بھلائے۔ کھانا کرنے کے ہیں۔ اگر کہا جائے
 میں سے ایک قاعدہ پائیں گے۔ بلکہ ان پر۔ انعام کے ایک طرحی معنی ہیں جو کہ مفرد کرنا۔ یا یہ مسئلہ معلوم کرنا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ علیحدہ
 جو بہت کم آتا ہے۔ لیکن بعض جگہ ضرورت پڑی ہوتی ہے۔ اور بعض سوالات میں انہی حرفوں میں لکھو۔ دیکھو انہی کا یہ مسئلہ۔ فرد یہ مسئلہ ہے ہوا۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔
 قاعدہ سے کام لینے سے سوال حل ہو جاتا ہے اور جواب زیادہ ہوتا ہے۔ ترویج معنی کتب کہا جائے کہ اسم فاعلی کو مفرد کرنا۔ فرد کرنا۔ یہ کہ یا یہ مسئلہ معلوم کرنا تو اس
 راہ لکھی گئی۔ ج۔ ن۔ ی۔ اساتذہ کا ایسا ایسا انداز بیان ہے۔ کوئی فرد کہتا



حرف یہ ہے کہ اپنے سوال کو مفرد کر کے لکھو۔ لفظ اور شمار کے حرف بھی ملاؤ
 اور سب کو ایک سطر میں بٹھا کر آخر میں دو حرف الف۔ جا۔ (ا۔ جا) زیادہ کرو اور
 ہر چار حرف کی طرح دیکھو ہونے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ جو حرف برآمد ہوں ان کو
 (سب) کرنا۔ اگر جواب گویا نہ ہو تو حرف مستزید کو ملحوظی کرو۔ اگر اب بھی گویا
 ہو تو مددی عربی کرد۔ جواب گویا ہوگا۔ ضرورت ہو تو تخلیق کرد۔ مگر اس
 قاعدے سے حاصل ہونا چاہئے۔ جیسوں قسم کے قوائد کس کام کے ہیں۔ اس سے بھی جواب گویا ہوگا۔ اور یہ مسئل آسان قاعدہ ہے۔ اگر ایک اور حرف کا
 متعلق گزارش ہے کہ یہ قوائد کا ایک راہ ہے اور ان قوائد میں سے قوائد کی اصلاح یا تبدیل کرنا ہو تو قوانین مستند میں یہ زیادتی یا تبدیلی جائز ہے جو ان
 کرتے آخر ایک قاعدہ ایسا آپ کے ہاتھ آجائے گا کہ آپ اس پر مددی ہو جائیں گے۔ حائر میں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ یہ حرف کیا ہیں۔ یا بعد تلاش کے مجھے کوئی تہ
 اور وہی قاعدہ آپ کا ہو جائے گا۔ دوسرے تمام قوائد آپ کے واسطے بیکار ہوں گے۔ یہ حرف کیا ہیں اور کیوں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ کتب میں ایسا ہی پایا گیا ہے
 یہ ان کو علم ہے کہ وہ ان قوائد میں سے کون سا قاعدہ آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ ان حرف کے مطالعے سے جواب بھی نکل آیا۔ جب تک یہ حرف نہ مطالعے۔
 روحانی مسد ہے اور علی جواب اس کا یہ ہے کہ آپ کے سارے کے مطابق یہ قوائد زیادہ ہو۔ جب یہ حرف مطالعے جواب زیادہ ہو گیا۔ اس لیے معلوم ہوا کہ یہ
 ہے وہی آپ کو آجائے گا۔ ہر کتب عام ہوتی ہے۔ اس لیے میں نے ہر مستند ایک راہ سے یہی حل دل کو معلوم ہو سکے ہیں۔ یہ کہ میں ابھی اس حرف
 کے قوائد بیان کر رہے ہیں۔ اس طالب کا جو سارے کا وہی قانون اس کو حاصل ہونے لگی ہے۔ اس لیے یہ راہ بھی سرایت ہو۔
 جائے گا۔ میں نے یہ شافقت قصداً رک کر دی ہے کہ یہ قانون ملاں سارے کا ہے۔

سوال حل پیدا ہو گئی بات ہو

ہے۔ کوئی مفرد کرنا کہتا ہے۔ کہیں بٹ بکدیتے ہیں۔ کہیں بٹ مسلم۔ مگر مسئلہ
 غرض ایک ہی ہے۔
 قاعدہ: ایک بہت آسان اور زود فہم اور پیچیدگی سے دور قاعدہ مستحصلہ کا مجھے بڑا
 سے پہونچا ہے۔ لیکن جب تائید فہمی شامل حال نہ ہو تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی
 میرا اپنا تجربہ ہے کہ کبھی بات کرنے میں جواب برآمد ہو گیا۔ اور کبھی گھنٹوں کو
 کرنے پر بھی جواب برآمد نہیں ہوتا۔ قاعدہ یہ ہے۔ حرف سوال کو مفرد کر کے ہم
 اب پہلے حرف کو دیکھ کہ لہجہ میں اس کے اعداد کیا ہیں اور وہ کس مرتبہ پر
 بس اعداد کو مرتبہ میں ضرب دے کر جو حرف یا حرف برآمد ہوں ان کو لکھ لو۔
 طرح دوسرے حرف کو اعداد اور مرتبہ میں ضرب دو۔ اور حرف بتا کر اس کے
 لکھ لو۔ اسی طرح تمام حرف سوال سے دوسرے حرف مستخرج کر دو۔ اب یہ
 سطر ہو گئی۔ اس کو تخلیص کرو (تخلیص کرنا۔ یعنی مکررات کو گرا دینا) اور
 حرف متشابہ کو تبدیل کر لینا۔ اس طریق پر جو اب صاف برآمد ہوتا ہے۔ مثلاً
 ہے کہ کیا میں نو کر ہو جاؤں گا۔ اس میں پہلے کاف ہے حرف کاف لہجہ میں گیا۔
 مرتبہ پر ہے۔ اور عدد اس کے بیس ہیں۔ اب بیس کو ۱۱ سے ضرب دیا۔ ۱۱ ضرب
 ۲۲۰۔ اس کے حرف بنے۔ کاف۔ را۔ اک (۱۱) اس کے بعد حرف یا ہے۔ ی کے
 لہجہ میں دس ہیں۔ اور مرتبہ بھی دس ہے۔ بس دس کو دس سے ضرب دیا۔ ۲۰
 ۳۰۔ سو برآمد ہوئے۔ اس کا حرف بنا قاف (ق) بس ی کی جگہ کاف لکھا (ک)۔
 ق اسی طرح سے تمام حرف سوال پر عمل کر دو۔ اسی قاعدہ سے لہجہ شمسی سے استخراج
 حرف کیا جاتا ہے اور اس سے بھی یعنی ابتث سے بھی سوال گویا ہوتا ہے۔ مثال
 میں پہلے حرف کاف کا مرتبہ ابتث میں ۲۲ درجہ پر ہے اور ابتث میں کاف کے عدد
 سو ہیں۔ لہذا اعداد کو مرتبہ میں ضرب دیا۔ ۲۲ ضرب ۳۰۰ = ۸۸۰۰۔ اس کے
 بنے۔ ف۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ اس کو تخلیص کیا یعنی مکررات

گرا دیا تو باقی۔ ف۔ غ۔ ف۔ کاف کی جگہ۔ ف۔ غ لکھا۔ اسی طرح تمام حرف
 سوال تبدیل کر دو اور اس پر قانون کے ماتحت نظر کر دو۔ اور جو قواعد ہیں ان کو
 استعمال میں لاؤ۔ یعنی تخلیص۔ تبدیل۔ وغیرہ جو اب گویا ہو گا۔
 قاعدہ: حصہ اہلار میں ایک قاعدہ بٹ کسورات کا بہت مشہور اور متداول ہے اور
 مثل بدن یلن کے یہ بھی صاف اور پیچیدگیوں سے پاک ہے۔ بٹ کسورات کا قاعدہ
 ہے کہ حرف سوال کو بٹ مسلم کر کے لکھو۔ اب پہلے حرف کر لو۔ اس کے اعداد
 لہجہ سے حاصل کر دو اور اس کے نکلے کر دو اور جہاں تک کر دو کہ کسر نہ آئے جس جگہ
 کسر آئے وہیں پر چھوڑ دو۔ اور اسی عدد کا حرف بتا کر لکھو۔ مثلاً مثال بالا میں (کیا میں
 نو کر ہو جاؤں گا) پہلے حرف کاف ہے۔ اس کے عدد بیس ہیں۔ بیس کا نصف دس
 دس کا نصف پانچ اگر اب پانچ کا نصف کریں تو ڈھائی ہوں گے اور اسی کا نام کسر ہے
 لہذا بھانے کاف کے حا (ح) لکھو۔ کیونکہ آخری عدد کسر سے پہلے پانچ تھا۔ اور پانچ
 عدد ح کے ہیں۔ دوسرا حرف سوال میں یا (ی) ہے۔ اس کے عدد بے کسر کے پانچ
 برآمد ہوئے۔ اور پانچ عدد ح کے ہیں۔ لہذا ی کے عدد بے کسر کے پانچ برآمد ہوئے۔
 اور پانچ عدد ح کے ہیں۔ لہذا ی کی جگہ ح لکھی اب اس کے بعد (۱) الف کا عدد ایک
 ہے۔ اور ایک کے حصے نہیں ہوتے لہذا الف کا الف ہی رہا۔ اسی طرح تمام سوال
 کے حرف کو بٹ کسورات کر دو۔ میں بطریق مثال ایک پورے اسم کی بٹ کسورات
 کر کے دکھاتا ہوں۔ اسی طرح آپ بھی کریں۔ اسم احمد کا بٹ کسورات یہ ہے۔ احمد
 اس میں پہلے الف ہے جو قابل تقسیم نہیں۔ لہذا الف کا الف ہی رہا الف کے بعد حا
 (ح) ہے۔ ح کے عدد لہجہ میں آٹھ ہیں۔ آٹھ کا نصف چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا
 نصف ایک۔ دیکھو۔ ح اس کے عدد آٹھ اور آٹھ عدد کا حرف ح۔ اب آٹھ کا نصف
 چار۔ اور چار کا عدد دال (د) ہوا۔ اب چار کا نصف دو ہوا۔ اور دو کا حرف یا (ب)
 ہوا۔ اب دو کا نصف ایک۔ اور ایک عدد کا حرف الف (ا) ہوا۔ اس سے معلوم ہوا

کہ ایک حرف (ح) سے اب چار حرف پیدا ہوئے۔ یعنی ح۔ د۔ ب۔ ا۔ (۱) احمد کے
 جملہ دو حرف الف اور حاتے۔ اب پانچ حرف ہو گئے۔ ا۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ اب میم
 کو نو احمد کے اسم میں الف اور ح کے بعد میم ہے میم کے عدد چالیس چالیس کا نصف
 بیس۔ بیس کا نصف دس۔ دس کا نصف پانچ۔ پانچ کا عدد کسر ہے اس لیے کہ اس
 کے نصف اضعاف ۲ ہوتے ہیں اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ جہاں اعداد میں کسر آئے
 وہاں وہی جھول دو۔ لہذا میم کے چالیس عدد پانچ پر ختم ہو گئے۔ اور اب ایک میم سے
 اس قدر حرف پیدا ہوئے۔ م۔ ک۔ ی۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ احمد کی میم کے بعد وال
 ہے۔ وال کے بعد چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا نصف ایک آگے کسر ہے۔ لہذا حرف
 وال سے یہ حرف پیدا ہوئے د۔ ب۔ ا۔ اسم احمد سے اس قدر حرف بن گئے۔ ا۔ ح۔ د۔
 ب۔ ا۔ م۔ ک۔ ی۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ ان حرف کو تخلیص کیا۔ یعنی مکررات
 کو کاٹ دیا۔ تو باقی حرف یہ رہے۔ ا۔ ب۔ ح۔ د۔ ب۔ م۔ ک۔ ح۔ اسی
 طرح آپ اپنے تمام سوال کو بسط کسورات کریں۔ اور تخلیص کر کے حرف کو مرکب
 کریں۔ جواب برآمد ہوگا۔ حرف کو صدر مؤخر کر سکتے ہیں نیز حرف متشابه سے دو
 حرف تک تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن حرف کو بدلنا صرف ایک حرف کو کم و بیش کرنا
 جائز ہے۔ دو کی اجازت نہیں ہاں حرف کو مقدم مؤخر کرنا جائز ہے۔ ایک کی قید
 تبدیل اور کم و بیش میں ہے۔ حرف مستخرج کو مقدم مؤخر کرنے میں کوئی قید نہیں
 ہے۔

اسم میں الف اور ح کے بعد میم ہے میم کے عدد چالیس چالیس کا نصف بیس۔ بیس
 کا نصف دس۔ دس کا نصف پانچ۔ پانچ کا عدد کسر ہے اس لیے کہ اس کے نصف
 اضعاف ۲ ہوتے ہیں اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ جہاں اعداد میں کسر آئے وہیں ہی
 جھول دو۔ لہذا میم کے چالیس عدد پانچ پر ختم ہو گئے۔ اور اب ایک میم سے اس قدر
 حرف پیدا ہوئے۔ م۔ ک۔ ی۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ احمد کی میم کے بعد وال ہے۔

وال کے بعد چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا نصف ایک آگے کسر ہے۔ لہذا حرف وال
 سے یہ حرف پیدا ہوئے د۔ ب۔ ا۔ اسم احمد سے اس قدر حرف بن گئے۔ ا۔ ح۔ د۔
 ب۔ ا۔ م۔ ک۔ ی۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ ان حرف کو تخلیص کیا۔ یعنی مکررات کو
 کاٹ دیا۔ تو باقی حرف یہ رہے۔ ا۔ ب۔ ح۔ د۔ ب۔ م۔ ک۔ ح۔ اسی طرح
 آپ اپنے تمام سوال کو بسط کسورات کریں۔ اور تخلیص کر کے حرف کو مرکب کریں
 جواب برآمد ہوگا۔ حرف کو صدر مؤخر کر سکتے ہیں نیز حرف متشابه سے دو حرف تک
 تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن حرف کو بدلنا صرف ایک حرف کو کم و بیش کرنا جائز ہے۔
 دو کی اجازت نہیں ہاں حرف کو مقدم مؤخر کرنا جائز ہے۔ ایک کی قید تبدیل اور کم
 و بیش میں ہے۔ حرف مستخرج کو مقدم مؤخر کرنے میں کوئی قید نہیں ہے۔

ایک اساسی مسئلہ زکوٰۃ کا ہے۔ اس کے متعلق قلط فہمیاں نہ صرف عوام میں
 بلکہ خواص میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جتنا بے سود یا افسانے مشہور ہیں۔ میں اصل
 واقعہ بیان کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر حرف پر ملائکہ قدرت نے مسلط کر دیئے ہیں
 اور ہر حرف کا تعلق ایک خاص فرشتہ سے ہے۔ وہ فرشتہ بمنزلہ سردار کے ہوتا ہے اور
 اس کے ماتحت چند در چند فرشتے ہوتے ہیں جن کا شمار سوائے خدا کے عظیم کے کوئی
 نہیں جانتا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارے کسی حکم کی تعمیل وہی شخص کرے گا۔ جس
 سے سابقہ تعارف ہو بے تعارف کوئی توجہ نہ کرے گا۔ اگر ہم اپنے دوست یا عزیز سے
 کہیں تو وہ بہ خوشی یا مجبوراً اس کی تعمیل کرے گا۔ غیر آدمی کو ہمارے حکم کی تعمیل
 کی ضرورت نہیں۔ اب ہم نے ایک عمل شروع کیا ہے۔ لیکن اس کے متعلق ملائکہ
 سے کوئی سابقہ تعلق اور تعارف ہمارا نہیں ہے۔ اس لیے وہ فرشتہ کوئی توجہ نہیں
 کرتا۔ اور نہ عمل میں تاثیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ عمل پڑھتے ہیں اور کوئی
 اثر نہیں ہوتا اور اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ہماری زبان میں تاثیر نہیں یا ہم گنہگار ہیں۔
 عمل کا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ بعض غیر محتاط اور



شریعت سے ہے تعلق انگوں کا عمل بھی کام دیتا ہے۔ اور کفار کے عمل تو مشہور ہیں جن کو عریا جاو کہا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خدا نے قادر نے اس قسم کے معاملات میں کافر اور مسلمان نیک اور بد کی تفریق نہیں رکھی۔ جس چیز میں خدا نے قدوس نے کوئی اثر رکھا ہے وہ اثر عام ہے خاص نہیں۔ زہر سب دیا کے لیے اہر ہے۔ چاہے نیک ہو یا بد۔ کافر ہو یا مسلمان سب کے لیے برابر ہے۔ فکر سب کے واسطے فیہ ہے۔ اور آج شے تمام دیا کے لیے آج ہے۔ جو اثر قدرت نے جس شے میں رکھ دیا ہے وہ سب کے لیے یکساں ہے۔ ضرورت ہے صرف ترکیب اور ترتیب قواعد اور قانون کی پابندی کی ہے کوئی شے بے ترتیب اور ترکیب کے مکمل نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ عملیات میں ایک قانون خاص ہے۔ اور بغیر اسکے عمل میں اثر نہیں ہوتا بعض اسناد نے فرمایا ہے کہ ظلم میں زکوٰۃ کی ضرورت نہیں اب ہم نے کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کی۔ زکوٰۃ کا ادینے مرتبہ سو لاکھ مرتبہ پڑھنا یا لکھنا ہے۔ بعض عملیات میں کم تعداد بھی ہوتی ہے۔ لیکن زکوٰۃ مکمل بہت زیادہ ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ مگر ہم نے زکوٰۃ ادا کی یعنی ایک عمل کو بہت سی مرتبہ پڑھا۔ اس عبادت سے اس عمل کے متعلق ملائکہ ہم سے روشناس ہو گئے اور حامل اور ملائکہ کے درمیان ایک رشتہ پیدا ہو گیا۔ سلسلہ عباد قائم ہو گیا۔ اب وہ ہماری امداد کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ زکوٰۃ کا یہی معنی ہیں اور اسی بناء پر پرہیز کی شرط لگائی گئی یعنی وہ اشیاء جن سے ملائکہ کو سحر ہے۔ اس کو ترک کر دیا جاتا ہے تاکہ بے کراہت کے وہ ہمارے پاس آسکیں۔ اب ایک شرط اجازت کی بھی ہے۔ جس میں بڑے مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ اجازت کا مسد الیہا عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص کے دل میں یہ بات پہنچ گئی ہے کہ بغیر اجازت کے عمل اثر نہیں کرتا حالانکہ یہ بالکل لغو اور مہمل ہے۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ خدا کا نام اور کلام کسی کی جائداد نہیں ہے کہ جب تک کوئی اجازت نہ دے اس میں اثر ہی نہ ہو۔ اس طرح خدا کا پاک نام اور مقدس کلام۔ مقید ہو گیا۔ مطلق

نہ رہا۔ حالانکہ خدا بھی مطلق ہے۔ اور اس کا نام و کلام بھی مطلق ہے وہ کسی کا محکوم ہے نہ پابند ہے۔ اجازت کا مسد ان لوگوں نے اختراع کیا۔ جو لوگوں سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا اجازت کے پردہ میں خدمت لینا مقصود ہوتی ہے۔ اس سے اپنے اہل و عار اور عزت بڑھانا چاہتے ہیں اور اپنے کو دوسروں سے برتر تسلیم کراتے ہیں۔ درہ کسی کو کوئی حق نہیں کہ خدا کے پاک کلام کا ٹھیکیدار بنکر بیٹھ جائے اور اب تک وہ اجازت نہ دے کلام میں اثر ہی نہ ہو۔ اسلاف نے جو اجازت کی شرط لگائی تھی تو اس سے ان کو نہ طلب عظمت مقصود تھی نہ خود کو میسر اور معزز کرنا تھا۔ بلکہ صرف اس قدر فرض تھی کہ طالب کے دل میں شوق اور اعتقاد پیدا ہو جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ جو بات انسان کو سچی و کوشش سے یا خدمت سے یا کچھ خرچ کر کے حاصل ہوتی ہے اس کی قدر کرتا ہے۔ اور جو بات مفت میں آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے اس کی قدر نہیں ہوتی۔ چاہے وہ کیسی ہی عظیم الشان شے ہو۔ فی زمانہ جو عملیات کی ناقداری ہے۔ اس کی یہ ہی وجہ ہے کہ وہ پیسہ کی کتاب لے لو۔ اس میں سکڑاؤں عملیات تحریر ہوتے ہیں۔ راست پچھتے سے دس عمل معلوم کر لو۔ کثرت ہر شے کی قدر کو کھو دیا کرتی ہے۔ اس کثرت نے قدر عمل کو کھو دیا خود میں رسالے میں ہر ماہ بعد در بعد عملیات لکھا کرتا ہوں اور جو اصحاب دریافت کرتے ہیں ان کو بے تکلف بتا دیا کرتا ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے بھی یوں ہی مفت حاصل ہونے لگے۔ یا ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ عمل جس کو میں نے محنت و مشقت سے حاصل کیا ہے۔ یا کسی کا خدمت یا خرچ کر کے پایا ہے اس طرح بتانے کو تیار نہیں ہو جاتا۔ حتیٰ کہ میں اپنی اولاد سے بھی پوشیدہ کئے ہوئے ہوں۔ اسی وجہ سے پہلے بزرگوں نے اجازت کی شرط لگائی تھی۔ درہ اجازت کوئی شے نہیں۔ اب فرض کر لو کہ اجازت کوئی شے ضروری ہے بھی تو اس عمل کے حامل کی اجازت کوئی شے ہو سکتی ہے جو شخص جس عمل کا حامل نہ ہو اس کی اجازت مہمل اور بے معنی ہے۔ جیسا کہ

میں بٹے جان کر آیا ہوں کہ وہ خدا کے کلام کا ٹھیکیدار نہیں ہے۔ لیکن جو شخص کسی عمل کا عامل ہے۔ وہ اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ اس لیے اجازت دینے کے بعد اس کی عملی قوت مفقود ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرے اور تمام دنیا کو اجازت دیتا پھر ہر شخص میں جن کو وہ اجازت دے دی قوت باقی رہے جیسی کہ عامل میں تھی۔ یا ہے ایک مستقل شے کو دوسری جگہ منتقل کرنے سے اس شے میں صف اور انطاط ضرور پیدا ہوتا ہے۔ عامل میں دوسرے کو اجازت دینے کے بعد پھر اپنی قوت باقی ہو یا جس شخص کو اجازت دی ہے اس میں وہی قوت ہو۔ یعنی اسی قوت کے ساتھ عمل منتقل ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق صحیح نہیں۔ جس شخص نے زکوٰۃ ادا کی ہے۔ وہ ایک قوت کا مالک ہے۔ اب وہ اپنی ملکیت دوسرے شخص کو منتقل کرتا ہے تو وہ ملک منتقل ہو سکتی ہے۔ لیکن بعد انتقال وہ اپنی مالکانہ حیثیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ایک مکان خریدا یا ہے۔ اب آپ اس کے مالک ہیں۔ لیکن جب آپ دوسرے کے ہاتھ بیچ کریں گے تو آپ کے مالکانہ حقوق اس شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گے جس کے نام آپ نے بیچ لیا ہے۔ اور آپ حق ملکیت سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہزاروں جگہ اس مکان کو بیچ کرتے پھریں۔ اور ہزاروں کو اس مکان کا مالک بنادیں اور ایک شے کے ہزاروں مالک ہوں۔ اور خود آپ بھی اسی طرح مالک رہیں ایک شے پر ایک ہی مالک ہوتا ہے۔ ایک شے کے دو مالک نہیں ہو سکتے بس یہ یاد رکھئے کہ زکوٰۃ دینے کے بعد جو حق ملکیت عامل کا عمل پر پیدا ہو جاتا ہے۔ اجازت دینے کے بعد وہ اپنے حق اور استحقاق سے محروم ہو جاتا ہے اور عامل ہونے کا استحقاق منتقل ہو جاتا ہے۔ (اس کے نام جس کو اجازت دی ہے) یہ بعید از عقل ہے۔ کہ عامل جس کو اجازت دے۔ وہ بھی عامل ہو جائے اور عامل پھر اپنی جگہ عامل رہے۔ اب معلوم ہو کہ زکوٰۃ کی چند قسمیں ہیں اور زکوٰۃ کا معاملہ ہر کام کی حیثیت پر منحصر ہے اور زکوٰۃ کی تقسیم بھی طریقہ

کار کے مطابق ہر گونے میں معین فرمائی ہے سبک شخص دس روپے کی نوکری کا خواہاں ہے۔ دوسرا ہزار روپے کی ملازمت کا طالب ہے۔ دونوں کی اہمیت میں فرق ہے۔ قسم دوم یہ کہ ایک کام وقتی ہے۔ دوسرا کام دائمی ہے۔ اب بعض زکوٰۃ ایسی ہے کہ جو ایک ہی مرتبہ کے لیے کام دیتی ہے۔ اور بعض زکوٰۃ ایسی ہے جو ہمیشہ کے لیے کام دیتی ہے۔ جیسا کام ہوگا۔ ویسی ہی زکوٰۃ ہوگی اسی طرح زکوٰۃ کی چند قسمیں ہیں۔ جس قدر کہ کو معلوم ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔

قسم اول:۔ عامل اپنے نام کے اعداد لکھ سے حاصل کر کے جو تعداد حاصل ہو اتنی مرتبہ روزانہ اس عمل کو پڑھے۔ جس کو پڑھنا چاہتا ہے عمل کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور عمل کام دے گا تو یہ زکوٰۃ ایک ہی مرتبہ کام دیتی ہے ہمیشہ کے واسطے اس عمل کا عامل نہیں بناتی۔

قسم دوم:۔ جو عمل پڑھنا ہے۔ اس کے حرف شمار کرو۔ جس قدر تعداد میں حرف ہوں۔ اتنے ہی ہزار مرتبہ روزانہ پڑھو۔ یہ زکوٰۃ ہمیشہ کے واسطے عامل بناتی ہے۔ اور انسان اس عمل کا سبب زبان ہو جاتا ہے۔ اور صرف ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں اثر ظاہر ہوتا ہے۔

قسم سوم:۔ جو عمل پڑھنا ہے۔ اس کے حرف شمار کرو۔ جس قدر تعداد میں حرف ہوں اتنی ہی سو مرتبہ روزانہ پڑھو مثلاً آٹھ حرف ہیں تو آٹھ سو مرتبہ روزانہ پڑھو۔ ایسی زکوٰۃ صرف ایک ہی مرتبہ کام دیتی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ قسم اول کی زکوٰۃ سے زیادہ بالاتر اور زبرد اثر ہے۔

قسم چہارم:۔ جو عمل پڑھنا ہے اس کے اعداد لکھ قمری سے حاصل کرو جو اعداد اس عمل کے حاصل ہوں اتنی ہی مرتبہ روزانہ پڑھو۔ اس قسم چہارم کا نام زکوٰۃ صغیرہ ہے۔ قسم اول و دوم و سوم زکوٰۃ عملی نہیں ہے۔ مگر کام دیتی ہے۔ قسم چہارم کی زکوٰۃ عملی ہے۔ اور عاملین کا معمول ہے۔ اور اساتذہ نے اسے محبر مانا ہے۔

قسم ہفتم۔ عمل کے اعداد کو حرف عمل میں ضرب دو جو حاصل ضرب ہو اتنی تعداد میں روزانہ پڑھا کر۔ اس زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ کبیرہ ہے۔ اور یہ قسم چہارم یعنی زکوٰۃ صغیرہ سے بہت زیادہ قوی ہے اور عمر بھر کام دیتی ہے۔ مثلاً۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عدد ۷۸۶ سات سو چھیالیس ہیں اور حرف انیس ہیں۔ سات سو چھیالیس کو انیس میں ضرب دیا تو ۳۹۳۲ چودہ ہزار نو سو چھتیس حاصل ہوا۔ بس روزانہ اسی تعداد میں جو کوئی بسم اللہ شریف پڑھے گا۔ بسم اللہ شریف کا عامل ہو جائے گا۔ اس زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ کبیرہ ہے۔ اور یہ صغیرہ سے بہت زیادہ قوی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ اکثر عاملین ادا کرتے ہیں۔ اکثر دہشتہری کام دیتی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ بہت زیادہ محبر ہے۔ اور درجہ اوسط میں ہے خیر الامور اوسطھا کا مصداق بہترین زکوٰۃ ہے۔

قسم ششم۔ اس کا نام زکوٰۃ اکبرہ ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد شمار حرف عمل اور میزان کبیر کو باہمی ضرب دو۔ جو تعداد حاصل ہو اس تعداد کے مطابق پڑھو۔ مثلاً بسم اللہ کے حرف انیس ہیں اور میزان زکوٰۃ کبیر کی چودہ ہزار نو سو چھتیس (۳۹۳۲) ہے۔ جب باہمی ضرب دیا تو دو لاکھ تراسی ہزار سات سو چھیالیس (۲۸۳۷۶۹) حاصل ضرب ہوا۔ جو شخص بسم اللہ شریف کو اس تعداد میں پڑھے گا۔ وہ زکوٰۃ اکبر ادا کرے گا۔ اور اس زکوٰۃ اکبر کے ادا کرنے کے بعد بسم اللہ شریف کے ملائکہ سامنے آجائیں گے اور عامل سے ملاقات کریں گے۔

قسم ہفتم۔ اس کا نام کبیرہ ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد شمار حرف اور میزان اکبر کو باہمی ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہو اسی قدر تعداد میں پڑھو۔ مثلاً تعداد اکبر بسم اللہ شریف کی ۲۸۳۷۶۹ ہے۔ اور حرف انیس ہیں۔ جب تعداد اکبر کو شمار حرف میں ضرب دیا تو تین لاکھ نوے ہزار ایک سو چھتر (۵۳۹۰۱۷۳) میزان برآمد ہوئی۔ جو شخص زکوٰۃ کبیر ادا کرے تو اس عمل کے متعلق ملائکہ خادم بن جاتے ہیں اور ہر وقت

تعمیل کو حاضر رہتے ہیں۔

قسم ہشتم۔ اس کا نام اکبرہ ہے۔ اور یہ آخری زکوٰۃ ہے۔ اس کے آگے مرحلہ زکوٰۃ کوئی نہیں ہے۔ اور یہ زکوٰۃ کبریت امر یا عمل سے ہے۔ جو شخص یہ زکوٰۃ ادا کرے گا وہ حق سبحانہ تعالیٰ کی قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ مثلاً بسم اللہ شریف کی تعداد اکبر (۸۳۹۰۱۷۳) ہے اور حرف بسم اللہ شریف کے انیس ہیں جب ان کو باہمی ضرب دی تو ایک ارب پچانوے کروڑ بائیس لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو (۸۳۹۳۸۳) میزان ہوئی۔ اس بسم اللہ شریف کی انتہائی زکوٰۃ یہ ہے۔ اسی طرح ہر عمل ہر اسم کی زکوٰۃ نکلنے کا یہ ہی طریق ہے۔ میں نے بسم اللہ شریف پر مثال دی ہے اور جو اعداد میں نے ضرب کے دیئے ہیں۔ وہ میری نظر میں صحیح ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ عمل کرتے وقت جانچ کر لیں ممکن ہے کہ خود میری کہیں غلطی ہو یا کتابت طباعت میں کوئی عدد ہو گیا ہو۔ اور اسی وجہ سے میں نے ہر اسم کی تعریف اور تشریح ساتھ ساتھ کر دی ہے تاکہ آپ کو قاعدہ معلوم ہو جائے۔ اگر میں قاعدہ نہ لکھتا تو پھر آپ کو جانچ کرنا مشکل ہوتا۔ اکبر وہ زکوٰۃ ہے کہ اس کے ادا کرنے کے بعد آدمی سیف زبان ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص حقیقی عامل ہے۔ وہ ایک مرتبہ پڑھنے یا صرف ایک نگاہ دیکھنے سے انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ وہ دریا کی موجوں کو روک سکتا ہے۔ اور پرندوں کو فضا سے گرا دیتا ہے۔ اب دنیا سہولت پسند ہے۔ اب ہزار میں سے ایک بھی نہیں جو اس قسم کی محنتیں اور مشقتیں برداشت کرے۔ اعتراض کرنے والے اور عمل میں بے اثری کے قائل تو ہزاروں ہیں۔ لیکن قواعد جتنے والا اور محنت کرنے والا ہزار میں سے ایک بھی نہیں۔ اگر عملیات کا تماشہ دیکھنا ہے تو خدا کے سیکڑوں ناموں میں سے کسی ایک اسم کی زکوٰۃ اکبر ادا کر کے دیکھو تو خود اپنی آنکھ سے دیکھ لو گے کہ عمل کیا شے ہے۔ اور خدا کے پاک نام اور مقدس کلام میں کس درجہ تاثیر ہے۔ اور قرآن پاک کا یہ دعویٰ کس قدر صحیح ہے۔ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لראیتہ

خاشعاً متصدعاً من خشية الله بين اگر ہم اس قرآن کو پہلا پر نازل کرتے تو وہ بھی خدا کے خوف سے بندہ بندہ ہو جاتا۔ اب مسافروں نے دنیا والوں کی نزاکت اور رنگ دیکھتے ہوئے نصاب کا طریق جاری کیا ہے یعنی اصل زکوٰۃ تو عشر یعنی اکبر ہے۔ مگر کس میں طاقت ہے کہ اس قدر طوالتی زکوٰۃ ادا کرے۔ یہ حصہ تو مستند میں ہی کا تھا کہ اپنی عمر میں بڑا حصہ اس کی تکمیل میں صرف کر دیا۔ اب تو چند روز معمولی عمل کا پڑھنا بھی دشوار ہے۔ جس طرح زکوٰۃ چند اقسام پر تقسیم ہے۔ اسی طرح نصاب بھی چند اقسام پر مستقسم ہے۔ جس کی تشریح یہ ہے۔ نصاب عشر۔ دور۔ دور۔ دور۔ قفل۔ بزل۔ ختم۔ وتلك السدس الكاملة ولا يجزى من بعده۔

اب ان چھ اقسام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قسم اول نصاب:۔ اکبر کی تعداد کو نصاب کہتے ہیں۔ جسے ہم اللہ شریف کا نصاب ۱۹۳۶۳۸۳۳ ہے اور اس کی تشریح اکبر میں گذر چکی۔ نصاب زکوٰۃ کا مرتبہ اول ہے۔ اس کے بعد کے تمام شعبے اپنے سے اوپر والے سے اثر میں کم ہیں۔ محتاج بہ اکبر سے قوت میں کم ہے۔

قسم دو عشر:۔ نصاب کے نصف کو، عشر کہتے ہیں جو کہ ہم اللہ شریف کا نصاب (۱۹۳۶۳۸۳۳) ہے لہذا اس کا نصف کیا تو ستانوے کروڑ اکتیس لاکھ چھ ہزار سات (۹۶۳۶۹۹۶) ہوا۔ یہ تعداد زکوٰۃ ہم اللہ شریف کا عشر ہے۔

قسم سوم دور دور:۔ عشر کے نصف کو دور دور کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ہم اللہ شریف کے عشر کو نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی۔ اثنائیس کروڑ اسی لاکھ تریس ہزار چار سو چوبیس (۳۸۹۵۵۳۳۵۳)۔

نوٹ:۔ نصف کرنے میں جہاں کسر آئے گی تو سالم عدد لیا جائے گا عشر کو نصف کرنے میں ایک کی کسر آئی تھی۔ اس لیے اعداد میں چار کیا گیا۔ جو حقیقت میں



تھا۔
قسم چہارم قفل:۔ دور دور کے نصف کو قفل کہتے ہیں۔ جب ہم نے ہم اللہ شریف کے دور دور کو نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی چوبیس کروڑ اکتیس لاکھ چھیتر ہزار سات سو ستائیس (۲۳۳۶۹۹۶)۔

نوٹ:۔ اس میں بھی کسر آئی تھی۔ اس لیے نصف کا کامل کیا گیا۔
قسم پنجم بزل:۔ قفل کے نصف کو بزل کہتے ہیں۔ ہم اللہ شریف کے بزل کی تعداد کو جب نصف کیا گیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی بارہ کروڑ سولہ لاکھ اڑتیس ہزار تین سو تریسٹھ (۱۳۳۸۳۳۳)۔

قسم ششم ختم:۔ بزل کے نصف کو کہتے ہیں۔ ہم اللہ شریف کے بزل کی تعداد کو جب نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی چھ کروڑ اکیاسی لاکھ نو ہزار ایک سو اکیاسی (۶۸۰۹۸۱)۔

نوٹ:۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ مثال میں ممکن ہے کسی عدد میں غلطی ہوئی ہو تو۔ اب ہر وقت عمل اپنے عمل کے اعداد صحیح استخراج کریں۔ چھاپے کی کتابیں قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ اس میں غلطی ہوتی ہے۔ علی الخصوص اعداد کی غلطی تو بہت کثیر الوقوع ہے۔ (ختم میں کسر طوفاً خاطر رہے۔

ختم سے کم زکوٰۃ کا مرتبہ نہیں ہے۔ ہاں بالکل معمولی طریق پر زکوٰۃ کی چند قسمیں اور بھی۔ لیکن یہ اقسام مسافروں کی استخراج ہیں۔ اور محض زمانے کے مزاج کو دیکھتے ہوئے مسافروں نے یہ زکوٰۃ بیان کی ہیں۔ لیکن اس قسم کی زکوٰۃ میں دو نقصان رہتے ہیں۔ اول اس قسم کی زکوٰۃ میں (جو آگے بیان ہوتی ہیں) یہ غلط رہتا ہے کہ عمل فائدہ کبھی کرتا ہے اور کبھی نہیں۔ دوم صرف ایک مرتبہ ہی ایسا عمل کام دیتا ہے ہر حال مسافروں کی مخرج زکوٰۃ یہ ہے۔

قسم اول اعداد:۔ میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی اسم کے جس قدر اعداد بعد سے حاصل

ہوں اسی تعداد میں روزانہ پڑھنا اس کا نام اصطلاح عالمیں میں صغیر کہلاتا ہے۔ مثلاً
بسم اللہ شریف کے اعداد سات سو چھیاسی اصل تعداد ابجدی ہے اور اسے صغیر کہتے ہیں
صغیر کا نصف جب کیا جائے تو اصغر ہے۔ مثلاً سات سو چھیاسی کو جب نصف کیا
جائے تو تین سو ترانوے (۳۹۳) حاصل ہوتے ہیں بسم اللہ شریف کا اصغر تین سو
ترانوے ہے۔ اگر اصغر کو نصف کیا جائے تو اسے صغائر کہتے ہیں مثلاً بسم اللہ شریف کا
اصغر تین سو ترانوے تھا۔ اس کا نصف اصغر الصغائر ہے۔ مثلاً بسم اللہ شریف کا صغائر
ایک سو ستانوے ہوا۔ صغائر کا اصغر الصغائر شانوے ہوا۔ (اکسر کا خیال رہے جس بسم
اللہ شریف کا اصغر الصغائر شانوے ہوا۔ یہ تمام تعداد جو میں مختلف قسم سے اس وقت
تک بیان کرتا چلا آ رہا ہوں۔ سب طرق زکوٰۃ ہیں ان میں جو تعداد بھی کوئی غلط
کرے گا۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ہاں برتر اور کمتر۔ افضل اور اذل کا فرق ضرور ہے۔
دیکھو سلطنت کا ملازم وزیر بھی ہے۔ اور وہ فقیر بھی ہے ایک روپیہ ماہوار ملتا ہے۔
ملازموں کی فہرست میں اس فقیر کا نام بھی داخل ہے۔ جو ایک روپیہ یا ایک پیسہ ہی
پاتا ہے۔ فرق صرف ادنے اور اعلیٰ کا ہے۔ ایک کالج میں بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔
اور فاضل کے طالب علم بھی پڑھتے ہیں۔ اور الف ہے۔ تے۔ نے کی تعلیم بھی پاتے
ہیں۔ کالج کے رجسٹر میں بچوں کا بھی نام درج ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ تو اکبر الکبار سے
بھی ادا ہوگی اور اصغر الصغائر سے بھی۔ مگر ادنے اور اعلیٰ کا فرق رہے گا۔ جہاں تک
میں نے مختلف صورتوں سے تعداد زکوٰۃ بیان کر دی ہے۔ لیکن اب تک یہ نہ معلوم
ہو سکا کہ اگر کوئی تعداد بھی کی جائے تو کتنے دن تک پڑھا جائے۔ جب پڑھنے کی تعداد
بھی معین کی ہے۔ تو زمانہ کی تعداد بھی معین کی جائے۔ یعنی کتنے دنوں تک پڑھنے
میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ تعداد ایام کے متعلق اساتذہ نے مختلف طریقے بیان کئے ہیں اور
کتب سابقہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایام کی تعداد زکوٰۃ کی تعداد کی طرح مختلف ہے۔
تین دن سے لے کر تین ماہ تک اور بعض عملیات میں ایک سو بیس یوم تک کی تعداد

دی گئی اور نہ کوئی شناخت معلوم ہو سکی کہ کون سے عمل اور کس قسم کے عمل کی
تین دن میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق جو میری تحقیق ہے اس میں میرا
تجربہ اور اجتہاد بھی شامل ہے (۱) وہ یہ ہے کہ چالیس دن کی میعاد تو قدرت کی معین
کردہ تعداد ہے۔ یعنی قرآن پاک میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے۔
تو خدا نے اللہ مال نے ان کو جلوہ قدرت دکھایا۔ فلما تجلے ربہ للجبل جعلہ
دکاً وخر موسیٰ صعقاً یہ واقعہ قرآن مجسم کے پارہ۔ ۹ رکوع ۷۔ سورہ
اعراف میں تفصیل درج ہے۔ لہذا حسب قانون الہی ہر زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہو
جاتی ہے۔ کیونکہ یہ تعداد قدرت کی معین کردہ ہے۔ لیکن مختلف دنوں کی زکوٰۃ کے
واسطے عملیات کو بھی قسم ۱۱ قسم کرنا اس کی کوئی شناخت کسی کتاب میں نہیں دیکھی
گئی۔

یعنی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ فلاں قسم کا عمل چھاتیں دن کی زکوٰۃ کے قابل ہے۔
اور فلاں ایک سو بیس دن کے قابل لیکن میں اس کتاب کو اس طریق پر لکھ رہا ہوں
کہ جو مضمون بھی ہو وہ مکمل ہو اس لیے اس مسئلہ کی تکمیل بھی مجھ پر فرض ہے۔
اس باب میں جس غلطی پر میں پہنچا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عملیات کی دو قسمیں
ہیں۔ قسم اول ملازمت۔ ترقی۔ شادی۔ مقدمہ۔ کامیابی حب بغض۔ شفاۓ امراض
وغیرہ وغیرہ اس قسم کے عملیات میں تین دن سے چالیس دن تک پڑھنے سے زکوٰۃ ادا
ہو جاتی ہے۔ اب اس کا فیصلہ تین دن کی زکوٰۃ کا عمل کون سا ہے۔ اور چالیس دن
کا کون سا ہے۔ اسکی کوئی خاص نشانی تو میں نہیں بتا سکتا۔ عامل اس کام کی اہمیت
سیارگان کی گردش۔ مطلوب کے سیارگان اور اپنے ماحول پر نظر کر کے تعداد ایام مقرر
کر لے۔ چالیس دن تک کی۔ یا اس کے اندر اندر (دوسری قسم تفسیر کو اکب۔ تفسیر
ملائکہ۔ تفسیر احبہ دست غیب۔ کشف القبور۔ وفائن وغرائن معلوم کرنا ایسے عملیات
کی زکوٰۃ چالیس یوم سے ایک سو بیس یوم تک پڑھنے سے ادا ہوتی ہے۔ اس طرح



دھکا دیدیا وہ گر پڑا اور مر گیا تو قتل العمد کی سزا اس کے ذمہ نہ ہوگی کیونکہ نیت اس کے مار ڈالنے کی نہ تھی۔ بس اس طرح جب آپ کسی عمل یا اسم کو بہ نیت ذکوۃ شروع کریں گے تو ذکوۃ ادا ہوگی چاہے اسکی تعداد کتنی کم ہی ہو بغیر نیت کے اگر آپ ادائیگی بھر بیٹھتے ہیں تو ذکوۃ ادا نہ ہوگی۔ نیت ہی سے وہ فرض شدہ شے ساقط ہوگی مثلاً آپ نماز عصر پڑھنے کی نیت کرنا چاہیں تو آپ کو زبان سے ادا کرنا ہوگا کہ نیت کرتا ہوں میں نماز عصر کی بغیر نیت کے اگر آپ ہزار رکھیں پڑھ لیں تو عصر کے فرض آپ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوں گے اسی طرح تعداد میں کی بیشی عمل کو نقصان میں ڈالتی ہے۔ جو تعداد حسب سے حاصل ہو وہی تعداد پڑھی جائیگی تو ذکوۃ ادا ہوگی۔ اگر تعداد میں کی بیشی کی ہے تو ذکوۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً تین رکھیں یا پانچ رکھیں پڑھیں تو وہ نماز قاسد ہوگی۔ بھول چوک یعنی سہو نسیان کو معاف کیا گیا ہے۔ فرض کہ ذکوۃ اعمال میں بنیاد اول ہے جب تک ذکوۃ ادا نہ ہوگی کوئی عمل کام نہ آئے گا ہاں بعض عظم خصوصاً علم جز کے عظم ایسے ہیں کہ جن میں ذکوۃ کی ضرورت نہیں اور یہ کسی موقع پر تفصیل سے بیان کروں گا۔

حروف بیانات - قوانین جز میں حروف - بیانات - قائلہ متحابہ بھی بہت کار آمد ہیں لہذا یہ حصہ اخبار میں تو اکثر کام آتے ہیں۔

اخبار کی تو روح رواں کہنا چاہئے۔ ہو گا لیکن عاقلانہ اخبار حصہ آثار میں بھی کام آتے ہیں۔ بہر حال یہ کام کی شے ہے۔ سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ حروف سروری دو طرح لکھے جاتے ہیں قسم اول - با - تا - ثا - وغیرہ قسم دوم بے تے - ثے - اور حروف سروری کل بارہ ہیں - ب - ت - ث - ج - ح - خ - د - ذ - ط - ظ - ف - ہ - ی اب ان کو دو طرح لکھا جاتا ہے - یعنی ایک وہ جس کے آخر میں یا (ی) جیسے بے (ب) دوسرے آخر میں الف پیدا ہو جیسے با (ب) قسم اول میں حروف یا (ی) قائلہ ہے۔ اور قسم دوم میں حرف الف قائلہ ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی حرف کو

ذکوۃ ادا کرنے کی بھی تین قسمیں ہیں۔ قسم اول اس اسم یا عمل کو جس کی ذکوۃ دینا مقصود ہے۔ سو لاکھ (۱۰۰۰۰۰) کی تعداد چالیس یوم میں ختم کرنا۔ اس حساب سے روزانہ کی تعداد تین ہزار ایک سو پچیس ہوتی ہے۔ دوم صغیر - کبیر - کبائر - اور اکبر الکبائر کی تعداد جب ایسی حد کے اندر ہو کہ آدمی روزانہ ختم کر سکتا ہے تو اس کی میعاد چالیس یوم ہے اور جب ایسی تعداد اس حد پر پہنچے کہ روزانہ اس تعداد کو ختم کرنا انسانی قوت سے بالاتر ہو تو اس حالت میں اس تعداد کا ختم کرنا ہے چاہے وہ کتنے ہی دنوں میں ہو۔ لیکن روزانہ کی تعداد اس قدر معین کرنی چاہئے کہ جس میں عامل کو محنت و مشقت ہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ دنیا میں ہر کام نیت پر موقوف ہے۔ شریعت نے بھی نیت کو بطور اساس تسلیم کیا ہے اور دنیوی قانون نے بھی نیت کو بنیاد قرار دیا ہے انما الاعمال بالنیات مثلاً شریعت نے مال کی ذکوۃ مسلمانوں پر فرض کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ حساب کر کے بہ نیت ذکوۃ رقم نکالیں اور مستحقین کو دیں تو شرعاً مال کی ذکوۃ ادا ہوگی۔ اگر آپ نے حساب نہیں کیا اور ذکوۃ کی نیت بھی نہیں کی تو چاہے آپ ہزاروں روپے خیرات کر دیں۔ ذکوۃ آپ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر آپ نے کسی کام کی تکمیل کے لیے کوئی نذر مانی ہے مثلاً آپ نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں پانچ پیسے کی شیرینی پر فاتحہ دلاؤں گا۔ جب وہ کام پورا ہو گیا تو شرط ادا کرنا فرض ہے۔ اسی نوعیت پر جیسی نذر مانی تھی یعنی پانچ پیسے کی شیرینی۔ اگر آپ ہزار روپے کی شیرینی تقسیم کر دیں لیکن نیت نہ کریں۔ تو وہ نذر آپ کے ذمہ باقی رہے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر نذر کرتے وقت فاتحہ کے لیے کوئی شے مقرر کی ہے تو اس شے پر فاتحہ دلانا واجب ہوگا۔ مثلاً نیت کی تھی کہ شربت پر فاتحہ دلاؤں گا تو جب تک شربت نہ ہو وہ نذر ذمہ باقی رہے گی۔ چاہے نذر کرنے والا ہزار روپے کی شیرینی تقسیم کر دے۔ اسی طرح دنیوی قانون میں بھی نیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو مذاق میں یا غصہ میں

مثلاً مطلوب کا مزاج آتش ہے۔ اور آپ اسے سبز کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن عمل کا مزاج آبی ہے۔ تب و آتش متضاد ہے۔ ایسی حالت میں عمل ہرگز اثر نہ کرے گا۔ آتش مزاج والے مطلوب کو سبز کرنا ہو تو آتش عمل کی ضرورت ہے۔ بہر حال یہ ایک حد معتدلتہ تھا جو درمیان میں آگیا۔ میں ببط متازج کا طریقہ بیان کر رہا تھا۔ اور بطور بالا میں بیان کیا تھا کہ ایک دوا دوسری دوا کے ساتھ مل کر ایک تیسری خاصیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح حرف کی بھی شان ہے۔ ہر حرف کا ایک مزاج ہے لیکن دوسرے حرف کے ساتھ مل کر ایک خاص اثر پیدا کر لیتا ہے۔ ببط متازج علم الاخبار میں بھی کام آتا ہے۔ اور علم الآثار میں بھی۔ علم الاخبار سے ببط متازج کا تعلق میں جہاں بیان نہیں کرتا۔ البتہ علم الآثار کے ماتحت ایک طریقہ ببط متازج کا لکھتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ ببط متازج کے معنی معلوم کریں۔ یہ دو لفظ ہیں۔ ببط اور متازج ببط کے معنی کشادہ کرنا۔ یعنی کسی اسم کو فرد فرد کرنا یا علیحدہ علیحدہ حرفوں میں لکھنا یہ معنی ببط کے ہیں۔ اور متازج باہم ملا دینا۔ مزوج کرنا۔ اصطلاح جہز میں دو جملوں یا دو اسموں کے باہم ملا دینے کا نام متازج ہے۔ مثلاً نام طالب و نام مطلوب کو باہم مزوج کرنا۔ ملا دینا۔ اور ان کے باہم مزوج کرنے کا طریق یہ ہے کہ جن دو اسموں یا جملوں کو باہمی مزوج کرنا ہے ان کو نیچے اوپر فرد فرد کر کے لکھو۔ اب سطر اول کا حرف اول اور سطر دوم کا حرف آخر لو۔ اور دونوں حرفوں کو برابر لکھو پھر سطر اول کا حرف دوم اور سطر آخر کا حرف دوم اس کی برابر لکھو اسی طرح آخر تک عمل کرو۔ اس تیسری سطر کا نام ببط متازج ہے۔ مثلاً اسم احمد اور اسم ہندہ کو باہم ببط متازج کرنا ہے تو اس کی صورت یہ ہوتی

(احمد - ہندہ)

ا - ح - م - د

ہ - ن - د - ہ



ا - ہ - ح - د - م - ن - د - ہ

دیکھو پہلی سطر میں اول حرف الف تھا۔ اور سطر دوم کے آخر میں حرف و ہے۔ نیچے والی سطر میں ا - ہ - د - لکھا۔ سطر اول میں الف کے بعد ح ہے اور سطر دوم میں ہ کے بعد وال ہے پس ح - د - لکھ دیا۔ پس دونوں ناموں سے جو سطر کے نیچے والی پیدا ہوئی ہے۔ وہ ببط متازج ہے۔ اب ایک اور بات رہ گئی کہ جب جملہ میں حرف کم و بیش ہوں تو کیا کریں۔ مثلاً ایک نام میں حرف چار ہیں۔ اور ایک میں چھ ہیں۔ تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب چار ختم ہوں تو پھر از سر نو پانچ لو۔ جہاں تک کہ زیادہ حرف والی سطر کے حرف ختم ہو جائیں۔ مثلاً۔

نکودہ - زید

م - ح - م - د - د - ہ

ز - ی - د



م - د - ح - ی - م - ز - د - د - د - ی - ہ - ز

لیکن ایک قاعدہ ببط متازج باطنی کا مجھے ایک بزرگ سے ملا ہے جو مثال پہلی سطروں میں بیان کی گئی۔ اور جو قاعدہ لکھا گیا ہے۔ وہ ببط متازج ظاہری کا تھا۔ گو مجھے ببط متازج باطنی کی آزمائش کا موقع کبھی نہیں ملا۔ لیکن جب ببط متازج ظاہری میں بے پایاں اثر ہے۔ تو ببط متازج باطنی کا زیادہ پر اثر ہونا یقینی ہے۔ ببط متازج باطنی یہ ہے کہ جب سطر متازج قائم ہو جائے (دونوں سطروں کو باہمی - مزوج کرنے سے جو سطر حاصل ہوئی) تو اس سطر کو عکس کر دو۔ جب نام برآمد ہو جائے تو سطر

سطر بعینہ آجاتی ہے۔ اس آخری سطر کا نام زمام ہے اور یہ اوپر والی سطر کی نقل ہوتی ہے مثال یہ ہے۔ مثلاً احمد علی کے نام کی عکس یہ ہے۔

۱- ح- م- د- ع- ل- ی

ی - ا - ل - ج - ع - م - د

د-ی-م-ا-ع-ل-ح

ج - د - ل - ی - ع - م - ا

۱- ج- م- د- ج- ل- ی

اس آٹری سطر کا نام لٹام ہے۔ اور اس ترکیب کو تفسیر کرنا کہتے ہیں یہ قاعدہ

اکثر و بیشتر کام آتا ہے۔ اور عملیات میں بہت کارآمد ہے۔ علی الخصوص عمل جب میں بہت کارآمد ہوتا ہے۔ میں نے اکثر قوانین علم حیز کے بالکل آسان اور عام فہم عبارت میں بیان کر دیئے ہیں۔

تاکید صدر موخر :- صدر موخر علم جز میں ایک کثیر الوقوع اصطلاح ہے جس کے

اسمعی ایک سطری تفسیر کے ہیں۔ یعنی حروف کو صرف ایک مرتبہ گردش دینا۔ دیکھو

تسمیر کی مثال میں میں نے احمد علی کو بٹ کر کے سطر اول میں لکھا ہے پھر دوسری سطر

نام کے چھٹے بائیں طرف سے ایک حرف یا اے یا ہیرا ہنی طرف سے اسی گردش میں

سب حرف لکھ کر دینے۔ جہاں تک کہ دوسری سطر قائم ہو گی۔ جس کی صورت یہ

اولی - ی - ا - ل - ح - ع - م - د - ہیں اس کلمہ کا نام صدقہ موعر ہے۔

نام سے مراد ہے۔ (نام بیوا کرنا) اور صرف ایک مرتبہ صرف و ردیٰ لیتے

فائدہ : تفہیم کرنا کہ اصطلاح بھی آتی ہے اس کے معنی

ہیں خالص کرنا یعنی جو جو ذوق کسرا سہل عمل میں مکرر آتے ہیں ان کو کاٹ دینا۔ حذف

کر دنا۔ مٹا اگر کہا جائے کہ اسم محمود کو تقسیم کر دو تو اس نام میں حرف میم دو جگہ

اول کا حرف اول اور سطر اول کا حرف آخر اور زمام سے اوپر والی سطر اول کا حرف

اور زمام سے اوپر والی سطر کا حرف اول و آخر لو۔ اور ایک یا دو حرف سطر درمیانی

درمیان کے لو۔ طاق حالت میں ایک حرف اور جفت کی حالت میں دو حرف

بناد۔ اس کی ضرورت محض نہیں کہ وہ دیکھتا جا کی ہو اس میں کی کا حال ہیں

ہندی سے اس تعداد میں پڑھو۔ جس قدر ان بانگوں حروف کی دہد کی میزان ہو۔

ایک ہفتہ میں مطلوب حاصل ہوگا۔ - ایک ظلم ہے عالم جز کا جو اپنے خاص

کبھی فیل نہیں ہوتا یہاں یہ بات سمجھ لو کہ اگر عکسیر کی گردش نو سطروں کی ہے۔

لیارہ کی۔ بہر حال طاق ہے۔ تو درمیانی سطر کا حرف لیا جائے گا۔ مثلاً نو سطروں

ہے۔ نو چار سطریں اوپر کی اور چار سطریں نیچے کی چھوڑ دو۔ میانی سطر

دو۔ آدمے باقی ہے دو مرنے والے اگر کچھ کھائے تو آدمے مر جائیں گے۔

اوپر کی اور آدمی سطرین نچے کی جھول کر اور مراد کے من سطر

ن کے لے لو۔ مثلاً عکسیر کی سطریں آٹھ ہیں تو تین ایک طرف تین ایک طرف

درمیان کی دو سطروں سے درمیاں کے حرف لے لو اگر سطروں بھی چھتہ ہو

ف بھی جفت ہیں تو دونوں سطروں میں سے دو دو حرف لو۔ اس صورت میں

م پانچ۔ اور زیادہ سے زیادہ دس حرف پیدا ہوں گے۔ یہ ایک خاص عمل ہے

آج ہے۔ اور ایک ایسا قاعدہ ہے جو کبھی اپنے اثرات میں فیل نہیں ہوتا۔

یہ جہزیں ایک خاص مہل اور حروف کی گردش ہے اور وہ یہ ہے کہ

اسی طرح تیسری سطح پر بھی سطح قائم کی جاتی ہے۔ پھر دوسری سطح

اس کا سر پہنچا کہ اس عمل سے آخر میں اوپر والی

آیا ہے۔ لہذا ایک میم کو کٹ دینا۔ اس کا نام تقطیع ہے۔ جس قدر حروف ہوں ان کو کٹ دو۔

قاعدہ:- مفتاح - مغلاق - عدل - وفق - مساحت - ضابط - غایت یہ سات نام کی اصطلاحات ہیں۔ آثار اور اخبار دونوں میں یہ اصطلاحیں کام آتی ہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ اصل تعداد پر ایک عدد اور زیادہ کرو۔ مثلاً جب کبھی لکھا ہو کہ ۶۶ عدد مفتاح کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۶۶ کا ۶۷ بناؤ۔ اور جب کہا جائے مغلاق کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۶۶ کو ۶۸ بناؤ۔ میں ۶۶ کے عدد کو مثال بنا کر ترجیب مثال دیتا ہوں۔ اصل عدد ۶۶ ہیں۔ مفتاح - مغلاق عدل - وفق - مساحت - غایت۔ اگر کہا جائے کہ ۶۶ کا ضابطہ کرو تو اس سے یہ مراد ہوگی کہ ۶۷ بناؤ اسی طرح جس نمبر کا نام لیا جائے۔ اسی ترتیب سے اعداد کا اضافہ کیا جائے گا۔ واضح ہو کہ تمام قاعدہ کا نام مراتب سبعہ ہے اور یہ بڑے کام کی شے ہے اور اخبار و آثار دونوں میں کام آتا ہے۔ اور ایک "سر" ہے اسرار باطنی سے اور ایک راز ہے راز ہائے حقیقہ سے میں نے پہلے ایڈیشن میں اسے مختصر بیان کر دیا تھا۔ اب ضرورت ہے کہ میں اسے کچھ مفصل بیان کر دوں۔ تاکہ اچھی طرح ناظرین اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ سب سے پہلے ذیل کی جدول سے تمام حال معلوم کرو۔

نام مراتب سبعہ	مفتاح	مغلاق	عدل	وفق	مساحت	ضابط	غایت
نام ستارہ متعلقہ	مرکب	زہرہ	عطارد	مَر	شمس	مشتری	زحل
نام یوم متعلقہ	منگل	جمعہ	بدھ	بیر	اتوار	جمعرات	ہفت
نام ٹوک	اویسی	قربانی	دوبانی	جہانی	آبانی	کابی	ہمبانی

جیسا کہ میں نے عرض کیا یہ قاعدہ اخبار اور آثار دونوں میں کام آتا ہے اور نہایت ہی محیر اور مستند ہے۔ اور میں دونوں طریق وضاحت سے اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ اگر آپ صرف اس طریق کو ہی اس کتاب کی قیمت تصور کر لیں تو بے جا نہ ہوگا۔ گو قدر دان علم تو ایک نکتہ پر ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ کوشش کرو اپنے دماغ پر زور دو۔ خدا چاہے تو آپ اس سے فنی پائیں گے پہلے میں اس قاعدہ سے علم اخبار بیان کرتا ہوں۔ اور مستحصلہ حل کرنے کا قاعدہ بیان کرتا ہوں۔ اپنے سوال کو مفرد کر کے لکھو اور ان حروف کو شمار کرو جس قدر تعداد حروف کی ہو۔ اس کے حرف بنا کر سوال کے حروف میں شامل کرو۔

مثلاً سوال کے حروف کی تعداد بیس ہے تو کٹ لکھو۔ اگر انہیں ہے تو۔ ط۔ ی۔ ی۔ لکھو۔ اب ان تمام حروف کے نقاط شمار کرو۔ جس قدر نقطے ان حروف میں ہوں ان نقاط کے بھی حروف ان میں شامل کرو۔ مثلاً سات نقطے ہیں تو (زا) پندرہ نقطے ہیں تو۔ ہ۔ ی۔ ا۔ ح۔ یا۔ اسی طرح نقطوں کی تعداد سے حروف بنا کر وہ بھی اس میں شامل کرو۔ اور جس دن سوال کر رہے ہو اس دن کے مرتبہ کا نمبر مراتب سبعہ سے لے کر اور اس کا حرف بنا کر اس میں شامل کرو۔ مثلاً چ کا دن ہے۔ تو اس دن کا مرتبہ وفق ہے اور وفق کا چوتھا نمبر ہے۔ اور چار عدد دال کے ہیں۔ تو دال بھی ان حروف میں زیادہ کرو۔ یا مثلاً جمعرات ہے تو جمعرات کا مرتبہ ضابطہ ہے اور ضابطہ کا چھٹا نمبر ہے اور چھ عدد دال کے ہیں۔ دال ان حروف میں بڑھا دو۔ اس دن کے موکل کا نام بھی مفرد کر کے ان حروف میں شامل کرو۔ ان تمام حروف کی ایک سطر بناؤ۔ اس سطر سے جواب حاصل کرنے کے چند طریقے ہیں۔ اور میں ہر ایک طریقہ آسان عبارت میں بیان کرتا ہوں۔ لیکن پہلے ایک مثال سے سطر بنا کر آپ کے لیے اور آسانی پیدا کر دوں۔ ایک شخص کا نام احمد ہے اس کا انتظار ہے۔ کب آئے گا۔ اس کے متعلق سوال کیا۔ اور سوال اس طرح قائم کیا۔ احمد کب آئے گا۔ اس سوال کو مفرد کیا

۱۔ ج۔ م۔ د۔ ک۔ پ۔ آ۔ نے۔ گ۔ ا۔ اب۔ یہ دس حرف ہیں۔ دس عدد دیا
 (یا) کے ہیں۔ لہذا سوال مفرد کر کے جو حرف لکھے ہیں۔ ان میں حرف (ی) دیا
 کرو جس دن آپ نے سوال کیا وہ دن بدھ کا تھا۔ اور بدھ کا مرتبہ عدل ہے۔ اور ہے۔
 عدل تیسرے نمبر پر ہے اور تین عدد جیم (ج) کے ہیں۔ لہذا حرف جیم بھی شامل کیلئے
 بدھ کے دن کا موکل درج ایل ہے لہذا یہ حرف بھی اس میں شامل کئے۔ د۔ ر۔ و۔ ہ۔
 ۱۔ ا۔ ی۔ ل۔ یہ یاد رکھو کہ ہمزہ قائم مقام الف کا ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات دہلی
 نشین کر لیجئے کہ نقاط اس وقت شمار کرو جب تمام قواعد کے حرف بنائیں صرف
 حرف سوال کے نقاط شمار نہ کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دیگر حرف جو آپ کو پیدا کرنا
 ہیں۔ ان میں بھی نقاط ملیں تو بقایا نقطے رہ جائیں گے لہذا اس سوال میں نقطے آٹھ
 ہوئے۔ جس کا حرف بنا (ح) اب سطر یہ ہو گئی۔ ا۔ ج۔ م۔ د۔ ک۔ پ۔ ا۔
 ے۔ گ۔ ا۔ ی۔ ج۔ د۔ ر۔ د۔ ا۔ ا۔ ی۔ ل۔ ج۔ اس سطر سے سوال حاصل
 کرنے کے طریق بعون اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہوں۔

طریق اول:۔ سطر حاصل کردہ کو تفلیس کرو۔ (مکرر حرف کاٹ دو) اور ان حرف
 کا نظیرہ دو۔ (نظیرہ کا قاعدہ اس کتاب میں کسی جگہ لکھ دیا ہے) حرف نظیرہ کو ببط
 عینہی کر کے صدر موخر کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ خاص کرنے کے
 بعد ہر مرتبہ سے قبل حرف پر نظر ڈال لیا کرو۔ یعنی کسی مرتبہ تفلیس کرنے پر ہی
 جواب برآمد ہوتا ہے۔ اگر تفلیس سے جواب برآمد نہیں ہوا تو اب ببط عینہی کرو۔
 اور پھر ان حرف پر نظر ڈالو اور مرکب کرو۔ امید ہے کہ جواب برآمد ہوگا۔ اگر اب
 بھی جواب گویا نہیں ہوتا تو صدر موخر کرو۔ بعون اللہ تعالیٰ جواب برآمد ہوگا۔ یہ یاد
 رکھو کہ ہر مرتبہ اگر ضرورت ہے تو حرف کو مقدم موخر کر سکتے ہو۔ مثلاً کسی جگہ ہم
 کو جملہ (ہوگے) کی ضرورت ہے۔ اس جملہ کے علی الترتیب حرف یہ ہوں گے۔ ہ۔ و۔ گ۔
 ے مگر آپ جس سطر پر غور کر رہے ہیں۔ ان میں یہ حرف مختلف مقام پر آئے ہیں

سلسل نہیں ہیں ہاں اس سطر میں ضرور ہیں۔ مثلاً (حا) کہیں ہے۔ وا (وا) کہیں
 (گ) کہیں ہے۔ ی (یا) کہیں ہے۔ لیکن ہم جگہ جگہ سے اٹھا کر اس کو
 اس سطر میں کر سکتے ہیں۔ دوسرا اختیار آپ کو یہ بھی ہے کہ بشرط ضرورت حرف متشابہ
 سے بدل سکتے ہیں۔ مثلاً جواب میں "ب" کی ضرورت ہے۔ مگر
 ہادی سطر میں "ت" ہے تو ہم بے کو تے سے بدل لیں گے۔ اور یہ متبادل ایک
 حرف کا تو جائز ہے۔ مگر وہ حرفوں کا عیب سے خالی نہیں اسی طرح ایک حرف کی بیشی
 بھی قانون جہز میں اجازت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید ہمارے حساب میں کہیں
 غلطی ہو گئی ہو تو ہم نے گھنٹوں ایک حساب پر مدخ صرف لیا۔ مگر کو خون کیا اور
 حرف ایک حرف کے سبب سے ہمارا سوال نامکمل رہا جاتا ہے۔ تو قرین انصاف اور
 ریت دانش نہیں کہ اتنی سی غلطی کے لیے ہم اپنی تمام محنت رائیگاں کر دیں جبکہ یہ
 بات میں ہے کہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے اور چند در چند طریقوں سے حرف
 ملتے ہوئے ہم نے کہیں غلطی کر لی ہو۔ لہذا ایک حرف کی بیشی جائز ہے۔ مجھے
 یہ ہے کہ اب اس قاعدہ سے جواب حاصل کر لیں گے۔
 طریق دوم:۔ ان تمام حرف (سطر حاصل کردہ) کے بعد اوّل بعد سے حاصل کرو جو تعداد
 اصل ہو۔ ان کے حرف بناد۔ اور ان حرف کو غلطی کرو۔ اور ببط عینہی کر کے
 صدر موخر کرو۔ جواب حاصل ہوگا۔
 طریق سوم:۔ سوم میں فرق صرف تفلیس کرنے کا ہے باقی سب قوانین برابر
 ہیں۔
 طریق چہارم:۔ سطر حاصل شدہ کو ببط عددی کرو اور ان کو خاص کر کے نظیرہ دے
 کر ببط عینہی کرو۔ اور صدر موخر کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ یہ خوب یاد رکھو کہ ہر
 قاعدے میں ہر نمبر پر جواب حاصل کرنے کی کوشش کیا کرو۔ یہ ہر قاعدے میں ہے
 یہاں بیان کر دیئے اور مجھے یقین ہے کہ اس قاعدے میں مستند پوشیدہ ہے۔

اب کو شش کریں گے تو جواب نکل آئے گا۔ مستحق ایک علم خاص ہے۔ جب اس
مستحق علم کے حاصل کرنے میں ساہا سال کو شش کرتے ہیں۔ اگر اس علم خاص سے ماتحت (مراستب) سجدہ میں سے یہ) عمل ہوگا۔ مثلاً اس میں قر کے حرف زیادہ ہیں
کے حاصل کرنے میں ایک ہفتہ صرف ہو جائے تو کیا مشکل ہے۔ بلکہ میرے نزدیک اور دقیق سے متعلق ہے۔ تو ہم نے دقیق لکھ لیا اور دقیق سے بائیں طرف والے نام لکھو
پر بھی ارزاں ہے۔ مگر یہ امید کرتا ہوں کہ اگر آپ کو شش کریں گے تو جواب بظاہر غایت پر پہنچ جائے گا۔ تو غایت کے بعد مفتاح لکھو اور بقایا نام جو دقیق تک
حاصل ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

بہر حال مستحق کامل ہو جانا اور جواب برآمد ہونا تو تائید لایہ دی پر موقوف ہے۔
نہ کسی کی پیری چلتی ہے۔ نہ استاد کی کام آتی ہے۔ میں کچھ عرض کرتا ہوں کہ جس اور۔ اب یہ مراستب آپ نے بتائے۔ اب نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع
قاعدے سے میں نے کئی کئی مرتبہ سوال حل کر لیا۔ بعض وقت سرخ لیا۔ مگر جواب والدہ کے اعداد زوجہ سے حاصل شدہ ہو۔ کامل اعداد دقیق کے نیچے لکھو (دقیق میں مثلاً
گویا نہ ہوا جب قدرت کو منظور نہیں ہوتا تو دماغ میں موجود حرف دکھائی نہیں دیتا۔ لکھ رہا ہوں) آپ کے جہاں جو مرتبہ اول آئے اس کے تحت میں لکھو۔ اب ان اعداد
اب میں علم الآثار کے ماتحت ایک ظلم مراستب سجدہ سے بیان کرتا ہوں۔ یہ ظلم ہی ایک (زیادہ کر کے دوسرے مرتبہ کے نیچے لکھو بہر حال ہر مرتبہ ایک عدد زیادہ
برائے تسخیر ہے۔ اور تینوں فیصد کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے ایسا دودھ اثر عمل اور تیرا تے جاؤ اور حسب ترتیب ہر مرتبہ کے تحت میں ۱۱ عدد لکھتے جاؤ۔ مثلاً چہارے
یہ ہدف ظلم نہیں دیکھا۔ بحکم خدا برسوں کا کام دنوں میں ہوا ہے۔ ہاں اس قسم کے ہوں کے اعداد ۴۳ تھے تو دقیق کے تحت میں ۲۴ مضابط کے تحت میں ۴۱۵ غایت کے
عملیات اس قدر آسان نہیں جس قدر عام لوگ آسان سمجھتے ہوئے ہیں تحت کے بغیر یہ تحت ۲۸۔ مضابط کے تحت ۴۱۵۔ عدل کے ماتحت ۴۱۹۔ اور ہر
اثرات ظاہر نہیں ہوتے اور نہ ہر بولہوس کے عمل میں قدرت نے یہ تاثیر رکھی ہے۔ مرتبہ کے تحت اعداد کے نیچے اس کا ستارہ اور عام موکل تحریر کرو۔ اور یہ سب ایک
اب ترکیب معلوم کرو۔ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے حرف فائن میں ترتیب وار لکھو جب یہ ساتوں مراستب تیار ہو جائیں تو اس کے تحت یہ
ایک سطر میں بٹ کر دو۔ اور ان تمام حرف کو عنصر اُجدا کرو۔ یعنی آتش کے حرف ہجاءات تحریر کرو۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض
ایک جگہ۔ باد کے ایک جگہ آب کے ایک جگہ۔ خاک کے ایک جگہ۔ اب معلوم کرو
کہ کس عنصر کے حرف اس میں زیادہ ہیں پس جس عنصر کے حرف زیادہ ہوں گے۔
یہ عمل اسی عنصر سے منسوب ہوگا۔ اور تمام کاروائی اسی عنصر کے ماتحت ہوگی۔ اور یہ
عنصر آگے چل کر کام دے گا جہاں عنصر کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یادداشت کے
واسطے لکھ لو کہ یہ فلاں عنصر ہے۔ اب سطر تیار کردہ کو دیکھو کہ اس میں کس
ستارے کے حرف زیادہ ہیں۔ پس جس ستارے کے حرف زیادہ ہوں تو اس ستارے
تھا کہ جس عنصر کے حرف زیادہ ہیں۔ اس عنصر کو لکھو لو اب اس عنصر سے کام لینے کا



وقت ہے۔ اگر عنصر آتش ہے تو جلا یا جائے گا۔ اگر عنصر بادی ہے تو ایسی جگہ آفتاب
 کیا جائے گا جہاں ہوا سے ہٹا رہے۔ اگر آبی ہے تو پانی میں بہایا جائے۔ اگر خاکی ہے
 تو زمین میں دفن کیا جائے گا۔ اب ہر ایک کی تدبیر معلوم کرو۔ اگر مزاج آتش ہے
 تو اس کا قذ کی جس پر عمل لکھا ہے بتی بناؤ۔ اور کسی خوشہودار تیل میں تر کر کے جلا
 بتی کا منہ مکان مطلوب کی طرف ہو۔ اگر مطلوب کا مکان معلوم نہیں تو پھر مشرق کی
 طرف منہ کر دو۔ تیل زیادہ نہ ڈالو۔ ورنہ بتی درجہ بجلی گی۔ صرف تر کر دو۔ جس
 دن عمل تیار کرو اسی دن اس کا کام بھی شروع کر دو۔ یعنی جلا دو یا پانی میں بہا دو۔
 زمین میں دفن کر دو۔ کیونکہ اس دن کا نام آپ کے عمل میں شامل ہے۔ اگر ایسا
 وقت ہے کہ آپ نے عمل تو تیار کر لیا مگر اس کو کرنے سکے۔ تو دوسرے دن نہ کرو۔
 جب آٹھویں دن وہی دن آئے تو اس عمل کو کرو اور ایک بات اور خوب خیال
 کرو کہ ساعت اس ستارے کی ہو۔ جس ستارے کا نام اور موکل آپ کے عمل میں
 شامل ہے۔ اور ہر ستارے کی ساعت دن رات میں کئی کئی دفعہ آتی ہے۔ ساعت
 معلوم کرنے کا طریقہ جلد دوم میں درج ہے۔ اگر اتفاق ایسا ہو جائے کہ مطلوب کا بہنا
 ہوا کپڑا مل جائے تو اس بتی پر پیٹ لو۔ تو اس سے تاثیر بھی زیادہ ہوگی اور جلتے میں
 بھی آسانی ہوگی۔ اگر مطلوب کا بہنا ہوا کپڑا نہیں ملتا اور جلتے میں آسانی کے واسطے آپ
 کوئی اور کپڑا کاغذ پر پیشنا چلتے ہیں تو پیٹ سکتے ہیں۔ اگر مطلوب کا کپڑا میر ہو لیکن
 عمل بادی۔ آبی۔ خاکی ہے۔ تو ایسی حالت میں کپڑا اس کاغذ کے نیچے لگا کر ہوا میں
 لٹکاؤ یا پانی میں بہاؤ یا زمین میں دفن کرو۔ اگر نقش آبی ہے تو کنواں۔ ستالاب۔ نہر۔
 دریا پر پانی میں ڈال سکتے ہو۔ مگر پانی میں فرق کر دیا کرو۔ تاکہ تیرتا ہوا کسی کے
 ہاتھ نہ آجائے اگر خاکی ہے تو پاک زمین میں عام آمد و رفت سے علیحدہ دفن کرو۔ اگر
 بادی ہے تو کسی درخت سے باندھ دو یا ایسی جگہ اونچا کر کے لٹکا دو تاکہ ہوا سے ہٹا
 رہے۔ اب بتی جلائی ہے یا لٹکائی ہے یا پانی میں بہا دی ہے یا زمین میں دفن کی ہے تو
 جب کام کر چکو تو اسی جگہ بیٹھ کر کم سے کم بیس مرتبہ اس عمل کو پڑھو۔ جو کاغذ
 میں لکھا ہے۔ یعنی ان ربکم سے یا دود تک اگر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو تو زیادہ اثر ہوگا۔
 مگر کم سے کم بیس مرتبہ تو پڑھو۔ اور مطلوب کا دھیان رکھو بتی صرف آتش عمل میں
 بننا۔ اور ہر۔ عناصر کے لیے یوں ہی کھلا ہوا کاغذ رہنے دو جس دن عمل شروع کرو
 اسی دن سے یہ عمل کرو جب سونے کو بستر پر لیٹا کرو تو بیس مرتبہ وہی عمل پڑھا کرو
 یہ تعداد مضین ہے۔ کم یا زیادہ نہ کرو۔ پاس پہلی مرتبہ میں جلاتے یا دفن کرتے وقت
 جس قدر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو پڑھو۔ اسی طرح دوسرے دن یہ عمل لکھو اور کرو۔ اور
 ہر سات دن تک کرتے رہو۔ بس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو سات دن
 میں اس عمل کا اثر دیکھو گے کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے مگر پاکیزہ اور باطنی اس عمل
 کو کیا کرو۔ کیونکہ قرآنی آیات تم کو لکھنا اور پڑھنا ہیں۔ عمل زعفران سے لکھا کرو۔
 جتنے دن جو عمل صحیح کیا ہے۔ اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لو۔ دوسرے دن عمل
 لکھا اور کام کر لیا۔ یہ عمل کبریت اجڑا ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ بشرطیکہ تم صحیح
 عمل کر لو۔ یہ عمل حرام کے واسطے نہ کرو۔ اور یہ نعمت شریف قرآن پاک کے انھویں
 باب سورہ اعراف کی ہے۔ درمیان میں نام وغیرہ آئے ہیں جو قرآن پاک سے مستحق
 نہیں۔ جس قدر قرآن پاک کی نعمت ہے وہ قرآن پاک سے دیکھ کر صحیح کر لیں۔ تاکہ
 نقل نہ رہے۔ عمل کے لفظ ہو جانے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات
 رحمت کا بھی خوف ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ رہتی
 ہے۔ بس ایک گھنٹہ میں سب کام ہو سکتا ہے۔ اس کی قیہ نہیں کہ آپ دن میں
 عمل کریں یا رات میں صرف ستارے کی پابندی ہے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں
 کہ کبھی دن میں کرو کبھی رات میں۔ بس اس ستارے کی ساعت ہو۔ میں نے بہت
 تفصیل سے اس عمل کو لکھ دیا۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ اور اپنے پاک کلام میں آپ
 کے واسطے اثر پیدا کر دے۔ ان اللہ لا یضیع اجر العا ملین۔ اللہ تعالیٰ عمل

جب کام کر چکو تو اسی جگہ بیٹھ کر کم سے کم بیس مرتبہ اس عمل کو پڑھو۔ جو کاغذ
 میں لکھا ہے۔ یعنی ان ربکم سے یا دود تک اگر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو تو زیادہ اثر ہوگا۔
 مگر کم سے کم بیس مرتبہ تو پڑھو۔ اور مطلوب کا دھیان رکھو بتی صرف آتش عمل میں
 بننا۔ اور ہر۔ عناصر کے لیے یوں ہی کھلا ہوا کاغذ رہنے دو جس دن عمل شروع کرو
 اسی دن سے یہ عمل کرو جب سونے کو بستر پر لیٹا کرو تو بیس مرتبہ وہی عمل پڑھا کرو
 یہ تعداد مضین ہے۔ کم یا زیادہ نہ کرو۔ پاس پہلی مرتبہ میں جلاتے یا دفن کرتے وقت
 جس قدر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو پڑھو۔ اسی طرح دوسرے دن یہ عمل لکھو اور کرو۔ اور
 ہر سات دن تک کرتے رہو۔ بس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو سات دن
 میں اس عمل کا اثر دیکھو گے کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے مگر پاکیزہ اور باطنی اس عمل
 کو کیا کرو۔ کیونکہ قرآنی آیات تم کو لکھنا اور پڑھنا ہیں۔ عمل زعفران سے لکھا کرو۔
 جتنے دن جو عمل صحیح کیا ہے۔ اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لو۔ دوسرے دن عمل
 لکھا اور کام کر لیا۔ یہ عمل کبریت اجڑا ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ بشرطیکہ تم صحیح
 عمل کر لو۔ یہ عمل حرام کے واسطے نہ کرو۔ اور یہ نعمت شریف قرآن پاک کے انھویں
 باب سورہ اعراف کی ہے۔ درمیان میں نام وغیرہ آئے ہیں جو قرآن پاک سے مستحق
 نہیں۔ جس قدر قرآن پاک کی نعمت ہے وہ قرآن پاک سے دیکھ کر صحیح کر لیں۔ تاکہ
 نقل نہ رہے۔ عمل کے لفظ ہو جانے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات
 رحمت کا بھی خوف ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ رہتی
 ہے۔ بس ایک گھنٹہ میں سب کام ہو سکتا ہے۔ اس کی قیہ نہیں کہ آپ دن میں
 عمل کریں یا رات میں صرف ستارے کی پابندی ہے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں
 کہ کبھی دن میں کرو کبھی رات میں۔ بس اس ستارے کی ساعت ہو۔ میں نے بہت
 تفصیل سے اس عمل کو لکھ دیا۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ اور اپنے پاک کلام میں آپ
 کے واسطے اثر پیدا کر دے۔ ان اللہ لا یضیع اجر العا ملین۔ اللہ تعالیٰ عمل

کرنے والوں کے اہم کو متعلق نہیں کرتا۔

قاعدہ - عملیات سب میں طالب کا نام پہلے اور مطلوب کا نام بعد کو لکھیں۔ اس عمل میں زیادہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ قانون ہر عمل کے لیے ہے تا وقتیکہ کوئی خاص قانون نہ ہو۔

قاعدہ - جو عمل جس ستارے کی سماعت میں کیا کرو۔ اگر مناسب ہو تو اس ستارے کا نام بھی اس عمل میں شامل کیا کرو۔ اس سے عمل کی تاثیر میں زیادتی ہو جاتی ہے بشرطیکہ کوئی خاص عبارت مانع نہ ہو۔ یا کوئی خاص وجہ نہ ہو۔

قاعدہ - مراتب الحروف علم الآثار کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ گو بعض اوقات علم الاخبار میں بھی قانون مراتب الحروف آجاتا ہے۔ مگر علم الآثار میں بہت ہی سیرجہ قانون ہے۔ مراتب الحروف کے یہ معنی ہیں کہ حروف کی لحاظ مرتبہ ترتیب برقرار رکھنا یعنی اگر کسی اسم میں حرف اس ترتیب سے واقع ہوں کہ بڑے عدد والا حرف آخر میں اور چھوٹے عدد والا ابتدا میں ہو تو ان حروف کو علی قدر مراتب کر لیا جائے۔ اسم احمد ہے اس میں اول الف ہے جس کا عدد ایک ہے۔ پھر ح ہے جس کے عدد آٹھ ہیں۔ پھر میم ہے جس کے عدد چالیس ہیں۔ پھر وال ہے جس کے عدد چار ہیں اب ان کو علی قدر مراتب کیا تو یہ صورت ہوگی۔ م۔ ح۔ د۔ ا۔ یعنی سب سے پہلے بڑے عدد والا حرف۔ پھر اس سے کم عدد والا حرف۔ پھر اس سے کم عدد والا حرف۔

بہ لحاظ مراتب و مناصب اور عمل تسخیر میں اس قانون سے عمل قوی الاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن صرف اپنے طالب کے نام میں اس قانون کو استعمال کرو۔ پہلے ایڈیشن میں مطلوب کا نام بھی اسی قانون کے ماتحت لایا جانا لکھا گیا تھا جو غلط ہے۔ صرف طالب اپنے نام کو اس قانون کے ماتحت لائے۔

قانون - بسط تصنیف - علم الاخبار میں بھی کام آتی ہے۔ لیکن عملیات میں بہت کام کی شے ہے۔ مراتب الحروف کے قانون سے (جو اوپر گزر چکا) قانون بسط تصنیف

کا حال معلوم کرو۔ اسم یا عمل میں جو حروف ہوں۔ ان کو دوگنا کرتے جلا دینا اگر وال ہے تو اس کی جگہ ح لکھو۔ اگر میم ہے تو اس کی جگہ م لکھو (میم کے عدد چالیس ہیں) اس کو دوگنا کیا تو اسی ہونے اور اسی عدد کے ہیں۔ بلندی مرتبہ ترقی حصول ملازمت اور فتح کے واسطے۔ یہ قاعدہ تیر کی طرح کام کرتا ہے اور بہت جلد اثر کرتا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کے تحت عمل پڑھنا مشکل ہے۔ اس لیے نقش سے کام لو لکھا احمد اپنی ترقی کے واسطے یہ عمل پڑھنا چاہتا ہے واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب تو ترکیب یہ ہے کہ ان تمام حروف کو یعنی اس آیت کو احمد مع اپنے نام کے بعد تصنیف کرے اور جو اعداد حاصل ہوں ان کو محظوظ میں پر کرے۔ عروج ماہ میں ہامیت کنہ ہرم یا مشتری میں اور پھر احمد اپنے پاس اس نقش کو رکھے۔ تو بہت جلد غیب سے اس کی امداد ہوگی اور اس کا مقصد حاصل ہوگا۔ اگر احمد اسے دو آتش کرنا چاہتا ہے تو نقش اپنے پاس رکھ کر اس آیت شریف کو بھی روزانہ اتنی تعداد میں جس قدر محظوظ کے ہر خانے میں اعداد ہیں۔ یعنی چھ دن اس قدر تعداد میں جس قدر اعداد نامہ اول میں ہیں۔ دوسرے دن اس تعداد میں جس قدر عدد خانہ دوم میں ہیں اسی طرح تو خانے تک تو دن میں ختم کرے خدا چاہے تو اسی درمیان میں مطلب حاصل ہوگا۔

قاعدہ - محبت - ترقی - تسخیر - فتح اور اسی قسم کے مطالب کی واسطے نقوش زعفران سے پر کیا کرو۔ جدائی اور مقہوری دشمنان کے لیے عمل یا نقش سیاہ روشانی سے تحریر کرو یہ قانون اگرچہ بہت ضروری نہیں ہیں۔ تاہم چند فروعات مل کر ہی اساس بن جاتے ہیں۔ اس لیے ہر عمل کی تکمیل کے لیے اس کے ایک ایک جزو کی تکمیل کرو۔ بعض اوقات ایک معمولی سی غراش بھی موت کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح عملیات میں بعض اوقات ادنیٰ سی بے احتیاطی بھی عمل کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔ جدائی - مقہوری دشمنان خواب بندی - زبان بندی کے عملیات لوہے کے قلم سے لکھا کرو اور دیگر

عملیات لکڑی کے قلم سے لکھا کرو۔ خصوصاً انار کی لکڑی کا قلم عملیات میں بہت
 رکھتا ہے۔ اسی طرح ہر عمل پڑھنے وقت یا نقش لکھنے وقت بخور ایک خاص شے
 بخور سے عمل میں ایک خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ عمل محبت۔ شادی۔ ترقی
 تسخیر اور ملازمت کے لیے بخور۔ لوبان صندل سرخ یا سفید کا براہ۔ اگر کیچی
 دھوپ۔ گوگل وغیرہ۔ جدائی مقہوری دشمنان۔ زبان بندی۔ خواب بندی اور
 قسم کے عملیات کا بخور۔ نیم۔ غنظل اور کوئی سچ پتے یا تخم ہیں۔ لیکن جب کوئی عمل
 یا نقش کسی ستارہ کی ساعت میں کر رہے ہو تو پھر اس ستارے کا بخور روشن کرو۔
 ہر ستارہ کا معین ہے۔ جس ستارہ کی ساعت میں عمل کر رہے ہو۔ اس ستارہ کا
 جلاؤ۔ ہر ستارہ کا بخور یہ ہے۔

زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
دود۔ مال	صندل	کافور	گندھک	عود۔ بنبر	شک۔ بلم	عطر
گوگل	سرخ و سفید	لوبان	لوبان	صندل سرخ	لوبان	شک

موکل کے بیان میں بخور کی اہمیت بیان کر چکا ہوں جس سے ثابت ہے کہ بخورات
 عمل میں خاص مرتبہ حاصل ہے۔

قاعدہ۔ عملیات میں پریمیز ایک خاص شے ہے۔ بلکہ پریمیز کو بمنزل عمل کہا جاتا ہے۔
 تو زیادہ مناسب ہے۔ طب میں ایک خاص مسدہ ہے کہ دوا کرنے سے زیادہ بہتر پریمیز
 ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں دوا نہیں کرتا مگر پریمیز کرتا ہے تو بیماری سے
 صحت ممکن ہے لیکن دوا تو کرتا ہے مگر پریمیز نہیں کرتا تو دوا بھی بیکار اور صحت کی بجز
 امید موہوم ہے۔ اسی طرح عملیات میں پریمیز ایک خاص رکن سے اور میں نے رکن
 اس لیے کہا کہ ہر عمل سے کچھ ملائکہ متعلق ہوتے ہیں اور ان ہی ملائکہ کے سبب سے
 عمل میں کامیابی ہوتی ہے۔ عاملین نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ بعض اشیاء ایسی



ہیں جن سے ملائکہ کراہت کرتے ہیں اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ بعض اشیاء کھا
 کر مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ صحیح حدیث پاک میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے
 بڑی تاکید سے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص مسجد میں بیاز اور بسن (کیا) کھا کر نہ آئے
 ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بدلو دار شے کھا کر
 آئے اسے حدود مسجد سے نکال دو۔ اگر عمل یا پریمیز کیا جائے تو عمل میں اثر جلد اور
 کامل ہوتا ہے۔ میں بعض عملیات میں لکھتا ہوں کہ پریمیز کی ضرورت نہیں۔ جب
 عمل کارکن پریمیز ہے تو پھر پریمیز نہ کرنا کیا معنی اس کے متعلق گزارش ہے کہ عام
 طبائع کی خفاکٹ دیکھتے ہوئے اور بار بار محنت و مشقت اٹھانے کے قابل نہ جلتے
 ہونے میں بعض واقف میں پریمیز کی شق آتا ہوں۔ مگر عمل اور پریمیز تو لازم
 و لازم ہیں۔ وعظیہ میں پریمیز کی جگہ ضرورت نہیں۔ لیکن عمل میں پریمیز واقعی رکن
 ہے اور حق یہ ہے کہ خواہ کوئی عمل ہو یا وعظیہ اگر پریمیز سے پڑھا جائے تو ایک سے
 ۲۰ ہو جاتا ہے۔ پریمیز کا بخور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے ہوتا ہے کہ خدا
 نے قدوس نے اپنی تھلی دکھانے کے واسطے چالیس دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ ایک
 مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے جو بیاز اور بسن کھا کر
 آئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا لوگ حضور علیہ السلام کے حکم کو بھول گئے ہیں۔ کہ
 آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص بھی یہ چیزیں کھا کر آئے۔ نہ ہماری مسجد میں آوے نہ
 ہمارے ساتھ نماز پڑھے اور اگر آئے تو اسے بقیع تک نکال آؤ۔ اب معلوم ہو کہ پریمیز
 کی دو قسمیں ہیں جلالی۔ اور جمالی۔ جمالی پریمیز یہ ہے کہ گوشت ہر قسم اور بیاز اور
 بسن اور اس قسم کی بدلو دار اشیاء سے پریمیز کیا جائے۔ اور پریمیز جلالی یہ ہے کہ
 گوشت اور گوشت سے پیدا ہونے والی اشیاء بھی نہ کھائے۔ یعنی دودھ۔ دہی۔ گھی
 اور جو شے ان اشیاء سے بنی ہوں۔ چڑے کی جوتی نہ چھنو چڑے کے ذول کا پانی نہ دھو
 اور اس کنوئیں کا پانی بھی نہ دھو جس میں چڑے کا ذول ڈال کر پانی نکلا جاتا ہو۔ کوئی

ایسی سزا ملی کہ زندگی غراب ہو گئی۔ دونوں لہجہوں کی جدول ابھارتے کتب میں درج کر چکا ہوں لہجہ معکوس معہ اعداد یہ ہے۔

خ	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	د	و	ق	ص	ف	ع	س
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸

ابتدائے معکوس معہ اعداد یہ ہے۔

ی	و	د	ن	م	ل	ک	ق	ف	ع	ح	ط	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹

یہ علم سینہ ہے۔ علم سفینہ نہیں ہے۔ کامل بزرگوں سے ایسے نکات خاص فارغروں کو عطا ہوتے تھے۔ مگر میں نے کئی قسم کے قواعد کو عام روشناس کرا دیا۔ اور مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد عام اصحاب کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ عملیات میں اثر نہیں کیونکہ میرا ہمیشہ یہ دعوہ رہا ہے کہ عملیات سائنس ہیں جو کبھی بھی بے اثر نہیں ہوتے چونکہ عوام نکات و قوانین عملیات سے ناواقف تھے اس لیے میں نے ان قوانین کو منظر عام پر جلوہ گر کر دیا۔ جس طرح لہجہ شمسی لہجہ قمری معکوس ہے۔ اسی طرح عکسیر میں۔ ایک خاص قاعدہ منقلب العکسیر کا ہے۔

ایسا بھل نہ کھاؤ۔ جس کا کوئی حصہ جانور نے کھایا ہو۔ ایسا داد جس میں کھن لگا ہو نہ کھاؤ۔ جس بھل میں کیا پڑا ہوا ہے نہ کھاؤ۔ ایسا چاقو یا چھری جس میں ہڈی کا دستہ لگا ہو اپنے پاس نہ رکھو۔ ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ اصل پرہیز یہ ہے کہ عامل جس جگہ پڑھنے کا قصد کرے اس کو ٹھری میں بھی اس قسم کی کوئی شے نہ ہو۔ بلکہ بیٹھنے کی جگہ سوا گز زمین کھودی جائے۔ شاید کوئی ہڈی یا کیا زمین میں ہو اگر چھت پر پڑے تو زمین کھودنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کوئی بھل یا داد کھائے تو پہلے اسے پانی سے دھویا کرے۔ ہاں زندہ جانور کو ہاتھ لگانا۔ یا سواری کرنا جائز ہے مگر مجامعت کرنا جائز نہیں۔ دوران عمل میں صرف کھانے پینے کا ہی پرہیز نہیں بلکہ اکل حلال۔ صدق مقال۔ غیبت فحش گوئی اور حرام فعل سے بھی پرہیز ہے۔ جو شخص عمل پڑھتا ہے لیکن ساتھ ہی جھوٹ بولتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ لہبت کرتا ہے تو عمل میں ہرگز اثر نہ ہوگا۔ چاہے وہ عمل کبریت احمر یا تیرہ ہدف ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جس بیٹ میں لقمہ حرام ہوگا۔ اس کے عمل میں ہرگز اثر نہ ہوگا۔ عمل حقیقتاً ایک روحانی شے ہے۔ جب تک عامل سراپا روح نہ بن جائے۔ عمل میں اثر پیدا نہ ہوگا۔ لوگ عمل کی بے اثری کی شکایت کرتے ہیں اور بعض کا خیال تو جہاں تک کہ عملیات سب حکم سے ہیں۔ حقیقت کچھ نہیں۔ مگر جب شرائط عمل کی تکمیل نہ کی جائے تو بے اثری کی شکایت بے جا ہے۔

قاعدہ لہجہ قمری معکوس لہجہ شمسی معکوس نے عملیات میں اس قدر رواج پایا کہ اکثر احباب ابتداء سے واقف بھی نہیں اور جو جانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ابتداء بچوں کے پڑھانے میں کام آتی ہے باوجودیکہ عملیات میں لہجہ سے ابتداء کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ابتداء کے متروک ہونے کی دو دہائیں خاص ہونیں اول تو ابتداء کے عملیات بہت مشکل ہوتے ہیں۔ دوم تیز بہت ہوتے ہیں۔ ابتداء میں بے ترتیبی ہو جائے تو فوراً رجعت ہوتی ہے۔ لہجہ رحم ہے اور ابتداء جلال۔ ذرا سی بے احتیاطی پر بعض کو

عکس کا متصل حال تو یہاں کر چکا ہوں۔ مقلوب العکس بعض کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم یا عمل کو منفرہ کر کے ایک سطر میں بچھاؤ اور ایک ایک حرف چھوڑ کر لکھتے جاؤ۔ تاکہ حرف ختم ہو جائیں اور زمام برآمد ہوا۔ اور مقلوب العکس کل یہ ہے کہ دو حرف درمیان میں طرح کرتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جائیں یہاں تک کہ زمام پیدا ہو۔ دونوں کی مثال یہ ہے۔

نام حسین علی
مقلوب العکس بعض

ح	س	ی	ن	ع	ل	ی
س	ن	ل	ح	ی	ع	ی
ن	ح	ع	س	ل	م	ی
ح	س	ی	ن	ع	ل	ی

مقلوب العکس کل



ح	س	ی	ن	ع	ل	ی
ی	ل	س	ع	ح	ن	ی
س	ن	ل	ح	ی	ع	ی
ل	ع	ن	ی	س	ح	ی
ن	ی	ع	س	ل	ی	ی
ع	ی	ح	ل	ن	س	ی
ح	س	ی	ن	ع	ل	ی

قاعدہ۔ جب عمل دو شخصوں میں مفارقت کا کرتا ہو اور اس میں نقوش پھرنے کی ضرورت ہو تو مرقع معکوس پر کرد۔ مرقع معکوس میں قدرت نے جواتی کا اثر دیا ہے۔ اس سے مراد نہیں کہ دوسری قسم کے نقوش میں مفارقت کی طاقت نہیں بلکہ اور نقوش میں بھی ہے مثلاً مثلث خمس وغیرہ یا مرقع کی دوسری رفتاروں میں مگر اس قدر عمل کروں گا کہ اس رفتار میں اثر بہت ہے۔ مرقع معکوس کی رفتار کا خاکہ یہ ہے۔

۱۶	۳	۲	۱۳
۹	۶	۷	۱۲
۵	۱۰	۱۱	۸
۴	۱۵	۱۴	۱



نوٹ۔ ایک اور عکس عبارت کے لیے خاص ہے اور اکثر عالمین نے اسے خاص طریق پر بیان کیا ہے لیکن بعض نے بیان کرتے وقت یا کچھ اسرار پوشیدہ کئے ہیں یا ایسی پیچیدہ عبارت میں بیان کیا ہے کہ ہر کس و تا کس کی کچھ میں نہیں آتا۔ میں بعون اللہ تعالیٰ اس رد کا پردہ اٹھاتا ہوں اور نہایت سہل عبارت میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ عام طریق پر دینا میں ہے عملی اثرات کی دعوام ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں اس میں وہی اصحاب شامل ہیں جنہوں نے کبھی کبھار کسی ضرورت کے وقت کسی سے کوئی نقوش یا تعویذ لے لیا (خواہ مفت یا کچھ دے کر) اور اس نے اثر نہیں کیا تو وہ لوگ عملیات کو بے اثر کہتے پھرتے ہیں۔ دوسرے اصحاب جنہوں نے عمل تو بہت کئے لیکن وہ قواعد عملیات سے ناواقف تھے اس لیے اثر نہ ہوا۔ کسی قدر بے انصاف ہیں۔ دنیا کے انسان آپ غور کریں کہ دنیا میں معمولی بہتر حاصل کرنے کے لیے آدمی جیلے برسوں

وقت کرتا ہے پھر اس میں اس قدر دسترس پیدا کرتا ہے کہ اس ہنر کے ذریعے سے پیرو پیدا کرے۔ دنیا کا ادنیٰ سے ادنیٰ ہنر بے استاد اور بغیر محنت و کوشش کے نہیں آتا۔ پھر عملیات جو اسرار خداوندی کا خزانہ ہیں بغیر کسی تعلیم و معلم کے آجائیں کس طرح ممکن ہے جس قدر یہ علم مشکل ہے اسی قدر لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی نقص یا بد عملی سے ناکام ہوتا ہے اور عملیات کو بے اثر کہتا ہے حالانکہ عمل بے اثر نہیں ہوتا مگر

۔ کیں رہ کہ تو میری بہ ترکستان است

قرآن کے قواعد سے ہی نابلد ہو جن کے تحت خالق حقیقی نے اس کے اثر کو مرتب کیا ہے۔ قاعدہ اور قانون ہر شے میں ضروری ہے۔ غرضیکہ جو تفسیر میں آشکار کرنا چاہتا ہوں اس کا نام مقلوب القلوب ہے تفسیر اور محبت کے لیے یہ قاعدہ اکسیر ہے اور بہت ہی مجرب ہے انشاء اللہ کبھی اس عمل سے ناکام نہ ہونگے۔ بشرطیکہ تم قوانین کی پابندی کرو۔ اب خوب سمجھ لو۔ اول نام مطلوب کا مع والدہ کے مفرد کر کے لکھو۔ بعد ازاں اسم طالب مع والدہ کے بھی مفرد کر کے لکھو۔ یہ یاد رکھو کہ نام مطلوب کا مقدم کرد اور نام طالب کا موخر کرد۔ ان تمام حروف کو ایک سطر میں بچھاؤ۔ لیکن نام طالب مع والدہ میں اور نام مطلوب مع والدہ میں ایک خاص نشان بنا دو تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ جہاں سے نام مطلوب شروع ہوا ہے اور جہاں تک نام طالب کا تھا جیسا کہ میں نے مثال میں جس جگہ نام مطلوب مع والدہ ختم کیا ہے وہاں دو لکیریں شناخت کے لیے بنا دی ہیں۔ دوسری سطر اس طرح پیدا کرو کہ پہلے نام طالب کا اول حرف چھوڑ کر تمام حرف لکھو۔ مگر طالب کے نام کا پہلا حرف چھوڑ دو بعد ازاں مطلوب کا نام (یعنی نام کے تمام حرف لکھو اور آخر میں طالب کے نام کا پہلا حرف چھوڑ دیا ہے لکھ دو۔ اسی طرح آخر تک لکھتے جاؤ آخری سطر میں نام طالب کے پہلے اور نام مطلوب کا آخر میں آجائے گا۔ اور یہی اس کا نام ہے۔ اب مثال سے سمجھو نام مطلوب مع

والدہ زید بن ہندہ ہے اور نام طالب بکر بن علقمہ ہے جس کی سطر مفرد حرف میں اس طرح بنی اور نام حاصل ہوا۔

نام طالب

نام مطلوب

ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ
ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب
ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز
ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک
د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی
ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر
ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د
ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع
ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د
ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل
د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن
م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق
ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م
ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د

لیکن واضح رہے کہ بعض نام ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن سے آخر میں نام بڑی مشکل سے نکلتا ہے۔ اور شاید بعض میں بنے بھی نکلے۔ اس لیے اگر نام طالب و مطلوب مع والدہ میں اگر کوئی جملہ گھٹانا یا بڑھانا پڑے تو کر سکتے ہیں۔ مثلاً کنیز فاطمہ کا صرف کنیز۔ اور احمد علی کا صرف احمد۔ دیکھو اس میں نام مطلوب مقدم تھا اور آخر سطر میں گردش دینے سے نام طالب اول آ گیا اور یہ بھی غور کرو کہ نام مطلوب مع والدہ کے حرف جس جگہ ختم ہوئے ہیں وہاں میں نے دوہری لکیر بنا دی ہے جب نام

نکل آیا تو سیدھی طرف کے تمام حروف اول خانہ کے لکھ لو۔ اور سے نیچے تک جس قدر حرف اول میں ہیں۔ دیکھو مثال میں اول خانے کے حروف اول سے آخر تک یہ ہیں۔ ک۔ ی۔ ر۔ د۔ ع۔ ہ۔ ل۔ ن۔ ق۔ د۔ م۔ ہ۔ ہ۔ ب۔ اس طرح اسی طرف کے تمام حرف لکھو یعنی خانہ آخر کے حرف (ا۔ ب۔ ز۔ ک۔ وغیرہ) ان ہر دو سطروں کو باہمی امتزاج دو۔ امتزاج دینے کے یہ معنی ہیں کہ سطر دوم کا آخری حرف اور سطر اول کا پہلا حرف اسی طرح تمام حروف کو ختم کر دو۔ مثال سے امتزاج کو سمجھئے۔

سطر اول	ک	ی	ر	د	ع	ہ	ل	ن	ق	د	م	ہ	ہ	ب
سطر دوم	ہ	ز	ک	ی	د	ع	ل	ن	ق	م	ہ	ہ	ب	ا

ان دونوں کے امتزاج سے یہ حرف بنے۔ ہ۔ ز۔ م۔ ک۔ د۔ ی۔ ق۔ ر۔ ن۔ د۔ ل۔ ع۔ ہ۔ ہ۔ ل۔ ن۔ د۔ ق۔ ی۔ د۔ ک۔ م۔ ز۔ ہ۔ ب۔ ہ۔ ہ۔ ب۔ اس سطر کے اعداد جمل کبیر سے حاصل کر کے مثلث آتش پال سے پر کرو اور مثلث کے گرد اگر تمام عکسیر کے حرف لکھو یعنی وہ حرف جو امتزاج سے قبل جس ترتیب سے تھے۔ جن حروف کے اعداد سے آپ نے مثلث پر کیا ہے اور جو حروف عکسیر کے گرد اگر دیکھے۔ لکھے جائیں گے۔ وہ حروف تو یکساں ہیں۔ ہاں ترتیب کا فرق ہوگا۔

یہ نقش اس پوست پر لکھو جس میں زر کو بچاندی سونے کے ورق کو بنا کرتے ہیں۔ اگر وہ پوست نہ ملے تو پھر کوئی کاغذ لے کر اور بہتر یہ ہے کہ چاندی کی باریک تختی ہنوا کر اس پر لکھو۔ ساعت مشتری یا زہرہ میں تعویذ کو اپنے بازو پر باندھو یا گے۔



میں آلو۔ مطلوب ہے قرار ہوگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ مطلوب صرف انسان نہیں بلکہ ہر شے کو آپ مطلوب بنا سکتے ہیں۔ مثلاً دولت مرث۔ مرتبہ۔ مخلوق۔ لیکن جب مطلوب ایسا ہو تو نام والدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک خاص عمل ہے۔

قاعدہ۔ عملیات میں جو عبارت ہوتی ہے وہ اکثر بے معنی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ حروف کو مرکب کر کے ایک جملہ بنایا جاتا ہے ایسے جملوں میں معنی کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ حروف کی ترتیب ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات عملیات کی عبارت پڑھنا بھی ہوتی ہے اور اس وقت اعراب لگانے میں مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے حسب قوانین عملیات اعراب لگانے کا قاعدہ ذیل کی تقسیم سے معلوم کرو۔ لیکن حروف ساکن اگر ابتدا میں آیا ہے تو ساکن سے ابتدا دشوار ہے۔ لہذا اس پر حسب ضرورت اعراب لگادو۔

پیش رفت	ح	ف	ک	ح	ز	ث	س
بروز رفت	ہ	ر	ش	د	ت	خ	ذ
آبروز رفت	ا	ب	ط	ظ	ع	ع	ص
ساکن حروف	ض	ق	ل	م	ن	و	ی

قاعدہ۔ انجمن چلانے کے لیے بہت سے پردوں کی ضرورت ہے۔ اگر ایک پردہ بھی غراب ہو جائے تو انجمن کی رفتار میں نقصان پیدا ہوگا۔ اسی طرح عملیات میں ہر حرف کو ایک پردہ سمجھ لو۔ ایک حرف بھی اگر بے ترتیب ہو تو عمل میں نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جو پردہ جس جگہ کا ہے اسی جگہ کام دیتا ہے۔ اگر آپ ایک پردہ کو دوسری جگہ لگانا چاہیں تو وہ کام نہ دے گا۔ اسی طرح ہر حرف اپنی جگہ کارآمد

آبشار	پای	آبی	خاکی	ستاره	اعداد	طبیعت	نمونه
۱	ب	ر	د	زحل	۱۰	ترتیب	اسفند، فلفل، سیاه، گره، یعنی قندریا
۵	و	ز	ح	مشتی	۲۶	درجه	عود، گوند (کسی درخت کاجو)
ط	ی	ک	ل	رنج	۲۹	رقیق	مصلی، افیون، دارچینی، فلفل مرخ
ر	ن	س	ح	شمس	۲۲۰	ثانی	زعفران، گل انار، بادی، صندل مرخ
ف	ص	ق	ر	زهره	۴۰	ثالث	لوبان، مشک، شکر
م	ت	ث	خ	عطارد	۱۸۰۰	رابع	گول، بادام، کشمش، شک
و	ض	ظ	غ	قمر	۳۴۰۰	خام	صندل سفید

قاعدہ - بارہ برج تین قسم کے ہیں - متکلب - ثابت - ذوالجودین - اکثر اصحاب دریافت کرتے ہیں اس لیے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے -

نمبر شمار	نام اثر	ستاره	طبع	مراج	موکل	اعداد	کتاب نام و گویا چای
۱	عمل	مزاج	مذکر	منقلب	سرمائیل	۷۸	دفع و دشمنی کامیابی مقدمه
۲	لور	ذمیر	مذکر	ثابت	جورائیل	۷۶	توقی ذوق و مرتبه
۳	جوزا	عقار	موت	ذو حیدر	در دایمیل	۱۷	تسخیر و محبت
۴	سرطان	قر	مذکر	منقلب	دفعائیل	۳۲۰	دفع و دشمنی - پنج
۵	اسد	شش	مذکر	ثابت	فرحان	۶۵	توقی ذوق و مرتبه دولت
۶	سجده	عقار	موت	ذو حیدر	کاکیل	۱۴۷	تسخیر و محبت
۷	یزان	ذمیر	مذکر	منقلب	بهرائیل	۱۰۸	عمل دفع و دشمنی
۸	عقرب	مزاج	موت	ثابت	جورائیل	۲۷۲	توقی ذوق و مرتبه
۹	دوس	مشتی	مذکر	ذو حیدر	صلیائیل	۱۶۹	تسخیر و محبت
۱۰	جدی	زحل	موت	منقلب	میکائیل	۱۷	عمل دفع و دشمنی
۱۱	دلو	زحل	مذکر	ثابت	صلیائیل	۴۰	توقی ذوق و مرتبه
۱۲	حوت	مشتی	موت	ذو حیدر	فقیائیل	۴۱۴	تسخیر و محبت

قاعدہ - ثلث رفعات مستقصہ میں بڑے کام کی شے ہے۔ اس قاعدہ سے سوال کا جواب برآمد ہوتا ہے۔ اور قاعدہ اس کا یہ ہے کہ ہر حرف کو ملحوظی کرو۔ اور اس کے اعداد حاصل کر کے اس کے حروف پیدا کرو۔ اور دوسری مرتبہ حروف کے بیانات لے کر اس کے حروف قائم کرو۔ در بیانات کا قاعدہ گزشتہ اسباق میں بیان کر چکا ہوں۔ اور جواب نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سوال کو مفرد حروف میں لکھے اور نام سائل کو مفرد کر کے ایک سطر میں پٹھائے (مفرد حروف سوال کے) پھر ان حروف کو خالص کرے حرف خالص کو ثلث رفعات کرے۔ اور ہر رفع کو خالص کرتا جائے۔ امید ہے کہ جواب گویا ہوگا۔ اگر جواب گویا نہ ہو تو تمام حروف کو ملحوظی۔ مسدود مکتوبی تین قسم پر تقسیم کرے۔ امید ہے کہ کوئی فقرہ گویا ہوگا۔ اگر سب بھی گویا نہ ہو تو حرف

قاعدہ - عناصر حروف تہجی میں ایک صورت جو عام تھی میں بیان کر چکا۔ یعنی دہد کا
حرف اول آتش دوم بادی - سوم آبی - چہارم خاکی اسی طرح تا آخر دہد تقسیم ہے۔
لیکن حکمائے مغرب نے اس قسم کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اس طرح تقسیم کی کہ حرف
اول آتش دوم خاکی - سوم آبی - چہارم بادی میں نے اس کی تحقیق کی کہ ان میں سے
ہر ایک اور سوڑ کون سی ترکیب ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ علم اس قدر محدود ہے کہ
ہندوستان میں تو شاید ہی دو چار آدمی مل سکیں جو اس قسم کے مسائل پر سیر حاصل
کرت کر سکیں اور اس علم میں بھرت تو آج تک مجھ کو نہ ملا۔ کتابوں سے معلوم ہوتا
ہے کہ جیسے اس علم میں حلق تھے۔ مگر فی زمانہ محتاج ہیں اگر کوئی ہو تو میرا دست
طلب ان کے واسطے ایک نہ پہنچاتا ہم اپنی قوت فیصلہ سے میں نے کام لیا اور میں اس
نیچر پر پہنچا کہ تقسیم اول دہد قری سے حلق ہے اور تقسیم دوم دہد شمسی ہے۔ یعنی
تقسیم اول جمالی ہے اور تقسیم دوم بطالی ہے بہر حال حکمائے مغرب کی جدول یہ ہے۔
دہد شمسی کی

آ	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ق	ن
ف	ب	ح	ر	ص	ع	م	ن	د	ک	ل	و
پ	ت	خ	ز	ض	غ	ل	ہ	ی	ی	ی	ی
بادی	ث	د	س	ط	ف	م	ی	ی	ی	ی	ی



نام سائل سعد والدہ اور سوال اور عمر سائل (اگر حقیقی معلوم نہ ہو سکے تو تخمیناً
کہاں ہے) اور جس دن سوال کیا ہے۔ وہ دن اور جو مہینہ ہے اس کا نمبر اور جو تاریخ
اس دن ہے وہ تاریخ اور سن بھری اور جس مہینہ میں سوال کیا ہے اس مہینہ کی پہلی

سوال (سعد نام سائل کے) کو حلقیں کر کے ہر حرف کو ثلاث رفعات کرے اور
حروف کو ایک لائن میں بٹھا کر تین تین حروف چھوڑ کر پوچھا حرف لکھتا جائے پھر
اللہ تعالیٰ جواب برآمد ہوگا۔ اور اسی جدول میں اگر صاحب نظر غور کرے گا تو مشہور
مقلوب یا طول یا عرض یا عمق یا قطر سے یا ترفع یا تنزل سے جواب حاصل کر سکے گا
مگر ثلاث رفعات مستحصلہ کی روح ہے۔ مستحصلہ اس سے باہر نہیں جاتا۔ اس
ثلاث رفعات میں کسی نہ کسی جگہ پوشیدہ ہے۔ اب اہل نظر اس میں سے نکال کر
اس سے زیادہ نہ مجھے علم ہے۔ نہ بیان کرنے کی اجازت ہے جدول ثلاث رفعات

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

مکتوب جس دن ہوئی۔ وہ دن۔ ان تمام کے اعداد وچند قمری سے حاصل کرے
اس میں سے ۸۶ عدد خارج کر کے بچایا کو تین پر تقسیم کرے اگر ایک باقی رہے تو
اس سوال کا جواب احسن ہے یعنی جو بھی سوال ہے اس میں کامیابی اور خوشی و صحت
عزت و دولت اور فخر ہے۔ اگر وہ باقی رہیں تو کوئی خاص نفع نہیں۔ جواب یہ ہوگا کہ
ابھی بعد سے صبر کرو۔ ابھی اس کام میں دن ہے۔ اگر تقسیم کامل ہو جائے تو جواب
نفی میں ہے۔ یعنی اس کام میں سوائے پریشانی اور نقصان کے کوئی فائدہ نہیں
تفصیل یہ ہے کہ عمر سائل مثلاً سائل کی عمر ۲۵ سال ہے تو ۲۵ کا ہندسہ تحریر کرے
اور جس دن سوال کیا ہے اس دن کی تعداد ایام ہفت کی تعداد یہ ہے۔

شنبہ یکشنبہ دو شنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ
۱۱۸ ۳۱۳ ۵۳۶ ۷۵۹ ۹۸۲ ۱۲۰۵

اور جو مہینہ ہے اس کا نمبر وہ نمبر یہ ہے۔

محرم صفر ربيع الاول ربيع الاخر جمادی الاول
۵ ۴ ۳ ۲ ۱



جمادی الاخر رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ
۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶

ذی الحجہ - ۱۲ -

قاعدہ - مستحصلہ کا ایک بالکل آسان طریقہ سوال اسم سائل مع والدہ حروف مفرد
لکھ کر اس کو خالص کرو۔ حروف خالص کو ملفوظی کرد پھر زر کو علیحدہ لکھو اور بنیات
کو الگ لکھو۔ اول زر کے حرف کو جوڑ کر جملہ بناؤ۔ بہت ممکن ہے کہ جواب گویا ہو
اگر نہ ہو تو بنیات کے حروف کو جمع کر دو ممکن ہے کہ جواب گویا ہو۔ اگر یہاں بھی
جواب گویا نہ ہو تو تمام حروف کو مکتوبی مسروری ملفوظی کرو۔ کوئی جملہ گویا ہوگا اگر
یہاں بھی گویا نہ ہو۔ تو حروف کو عدد کبیر کے اس سے حروف بناؤ جواب گویا ہوگا

اگر نہیں ہوا تو وسیط کرو۔ اگر وسیط بھی گویا نہ ہو تو صغیر کرو۔ اس تمام الٹ بھی
میں جواب گویا ہوگا۔ ہون اللہ تعالیٰ

قاعدہ - ایک طریق علم جز کا بیان کرتا ہوں جو نہایت مستند ہے اور جب آپ
آرائش کریں گے حکم خدا بھی پائیں گے۔ لیکن یہ احتیاط ضرور ہے کہ جب بیمار اپنا
حال بکفا شروع کرے تو جو کلمہ اس کے منہ سے پہلے لگے وہ لکھو اور تمام بیمار کا لکھو
اور اس وقت جس ستارے کی ساعت ہو۔ اس ستارہ کا نام لکھو اور جس ستارہ کا وہ
دن ہے اس ستارہ کا نام لکھو اور ان سب کو ہٹ کر کے ان حروف کو عناصر پر پیش کرو
اس جس عنصر کے حروف زیادہ ہوں گے اس سب سے مرئس ہوگا۔ یہ قاعدہ اس سے
بھی بہتر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ مرضی سے کہنے کہ وہ کوئی حرف اپنی زبان سے کہے
اس جو حرف زبان کہے اس کا ثمرہ سب ایل ہے۔ واضح ہو کہ بعض خانوں میں وہ
حروف ہیں اور بعض میں ایک یہ تقسیم ہے۔

حالات مرئیس

۱۔ ف۔ بخار ہے۔ صغیر ہے۔ سرسام کے آثار ہیں یا کہیں درد ہے خصوصاً توبخ۔
ب۔ م۔ بخار ہے۔ معدہ میں غرابی ہے یا اسیر ہے۔ سل ہے خارش ہے۔ دنیل
ہے۔



ج۔ ق۔

کسی جگہ درم ہے۔ کھانسی ہے۔ ریاہ ہیں۔ سردی نے ستایا ہے۔ تھوہ ہے۔

د۔ ر۔ بدن کے کسی حصہ میں درد ہے۔ بلغم یا سودا۔ تپ ہے۔

و۔ ش۔ صغیر ہے۔ حواس ہے۔ خشکی ہے۔ یرقان ہے۔ بخار ہے۔

ز۔ ت۔ درد سینہ۔ بلغم۔ بخار۔ قویج۔ پیشاب کی کوئی تکلیف ہے۔ جریان وغیرہ۔

ح۔ ث۔ غرابی معدہ۔ درد شکم۔ یرقان وغیرہ۔

ح - ر - بخار ہے سودا صحت - خون - ہیٹ کی خرابی -
ط - ذ - کام - پیش - سردی کھائی ہے - کان میں درد وغیرہ -
ی - غ - کثرت غم سے علالت ہے - بخار ہے - بدن کے نچلے حصہ میں درد ہے -
ک - ط - معدہ میں خرابی - مہوشی - صداع - بواسیر وغیرہ -
ل - ح - قبض - درد معدہ - اور کوئی روحانی تکلیف ہے -
م - درد شکم - درد سینہ - نیاز کام - درد پشت - یا کسی جانور نے کاٹا ہے -
ن - کھانسی - بخار - علامات وق - درد پشت و گردہ -
س - ح - آلات تناسل میں کمزوری - بخار - لرزہ وغیرہ -

قاعدہ :- ساعت معلوم کرنے کا نقشہ اس کتاب کی جلد دوم میں مفصل درج ہے -
اس میں طلوع کا وقت ۶ بجے فرض کر لیا گیا ہے - حالانکہ طلوع و غروب میں روزانہ
تفاوت ہے اس لیے میں ساعت نکلنے کا طریقہ بیان کئے دیتا ہوں - ذیل کا نقشہ دیکھو
اور غور کرو جس دن کے سامنے جو ستارہ لکھا ہے - وہ پہلی ساعت ہے یعنی طلوع کے
وقت یہی ستارہ ہوگا - اس کے بعد اس کے نیچے کا پھر اس کے نیچے کا تا آخر نقشہ پھر اول
سے شروع ہوگا -

سینچر	۷	زحل
جمعرات	۶	مشتری
منگل	۵	مرخ
اتوار	۴	شمس
جمعہ	۳	زہرہ
بدھ	۲	عطارد
پہ	۱	قمر



یہی دور دایم آباد - مثلاً منگل کے دن طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک مرخ -

پھر شمس پھر زہرہ - پھر عطارد - پھر قمر - پھر زحل پھر مشتری - پھر مرخ - اب دوسری
فردی بات :- ہے کہ ایک ستارہ کی ساعت ایک گھنٹہ مقرر کرنا فرض شدہ قانون
ہے - حقیقت نہیں - چونکہ اکثر احباب قوانین حساب سے نا آشنا ہوتے ہیں - اس
لیے ان کو طوالت اور حساب کے ٹھکانوں سے بچانے کے لیے ایک گھنٹہ ستارے کی
جدولی کار رکھ دیا - اس لیے کہ ۱۱ چار منٹ کے تفاوت سے عمل میں فرق نہیں آتا -
اس لیے ایک گھنٹہ ایک ستارے کی ساعت رکھ دی ہے - مگر حساب سے ساعت میں
تفاوت جلدی ہوتی رہتی ہے کسی ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ سے کبھی زیادہ کبھی کم
ہوتی رہتی ہے - چونکہ یہ کتاب ہے اس لیے ہر قسم کا حساب فردی ہے - جو صاحب
کار کر سکتے ہوں وہ ایک گھنٹہ رکھا کریں - لیکن جو اصحاب حساب جانتے ہیں وہ منٹ
یا سیکنڈوں کا فرق بھی نہ ہونے دیں اس کا حساب یہ ہے کہ چھٹے معلوم کرو کہ آج
کتنے گھنٹے اور منٹ کا ہے - یہ بات ہر جہتی میں لکھی ہوتی ہے - جتنے گھنٹوں کا
ہو اس کو ساتھ میں ضرب دے کر منٹ بنانا اور جو منٹ ہوں اس میں شامل
کے اسے بارہ پر تقسیم کر دو اس جو خارج قسمت ہوگا اتنے ہی منٹ کی ساعت ہوگی
اور یہ باقی رہ جائے تو اسے چھوڑ دو - لیکن جب آپ کامل حساب کرنا چاہتے ہیں تو
بقایا کو ساتھ سے ضرب دے کر سیکنڈ بنانا اور بارہ پر تقسیم کر لو - سیکنڈ نکل آئیں
گے - مثلاً آپ ۱۵ جنوری منگل کے دن ۳ بجے دن ستارے کی ساعت معلوم کرنا چاہتے
ہیں کہ اس وقت کس ستارہ کی ساعت ہے -

۱۵ جنوری کو طلوع ۷/۲۸ پر ہے اور غروب ۵/۳۶ پر اس حساب سے دن گیارہ
گھنٹے ۳۵ منٹ کا ہوا - اب گیارہ کو ساتھ میں ضرب دیا - ۱۱ - ۳۶ - ۲۴۰ - ۳۵ - ۶۹۵ -
۳۶ - خارج قسمت ۵۷ بقایا ہیں ۶ - ۳۶ - ۳۶ - خارج قسمت ۳۰ بقایا کچھ
نہیں جواب یہ ہے کہ ۱۵ جنوری کو ہر ستارہ کی ساعت ۵۷ منٹ ۳۰ سیکنڈ ہوگی - اب
منگل کے دن آپ دن کے ۳ بجے کا حساب دیکھنا چاہتے ہیں - لہذا منگل کے دن طلوع

۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک مرتبہ کی ساعت ہے اسی طرح سب کو ۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک
چلے جاؤ ۳ بجے کا حساب آجائے گا۔ یعنی ۱۵ جنوری کو طلوع ۵/۳۶ پر ساعت مرتبہ ہو
جو ۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک رہی۔ اور ۶ بج کر ۳۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ پر ختم ہوئی
حساب ذیل کی جدول سے معلوم کرو۔ یعنی ٹھیک ۳ بجے۔

مرتبہ ۶ - ۳۳ - ۳۰۰

شمس ۴ - ۲۴ - ۳۰۰

زہرہ ۸ - ۲۴ - ۳۰

عطارد ۹ - ۲۳ - ۳۰

قمر ۱۰ - ۲۱ - ۳۰

زحل ۱۱ - ۲۰ - ۳۰

مشتری ۱۲ - ۱۵ - ۳۰

مرتبہ ۱ - ۲ - ۳۰

شمس ۲ - ۹ - ۳۰



آخری ساعت شمس کی ہوگی ۳ بج کر ۶ منٹ ۳۰ سیکنڈ پر زہرہ کی ساعت شروع
جائے گی۔ امید ہے کہ اب آپ حساب نکلنے میں سرگرداں نہ ہوں گے۔ لیکن
صاحب اس پیچیدگی میں نہ پڑنا چاہیں۔ وہ ایک گھنٹہ کی ساعت مان کر حساب کریں
تجوم کے حساب میں تو بیل کا فرق بھی حساب میں غلطی کرتا ہے۔ لیکن عملیات میں
چار منٹ کا فرق کوئی اثر نہیں کرتا۔

قاعدہ - دنیا کا کوئی عدد یا کسی شے کے عدد ہوں۔ ایک سے لے کر لاکھوں کروڑوں
تک پہلے ان اعداد کو دو چند کرو۔ پھر ایک کم کر کے بقایا کو ۳ سے ضرب دو جو حاصل
ضرب ہو اسکو ۶ پر تقسیم کر دو بقایا کو ۲۲ سے ضرب دو۔ ۶۶ پیدا ہوں گے۔ جو اللہ کے
نام کے اعداد ہیں۔ اسی طرح جو عدد ہوں ان کو ۲ سے ضرب دو حاصل ضرب میں

ایک کا اضافہ کر کے ۳ سے ضرب دو۔ حاصل ضرب کو ۸ سے تقسیم کرو جو بقایا ہے
اس کو ۲۳ سے ضرب دو۔ ۹۲ عدد پیدا ہوں گے جو محمد کے نام کے ہیں۔ یہ ایک
حساب ہے۔ بعض اصحاب لاعلمی سے اسے اللہ اور محمد تک محدود کرتے ہیں۔ باوجودیکہ
یہ محدود نہیں پہلی ضرب تقسیم کے بعد ۳ بجیں گے چاہے دنیا کا کوئی عدد ہو تین
سے کم زیادہ نہیں نکال سکتے۔ اور دوسری ضرب تقسیم میں چار باقی رہیں گے۔ یہ کہی
ہے۔ اس جس کسی کا نام پیدا کرتا ہو اتنے عدد بڑھالو۔ وہ ہی نام دنیا کی ہر شے میں
پیدا ہوگا۔ یہ ریاضی کا ایک حساب ہے۔ مثلاً میرا نام محمد ہے جس کے عدد ۹۲ ہیں
اگر پہلی شکل ہے تو اس کا حل یہ ہوا جو باقی ہے اس میں ۸۹ زیادہ کر دو ہر شے سے
نام محمد پیدا ہوگا۔ اگر آخری حساب ہے تو بجایا ۳ بجیں گے پس ۸۸ کو زیادہ کر دو۔
یہ صفت عام ہے اور بھی اس کی چند صورتیں ہیں۔ لیکن نتیجہ سب کا یہ ہی ہوتا ہے
کہ آخر میں مقررہ عدد ہی بچتا ہے کم زیادہ نہیں ہوتا۔

قاعدہ - اگر کوئی شخص کہے کہ بتائیے میرے کتنے لڑکیاں ہیں اور کتنے لڑکے ہیں اس
سے کہنے کہ جس قدر لڑکے ہوں ان کی تعداد دو گنا کر لو (اول میں) جب وہ دو گنا کر لے
تو اس سے کہنے کہ اسے پانچ میں ضرب دے دو۔ جب وہ ضرب دے دے تو اس سے
کہو کہ حاصل میں جس قدر لڑکیاں ہیں جمع کر دو۔ جب وہ جمع کر دے تو اس سے کل
تعداد معلوم کرو اس میں لاکھائی لڑکیاں ہیں اور باقی لڑکے۔ مثلاً ایک شخص کے ۴
لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔ لڑکے ۳ - ۲ سے ضرب ۶ - ۶ کو ۵ سے ضرب ۳۳ جمع کر
۱۱۳ ہیں لڑکیاں ۴ - لڑکے ۳ - یہ حساب کبھی غلطی نہیں کرتا۔

قاعدہ - یہ بات اعلم من الشمس ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے عمل کام نہیں دیتا۔ یا کم از کم
صاحب زکوٰۃ کی اجازت ہو مگر اجازت کے معاملہ میں لوگوں نے مباحثہ سے کام لیا ہے
اور اجازت کا افسانہ ایسا مشہور ہو گیا کہ عوام تو کیا
اجازت کے فقر میں گرفتار ہیں باوجودیکہ اجازت اسی شخص کی کارآمد ہے جس نے

ترتیب نام	۴	۵	۶	۷	۸	۹
اعداد	۲۰	۵۰	۶	۵	۱	۱۰
نام نوکل	رو یا ایل	جولائیل	رقمائیل	درد یا ایل	اسرائیل	سکریل
لٹیرہ نام	شش	شش	شش	شش	زحل	زخ
جمع	آتش	پیش	بادی	بادی	آتش	آتش
سمت	مشرق	مشرق	عربی	عربی	مشرق	مشرق
نوکل رنگ	سفید زرد	سفید زرد	سبز	سبز	سفید زرد	سفید زرد
عمل	اجب یا بویا ایل بحق م	اجب یا جو لائیل بحق ن	اجب یا رقتائیل بحق و	اجب یا درد ایل بحق ۵	اجب یا اسرائیل بحق ۶	اجب یا سکریٹائیل بحق ی



ترکیب رکوع یہ ہے کہ ہر اسم کو با وضو جہانی میں اس سمت کو مت کر کے ہر اس
 کی سمت لکھی ہے انھیں دن نکت پانچ ہزار چار سو چالیس مرتبہ پڑھیں۔ ہر اسم کا
 نوکل ۵۰ ہے ہر نوکل کے غاد میں تھر ہے۔ پڑھنے کا وقت اسی ستارہ کی سمت ہے
 اور نور بھی ۵۰ ہے ہر اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ تفصیل سے درج ہے باقی خاص
 عمل کی رکوع کا طریقہ کسی دوسری جگہ اس کتاب میں مفصل تحریر ہے اس جدول میں
 چھ حرف ۵۰ ہیں عربی اور فارسی میں نہیں آتے۔ ان میں سے بعض فارسی میں آتے
 ہیں۔ جیسے۔ پ۔ ط۔ گ۔ اور چھ خاص ہندی کے ہیں۔ جیسے۔ ٹ۔ ل۔ ل۔
 جن اردو میں مستعمل ہیں۔ ہر حرف دھرم میں نہیں آتے اس میں تحقیق کا اختلاف
 ہے بعض اس کا بدل کوئی حرف لیتے ہیں اور بعض کوئی خود میں بھی ۵۰ قسم کے اعداد
 لیتا ہوں۔ مثلاً گلف کے ۵۰ لیتا ہوں موافق کال کے اور اس سے بھی گلف
 نہیں ہے کہ گلف کے ۵۰ دھرم سے جانی مثال میم کے۔ کیونکہ اہل عرب گلف کا
 عرب میم کرتے ہیں۔ جیسے گلمان اور میمان۔ بہر حال اس جدول میں میں نے ہر
 تفصیل دہان کی ہے وہ میری تحقیق ہے۔ کسی صاحب کو اس سے اختلاف ہو۔ تو وہ
 اپنی تحقیق کے مطابق اس پر عمل کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ میں اپنی تحقیق پر کسی کو
 مجبور کروں۔ اس طرح کوئی گلف اپنی تحقیق پر مجبور نہیں کرتا اب ذیل کی جدول سے
 ہر ستارے کا رنگ مزہ اور تفصیل معلوم کرو۔

نقد الکی سلو پر دیکھئے۔



دعا اور کثرت سے ذکر خدا اور توبہ استغفار کرنا چاہئے۔ اس سورے ستارے کی خواست
 دیا کم ہو کر سبک (نرم) ہو جاتی ہے۔ لیکن عالمین کے لیے بعد شرائط ہیں جو امور
 مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک یا کئی امور عمل پڑھنے کے دوران میں جلاتے جاؤ۔ اس
 ست کو منہ کرو جو سمت اس کی ہے۔ اسی رنگ کے کپڑے پہنو (وقت عمل) جو
 رنگ مقرر ہے۔ جو غذا معین ہے۔ اس غذا کو ایک تھالی یا رکابی میں چن کر اپنے
 سامنے بوقت عمل رکھو۔ اور بعد عمل کے وہ غذا دریا میں روزانہ ڈال دیا کرو۔ اگر
 کسی جگہ دریا نہیں ہے تو جنگل میں پرندوں کو ڈال دیا کرو۔ اور تیل۔ دہی۔ گھی
 وغیرہ اگر اس میں ہوں تو وہ کسی کو صدقہ کر دیا کرو۔ یہ خیال رہے کہ اس غذا کا
 کوئی وزن مقرر نہیں ہے۔ مگر پانچ کم نہ ہونا چاہئے۔ مثلاً گھی۔ تیل ایک ایک
 چھانک سے کم نہ ہو۔ دال پانچ ایک پالا سے کم نہ ہوں۔ میوہ میں ایک انار۔
 ایک سیب کافی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ نقش میں جس قدر اشیاء ہیں وہ
 سب ہوں بلکہ اکثر ہونا چاہئے۔ یہ بات دہن میں رہے کہ یہ عمل تسخیر کو اکب کے
 لیے بھی ہے۔ اور دفع تاثیر بد کے لیے بھی ہے۔ صرف نیت کا فرق ہے اگر دفع
 خواست کیلئے پڑھنا چاہئے ہو تو کسی (۲۱) یوم کافی ہیں۔ اگر یہ نیت تسخیر عمل کرنا
 چاہئے ہو تو ایک سو ایک (۱۰۱) دن کامل پڑھو وہی کو کب مسخر ہو جائے گا۔ شروع
 کرتے وقت نیت کرو کہ یہ عمل واسطے دفع اثر بد کے کرتا ہوں یا یہ نیت تسخیر کو اکب
 پڑھنے کے ترکیب ہے کہ دھل کی تسخیر یا اثر بد دور کرنے کے لیے سینچر کے دن سے
 شمس کے لیے اتوار کے دن سے قمر کے لیے پیر کے دن سے مرتخ کے لیے منگل کے
 دن سے عطارد کے لیے بدھ کے دن سے مشتری کے لیے جمعرات کے دن سے زہرہ کے
 لیے۔ جمعہ کے دن سے عمل شروع کرو اور اس ستارے کی ساعت میں پڑھا کرو۔ یعنی
 پہلے دن سورج نکلنے وقت شروع کریں۔ عمل روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔
 جو عمل پڑھنا ہوگا وہ یہ ہے۔ پہلے دن سورج نکلنے وقت اور روزانہ اسی ستارے کی

بارہ ہجرت کی حالت بھی ذیل کی تفصیل سے معلوم کرو۔ محل مذکور ہے۔
 مقرب ہے۔ موکل سرطانی۔ ثور۔ مذکر ثابت موکل مرد ایل۔ جوزا۔ موکل
 جسدین موکل دروائیل۔ سرطان۔ مذکر مقرب موکل دھنیقائیل۔ اسد۔ مذکر ثابت
 موکل۔ خرائیل۔ سنبل۔ موکل دھجسدین موکل۔ سماکیل۔ میزان۔ موکل
 ثابت موکل۔ ہرائیل۔ مقرب مذکر۔ ثابت موکل۔ جدائیل۔ قوس۔ مذکر
 دھجسدین موکل۔ صغائیل۔ جدی موکل۔ مقرب موکل۔ مگائیل۔ دلو۔ مذکر
 مذکر۔ موکل صغائیل۔ ثور موکل۔ دھجسدین۔ موکل قہائیل۔ واضح ہو کہ
 موکل بنانے کے مختلف طریق ہیں۔ یعنی اربع عناصر کے تحت چار قسم کے موکل
 بنائے جاتے ہیں اور اس کا مفصل قاعدہ مستقل باب میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔
 یہاں ستاروں کے وہ موکل بیان کرتا ہوں جو عملیات میں روزانہ کام آتے ہیں۔ تب
 ستاروں کے موکل مختلف طریق پر پائیں گے۔ اسی طرح اور اشیاء کے بھی۔ لیکن
 معلوم کرو کہ جس جگہ جس قسم کے موکل کی ضرورت ہے۔ وہ ہی بیان کیا گیا
 لکھا گیا ہے۔ مشتری۔ سعد اکبر موکل مہائیل۔ برائے محبت اور حاضر ہونے کا
 اور دفع بیماری کے۔ زہرہ سعد اصغر موکل سمون۔ زبان بندی۔ خواب بندی۔
 معمولی محبت کے کام۔ دھل شمس اکبر موکل۔ ارقائیل۔ ہلاکی دشمن و بربادی دشمن۔
 شمس سعد اکبر موکل کلائیل۔ محبت صحت۔ امراض۔ زہریلے مروجہ۔ ترقی۔ قمر۔
 اصغر۔ موکل تسوئیل محبت شفا۔ امراض۔ ملازمت مرتخ۔ شمس اصغر۔ موکل عطارد۔
 عداوت۔ بغض باہمی جدائی کے لیے عطارد مشترک ہے۔ شمس و سعد موکل آکے۔ محبت
 خواب بندی۔ زبان بندی کے لیے یہ موکل مخصوص ہے۔ جب کوئی عمل ان مقام
 کے لیے پڑھا جائے جو میان مخصوص ہیں تو یہ ہی موکل زیادہ کام دیں گے۔
 قاعدہ۔ جب کوئی ستارہ مخالف ہو کر اپنی خواست کا اثر دکھا رہا ہو اور اس ستارے کے
 سبب سے پریشانی ہو تو ستارے کی خواست کم کرنے یا دور کرنے کے لیے صدقہ خیرات

ساعت میں دن رات میں جب فرست ہو۔ دھل کے بے السلام علیک یا
زحل یا ارقانیل یا افح ان ربکم الذی خلق السموات
والارض فی سبۃ ایام ثم استواء علی العرش یغشی الیل
النهار یطلب حیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات
بامرہ الا الخلق والا مر تبارک اللہ رب العلمین ثم
السلام یا زحل یا ارقانیل۔

پارہ آٹھواں۔ سورہ اعراف رکوع (شروع) شمس کے بے السلام علیک یا
شمس یا کلانیل یا لہخشب ان ربکم اللہ الذی تا آخر
کے بعد شمس اور اس کے موکل کا نام لے۔

قر کے بے۔ السلام علیک یا قمر یا تقویل یا تصدر ان
ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد قر اور اس کے موکل کا
نام لو۔

مرخ کے بے۔ السلام علیک یا مرخ یا بھانیل یا مفر دان
ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد مرخ اور اس کے موکل کا
نام لو۔

مشتری کے لیے۔ السلام علیک یا مشتری یا نحرانیل یا
علیم یا کریم ان ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد
مشتری اور اس کے موکل کا نام لو۔

زہرہ کے لیے۔ السلام علیک یا زہرہ اصحو مانیل یا خطیط
ان ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد زہرہ اور اس کے موکل
کا نام لو۔

یہ واضح رہے کہ ستارے کے بعد نام موکل ہے اور اس کے بعد ایک نام اور ہے۔

۱۱۸
وہ نام پہلی مرتبہ تو لیا جائے مگر السلام کے بعد نہ لیا جائے۔ ثم السلام کے بعد صرف
نام ستارہ اور نام موکل لیا جائے۔

قاعدہ۔ جس طرح مجسمین نے دن رات کو ساتھ گھڑیوں پر تقسیم کر کے سعد و نحس کا
حساب مقرر کیا ہے۔ اسی طرح حضرات جفا نے دن رات کو بارہ پہروں چار درجوں
پر تقسیم کیا ہے۔ ہر درجہ چار مراتب کا ہوتا ہے۔ ان درجات کے نام یہ ہیں۔ زکی
ماہین۔ ریح۔ اعراف۔ ہر درجہ میں تفاوت ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً زکی کی ساعت کبھی
ایک ایک پہر کی ہے کبھی ۲۔ کبھی ۱/۲ علی ہذا القیاس ایک درجہ دو گھنٹہ کا ہوتا ہے
لیکن ہر درجہ کے بطون بھی ہیں اور یہ ہر ایک حساب میں نے طوالت کے سبب سے
ذکر کر دیا ہے۔ ارباب نظر اپنے مطالعہ اور تجربہ سے درجات کے بطون بھی دریافت
کر سکتے ہیں۔ جہاں صرف اس قدر کافی ہے کہ زکی سعد اکبر ماہین مزدوج (سعد غالب یا
سعد اصغر) ریح نحس اصغر اور اعراف نحس اکبر ہے۔ چونکہ قمری حساب میں غروب
مغرب سے حساب لگایا جاتا ہے اس لیے ہفتہ کا دن جب سے ہے کہ دن گزر کر رات
شروع ہو۔ ذیل کے نقشہ سے سب حالت معلوم کرو۔ شیخ کی رات سے حساب لگایا
گیا ہے۔ یہ واضح رہے کہ سعد آخر تک سعد رہتی ہے اور نحس آخر تک نحس۔ بطون
کے صرف اس قدر معنی ہیں کہ سعادت یا خوش کس درجہ کی ہے اور وہ چنداں قابل
عبد نہیں ثمرہ میں کچھ کی بیشی ہو سکتی ہے اور اہل نظر اس کو قیاس سے حل کر سکتے
ہیں۔

نقش اگلے صفحہ پر ہے۔



نوٹ ۔ اگر مریخ کے اندر ۳۰ میں فرق ہو تو اعتبار نہ کرو کیونکہ یہ ایک مثال ہے ۔
 اور قمر و پاک کپڑا پیٹ کر بتی بنا لو اور خوشہ دار تیل میں اسے جلاؤ ۔ جب بتی جلاؤ
 شروع ہو تو آپ اس کے سامنے بیٹھے رہو ۔ اور یہ پڑھتے رہو ۔ یا اللہ جس طرح یہ جل
 رہی ہے اسی طرح فلاں بن فلاں کو فلاں بن فلاں کی محبت میں جلا لیا دودھ یا دودھ
 اس کے پڑھنے کی تعداد کوئی مقرر نہیں ہے ۔ تمام سو مرتبہ سے کم نہ ہونا چاہئے لہذا
 جس قدر ہو بہتر ہے ۔ جب بتی تمام جل جائے تو عمل ختم ہوا ۔ اسی طرح روزانہ
 دن اس عمل کو کرو ۔ نقش روزانہ لکھا کرو ۔ یا لکھنے میں نقش لکھ کر رکھ لو روزانہ
 ایک جلا لیا کرو ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس درمیان میں مطلوب کے دل میں آتش محبت
 بھڑک اٹھے گی ۔ مگر آپ ۴ دن عمل کو مکمل کریں ۔ مرام کام کے واسطے نہ کریں ۔
 دوسرے رجعت کا خوف ہے ۔ یہ عمل جلائی ہے ۔ پریمز صرف بسن ریاض اور مولیٰ کا ہے ۔
 کیا کھائیں نہ پکا ۔ یعنی ریاض بسن مولیٰ قطعی ترک کر دیں ۔ باقی ہر شے کھا سکتے ہیں ۔
 بعض اصحاب کسی حرف کا ستارہ یا برج معلوم کرتے ہیں ۔ ان کی آسانی کے
 واسطے ذیل کا نقش دیا جاتا ہے ۔ اس سے ہر حرف کا حال معلوم ہوگا ۔

نقش دوسرے صفحہ پر ہے

نمبر	محل	قمر	زحل	مشتری	عطارد	زہرہ	جمعہ	جوزا	میزان	مقرب
۱	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶
۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷
۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰

لیکن یہ تقسیم نہ ہانے ہندی ہے اور اس کا تعلق نجوم سے ہے ۔ علمائے عملیات
 نے یہ تقسیم کی ہے ۔ وہ حسب ذیل ہے ۔ جفا بھی اسی کو تسلیم کرتے ہیں ۔

ستارہ	مربع	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	زحل	مشتری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰

یہ بعض عامل محروم اس میں بھی اختلاف کرتے ہیں ۔ اور ان کے نزدیک کچھ اور
 تقسیم بھی ہیں ۔ جن میں سے بعض کا ذکر اسی کتب میں کسی جگہ آیا ہے ۔ بہر حال جو
 میری تحقیق تھی پیش کر دی اکثر عملیات میں عروج ماہ اور فوجی محرومات یا کسی نو
 جوانے دن کا ذکر ہوتا ہے ۔ میرے پاس بعض خطوط آتے ہیں ۔ جن میں عروج ماہ کے
 سنی بھی دریافت کئے جاتے ہیں ۔ گزارش ہے کہ کوئی کتب ہو ۔ اختیار ہو ۔ رسالہ
 ہو دینا کے چاروں کھوت جاتا ہے ۔ بعض جگہ اردو صاف بولی جاتی ہے جیسے یہ ۔ پی
 میں بعض جگہ اردو کا ب دھ اور ہے ۔ جیسے در اس بنگال پنجاب ۔ صوبہ سرحد میں ۔
 اس لیے ضرورت ہے کہ کتب میں ہر قسم کی تفصیل کر دی جائے ۔ عروج ماہ چاند کی
 پہلی تارخ سے پندرہویں رات تک ہے یعنی ۴ تارخ کی شام تک بعد ازاں زوال ماہ
 ہے پندرہویں رات اخیر صوبوں تارخ کا دن گزر کر ۵ رات آئے جس کی صبح کو ۴ ہوگی
 اس رات میں چاند مکمل ہوتا ہے ۔ واضح ہو کہ چاند کے حساب سے رات چھٹے اور دن
 بعد میں آتا ہے ۔ لہذا ۔ ۴ ۔ تارخ کے شام تک عروج ماہ ہے ۔ پندرہویں تارخ کو
 جب آفتاب ڈوب جائے تو عروج ماہ ختم ہو گیا ۔ بہر حال یکم سے ۴ تک عروج ماہ ہے
 اسی طرح نو چندی میں عاملین کا اختلاف ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ چھٹے دن دن میں

اگر دوسری جمعرات ہے تو آخر اس نوچندی جمعرات ہوگی نہ کہ پہلی والی۔ مثلاً بدھ
 پہلی جمعرات ن۔ دوسری اس حساب دوسری جمعرات نو تاریخ کو ہوگی تو نوچندی
 جمعرات نہیں جو دو تاریخ کو پڑی۔ بلکہ نوچندی وہ ہے جو تاریخ کو آئی۔ ایک گز
 کا قول ہے کہ چاند دکھائی دینے کے بعد جو پہلی جمعرات آئے وہ نوچندی ہوگی۔ اور
 پر اکثر کا عمل ہے۔ اور نیز بھی اسی کو نوچندی کہتا ہوں اور اسی پر عمل ہے۔ باقی
 قول اور نقل کئے گئے اس پر جن اصحاب کا عمل ہو وہ اپنے تجربہ اور تحقیق کے مطابق
 کام کریں۔ اہل بنیٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہر حرف جس قدر مراتب عددی میں ہوں
 اسبابی انقلاب قبول کر سکیں گے۔ مثلاً چار حرف کسی جملہ کے ہیں تو چار قسم
 تشکل ہو سکتے ہیں۔ بدھ کے ۲۸ حرف ہیں اس لیے بدھ کے ایک حرف سے ایک
 پیدا ہوگی۔ اس طرح ۸۴۳ قسم کی بدھیں ایک بدھ سے تیار ہو سکتی ہیں۔ ۲۸ ضرب
 ۲۸ = ۷۸۴۔ لیکن ایک بدھ ان ۲۸ بدھوں سے علیحدہ ہے۔ اور طوائف جز اس
 کو بدھ قطب کہتے ہیں اس بدھ سے مستحصل بھی برآمد ہوتا ہے اور عملیات میں
 بہت موثر ہے۔

س	د	ا	ل	ع	د	ی	م	ج	ق	خ	ز	ت	ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ص	ن	ذ	خ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	و	ج	ظ	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰



بدھ قطب مع اعداد یہ ہے
 اس بدھ کو منازل قمر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ منازل قمر سے بھی اس کا تعلق ہے۔

جملے میں مستحصل کا ایک قاعدہ بیان کرتا ہوں۔ سوال اور سائل کا نام بسط کر کے
 ایک سطر میں لکھو۔ اور ہر حرف کے نیچے اس کے اعداد لکھو اب دیکھو کہ بدھ
 قطب میں اس حرف کے عدد کے لیے کون سا حرف مقرر ہے۔ ان اعداد کا جو حرف
 بدھ قطب سے مقرر ہو ان سے وہ حرف تبدیل کر لو۔ پہلی سطر خارج کر دو اس سطر
 کو تخلیص کرو۔ امید ہے کہ جواب گویا ہوگا۔ اگر کو یا نہ ہو تو ان حروف کا نظیرہ دو۔
 اسطر اصلی کو نہ کہ تخلیص شدہ حروف کو اور اب پھر تخلیص کرو۔ امید ہے کہ
 جواب گویا ہوگا۔ اگر اب بھی جواب گویا نہ ہو تو جو سطر آپ نے سوال اور سائل کے
 حروف کی نگاہ کر خارج کر دی تھی اس سطر اور جو سطر بدھ قطب سے تیار کی ہے۔ ان
 دونوں سطور کو مزاج کر کے سطر اول کا پہلا حرف اور سطر دوم کا آخر حرف لے کر
 دونوں کو تیسری سطر میں ملا کر لکھو اس کو تیسرے مرکب بھی کہتے ہیں۔ جس کا قاعدہ
 کتاب میں کئی جگہ آچکا ہے اس تمام سطر سے جو تیسری سطر دونوں کو مرکب
 کر کے بتائی گئی ہے اس سے دو حرف چھوڑتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جلدیے۔ جواب گویا
 ہوگا۔ اگر جہاں گویا نہ ہو تو تین تین حرف۔ پھر چار چار حرف پھر پانچ پانچ حرف پھر
 چھ چھ حرف۔ پھر سات سات حرف چھوڑ کر چھوڑتے جہاں اس تمام قاعدہ میں سے
 کسی جگہ جواب گویا ہوگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ و حرمت روح مبارک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ تو
 تھا قمر قاعدہ مستحصل کا۔ لیکن بدھ قطب انڈ میں بھی اکسیر صفت ہے۔ اس کا عمل
 دوسرے کو ہلا دیتا ہے باوجودیکہ مشہور یہ ہے کہ نام غالب مع والدہ اور نام مطلوب
 مع والدہ کے حروف بسط کرو۔ واضح رہے کہ یہ عمل ہر جگہ کام دیتا ہے۔ خواہ
 مطلوب کوئی انسان ہو یا دنیا کا کوئی کام ہو۔ مثلاً ملازمت۔ ترقی نفع۔ دولت۔ فرق
 اس قدر ہوگا کہ مطلوب کی جگہ اس شے کا نام لکھیں گے۔ اور آیت قرآن پاک جو ضم
 ہوگی وہ بھی موافق اس مقصد کے تبدیل کریں گے۔ ہر قسم کی آیات قرآن شریف

سے الفا کے اعراب میں لکھی گئی ہیں۔ تاکہ آپ کو تلاش کی راحت ملے ہو۔ اگر
 بعض فن کسی خاص مقصد کے واسطے کوئی آیت نہ ملے تو پھر سورہ اخلاص یعنی قر
 شریف کافی ہے۔ بہر حال اس آیت کو بھی بسط کرو اور اعراب میں خدا کا نام جو اس کے
 ہم معنی ہو۔ بحق بڑھا کر بسط کرو مثلاً نام طالب زید بن زکیہ اور نام مطلوب بکر بن
 بندہ ہے۔ اور محبت کے لیے عمل کیا جاتا ہے تو آیت شریف یحبونہم کحب
 اللہ والذین امنوا اشدد حباً للہ۔ بحق یا دود۔ اب نام طالب و مطلوب مع
 والدہ کے حروف کو آیت پاک مع اسمائے الٰہی اس میں مزوج کر لو۔ یعنی ایک
 حرف آیت پاک کا ایک حرف نام کا لا۔ اگر نام کے حروف ختم ہو جائیں تو پھر آثار
 سے ناموں کے حرف پلٹ لو اسی طرح اگر آیت شریف مع اسم اعظم کے حروف
 ختم ہو جائیں تو آیت پاک کے حروف پلٹ لو جہاں تک کہ سب ختم ہو جائیں (جو
 بھی زیادہ ہوں) اب وہ تمام حروف کے جو مزوج ہو کر ایک جگہ کئے گئے ہیں (یعنی
 ابجد قمری سے اعداد لکھو۔ اب دیکھو کہ ابجد قطب میں ان اعداد کا کیا حرف ہے۔ اس
 ان اعداد سے تمام حرف ابجد قطب کے تبدیل کر لو۔ اور ان حروف کے نیچے ابجد
 قطب کے اعداد لکھ کر ان تمام اعداد سے مربع آتش چال نقش پر کریں۔ اور
 چاروں گوشوں پر مربع کے چاروں طائفے کے نام تحریر کریں۔ یعنی جبریل علیہ السلام
 اسرافیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام۔ عزرائیل علیہ السلام اور اس نقش کے گرد
 وہ تمام حروف لکھ دو جن کے اعداد کا مربع ہے۔ اب نقش تیار ہے۔ مروج ماہ میں
 نو ہندی جمہرات کو اس نقش کو با وضو قبلہ رخ ہو کر باادب تمام زعفران سے پر کرو۔
 اور چوٹے میں جس میں کھانا پکاتا ہو اس قدر گہرا دفن کر دیں کہ نقش نہ چلے نہ سرد
 ہو۔ بلکہ اس کو آگ کی گرمی پہنچتی رہے اور اس کے لیے ایک انچ سے دو انچ تک کی
 گہرائی کافی ہے۔ جب اس نقش کو دفن کر چکو تو چوٹے کی طرف رخ کر کے ایک سو
 ایک مرتبہ وہی آیت مع اسم اعظم پڑھو۔ جس کو نام کے ساتھ مرکب کیا ہے۔

ایک ہفت یعنی سات دن کامل اسی طرح کرتے رہو۔ یعنی چوٹے کے پاس بیٹھ کر اس
 عمل کو پڑھ لیا کرو۔ بس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو رات دن میں کامل اثر
 پیدا ہوگا۔ خدا کے نام بکثرت اسی کتاب میں جمع ہیں اور حشرق آیت یہ ہیں۔ ہر قسم
 کی مصیبت رفع کرنے کے لیے قیدی کی رہائی کے لیے قرض سے رہائی کے لیے۔
 مقدمہ میں قیامی کے لیے ان تمام امور کے لیے آیت یونس ختم کیے وہ یہ ہے لا الہ
 الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق یا عزی۔ رفع افلاس کے
 لیے ومن یتقی اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا
 یحتسب حق یا رزاق شفا کے امراض کے لیے رب انی مسنی الضر و
 انت ارحم الراحمین حق یا شافی۔ مزید اسی طرح کی موافق مطلب آیت
 تلاش کر لیں۔ مختلف مقام پر اس کتاب میں بھی بہت سی آیت آپ کو ملیں گی۔
 قصائے مہر و سحر کی بہت سی کتاب میں کسی جگہ آچکی ہے۔ قصائے مہر نہیں
 ملتی۔ اور قصائے سحر سحر۔ دعا۔ صدقہ اور عملیات سے دور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ
 واضح رہے کہ قصائے مہر میں بھی عملیات بیکار نہیں جاتے۔ گرمی کا زمانہ ہے۔ دوسرے
 کا وقت ہے آفتاب کی تارات بدن بھونکے دیتی ہے۔ یا بارش ہو رہی ہے۔ آپ نے
 جھڑی لگائی اس سے نہ آفتاب غروب ہو گیا نہ دھواں دھار بارش بند ہو گئی۔ ہاں
 جھڑی کی وساطت سے گرمی یا بارش کا اثر قدرے کم ہو گیا۔ بس یہ ہی مثال عملیات
 کی قصائے مہر میں ہے جو ہونا ہے آخر وہ ہو کر رہے گا۔ لیکن کلام الٰہی کی وساطت
 سے اس کی منتی نرمی میں بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ
 مصیبت آسانی کے ساتھ گزر جاتی ہے۔

قاعدہ :- اعداد ابجدی کا ایک قاعدہ علمائے کالمین کا یہ ایک عجیب و غریب قاعدہ
 ہے۔ اخبار و آثار میں ایک خاص بات ہے۔ آپ اپنے نام کا ہر حرف معلوم کریں کہ
 کسی عنصر کا ہے جس عنصر کا آپ کا سر اسم ہے اس عنصر کو اس میں سے اٹھالیں اور

اس کے تحت میں سات حرف ہیں ان کے سراسر کے مطابق خدائے تعالیٰ کے نام نکال کریں۔ اس قسم کے بہت سے نام اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ درج ہیں۔ ان ساتوں ناموں کو آپ پڑھا کریں۔ پڑھنے کی تین ترکیبیں ہیں۔ ایک ترکیب تو یہ ہے کہ جو میزان اس نقش میں آفر میں ہے اس کے مطابق پڑھا کریں۔ دوم اپنے نام کے اعداد کے مطابق۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ ہر نام کو میزان کے مطابق پڑھا کریں۔ یہ ترکیب نہایت ارفع اور موثر ہے۔ چھ دن میں انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ استفادہ کامل اور سچے دل سے پڑھو۔ پھر دیکھو کہ کیا تاثیر نظر آتا ہے۔

قاعدہ۔ اسم اعظم۔ اسم اعظم شب قدر اور ساعت جمعہ کی طرح یا خط تقدر کی مثل پوشیدہ ہے کوئی قطعی نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ لیکن خدا کے خانوے مشہور ناموں میں ہے۔ مگر عملاً اور محققین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق اسم اعظم بیان کیا ہے۔ خصوصاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اسم اعظم یہ ہے۔ **هو الله الذي لا اله الا هو رب العرش العظيم** اور بعض محدثین مثلاً جہان حاکم احمد بن شیبہ اور ابن ماجہ نے یہ تغیر الفاظ اس کو اسم اعظم تسلیم کیا ہے۔ **لا اله الا انت الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد** بعض محدثین کی رائے ہے کہ اسم اعظم ان دونوں آیات میں پوشیدہ ہے **والعكم ال واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم** اور **لا اله الا هو الحي القيوم** احادیث کی دوسری کتب مثلاً ابوداؤد اور ترمذی۔ ابن ماجہ ابن ابی شیبہ میں مزید تحقیق ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں پوشیدہ ہے۔ سورہ بقرہ۔ سورہ طہ اور اسی حدیث پاک کی بنا پر بعض ائمہ سے لکھو۔ بس جس نمبر کے یہ اعداد ہیں اسی نمبر کا حرف حرف سری ہوگا۔ اگر یہ اعداد ۲۸ سے زیادہ ہیں تو ۲۸ پر تقسیم کر لو۔ یعنی جس طرح حرف دیلی بتایا ہے اپنے نام سے تین حرف بڑھا کر لے ان ہی کا نام مستوی دیلی۔ سری ہے۔ ان ہر۔

آتش	بادی	آبی	خاکی	آتش	بادی	آبی	خاکی
حرف	حرف	حرف	حرف	حرف	حرف	حرف	حرف
۱	ب	ج	د	ف	ص	ق	ر
۱	۲	۳	۸	۱۶	۳۲	۶۴	۱۲۸
۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰
۲	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۱۴	۱۶
۳	۶	۹	۱۲	۱۵	۱۸	۲۱	۲۴
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴	۲۸	۳۲
۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸
۷	۱۴	۲۱	۲۸	۳۵	۴۲	۴۹	۵۶
۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰	۴۸	۵۶	۶۴
۹	۱۸	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰
۱۱	۲۲	۳۳	۴۴	۵۵	۶۶	۷۷	۸۸
۱۲	۲۴	۳۶	۴۸	۶۰	۷۲	۸۴	۹۶
۱۳	۲۶	۳۹	۵۲	۶۵	۷۸	۹۱	۱۰۴
۱۴	۲۸	۴۲	۵۶	۷۰	۸۴	۹۸	۱۱۲
۱۵	۳۰	۴۵	۶۰	۷۵	۹۰	۱۰۵	۱۲۰

حرف کے اعداد کے مطابق خدا کا نام نکال کر۔ اگر اتفاق سے ایسا نام مل جائے جس کے اعداد بھی ہر حرف کے اعداد کے برابر ہوں اور اسم خدا اور تہارے نام کا ہر حرف بھی یکساں ہو تو یہ اسم اعظم ہے جس کی تاثیر اور تعریف حد و بیان سے باہر ہے۔ پڑھتے پڑھتے انسان کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔ اب ایک نام نہیں ملتا تو پھر دو نام تین نام حرف تک ہم عدد نام کا جمع کر لیں خاص جہاں اسم اعظم ہے اور گو حقیقی اسم اعظم نہ ہو مگر اثر میں اسم اعظم سے کم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ بات رہ گئی کہ روزانہ کس تعداد میں پڑھا جائے اس کے دو طریقے ہیں۔ طریقہ اول روزانہ اس تعداد میں پڑھو جس قدر اعداد ہر حرف کے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد کے برابر روزانہ پڑھا کرو۔ ایک طریقہ اور بھی ہے کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کرو۔ اب جو تعداد مناسب ہو اختیار کرو۔ اس قدر اور کہنا ہے کہ جس قدر تعداد میں زیادہ پڑھو گے جلد اور کامل اثر ہوگا۔ لیکن گئے باتوں اس قدر اور لکھا ہوں کہ اب کلی لفظ فساد کا ہے۔ اور لوگ کلام الہی کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرتے ہیں۔

برائے خدا کسی حرام کام کے لیے نہ کرنا چاہئے۔ دین و دنیا تباہ ہو جائے گی۔ یہ عمل بطلان ہے۔ بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوسرے اعتقاد کامل اور بخیر یقین بھی ضروری ہے اس میں خاص اثر ہے یہ میرا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا کا دعویٰ ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی یہ اللہ کے لیے پاکیزہ نام ہیں انہی سے اسے پکارو۔ خدا کا وعدہ ہے اور وعدہ ہے شک سچا ہے اس عمل کو کرو اور اپنے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو۔ قارئین کی آسانی کے واسطے خدا تعالیٰ کے مقدس نام درج کر دئے ہیں۔ آپ تلاش و جستجو سے فکا جائیں گے۔ یہ سب کام تحقیق کا قول ہے کہ اسم اعظم الہی القیوم ہے اور بعض کے نزدیک اسم اعظم ایک نام نہیں بلکہ صفت کامل ہے اور وہ اسم اعظم اس پوری نعمت شریف کو قرار دیتے ہیں اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم ہر امام اور کئی دیگر محدثین نے بھی اس تمام نعمت شریف کو اسم اعظم تسلیم کیا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل کتاب اسم اعظم کی تحقیق میں لکھی ہے اور اس میں وہ تمام اقوال جمع کئے ہیں جو اسم اعظم کی تحقیق میں پائے گئے ہیں۔ اور تمام کالمین کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اقوال اور تحقیق کو جمع کیا ہے۔ تاہم بہت بڑا حصہ آپ کی کتاب میں ہے مگر باوجود ان تمام اختلافات کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے کیونکہ یہ اسم ذاتی حق ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئی ہیں ان سب میں اسم اعظم موجود ہے۔ بہر حال چونکہ یہ ایک طویل بحث ہے اور کتاب کا دامن کوتاہ ہے اس لیے میں طویل بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص باوجود پاک جگہ کر اور خوشہو کا استعمال کرتے ہوئے باادب تمام اسم پاک و اعظم اللہ کی رکوع تحریر کرے صرف اس قدر کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر چالیس دن تک پڑھ کر سو لاکھ کی تعداد پوری کر لے اور اس چلہ کے دوران میں شریعت کی پابندی کرے

جوٹ سے پیٹ کے۔ کہ کرم کے۔ کہ رب کے۔ سرگد تمام حیثیت سے لپکتا ہو
بچانے رکھے اور جب چلہ ختم ہو جائے تو روزانہ (۳۱) مرتبہ اسم اعظم - اللہ - (عزیزان
سے سفید کاغذ پر لکھ کر اور آنے میں پیٹ کر دریا میں گولیاں بنا کر ڈال دیا کریں تو
” شخص فنی اور مالا مال ہو جانے کے علاوہ فرشتہ صفت ہو جائے گا۔ اس کا نام
روحانیوں میں ہوگا۔ اور وہ روحانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ لیکن علمائے جبرئیل
فرقوں سے جان فرمایا ہے۔ علمائے جبر فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا اسم اعظم علیحدہ ہے۔ اور
اس نام کے اندر پوشیدہ ہے میں اس کی حقیقت واضح کرتا ہوں۔

میں قلعی طور پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس طریقے پر خطایا ہوا اسم واقعی اسم اعظم
 ہے۔ مگر ہاں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اثرات اور نتائج میں اس اسم اعظم کو جو
 بقیہ چیز ہوتا ہے بندھ لے تو پھر اسے دیا میں کسی عمل کی ضرورت نہیں رہتی یہ اسم
 اعظم ہر کام کا مشغل اور ہر ضرورت کو حل کرنے والا ہے محبت میں بھی یہی کام دیتا
 ہے اور بددانی میں بھی۔ دولت میں۔ فحش میں عزت میں۔ جرحہ ہر حاجت میں کام آتا
 ہے اور پھر کام بھی اس طرح آتا ہے کہ تیر کی طرح کام کرتا ہے اس کے جلنے کا قاعدہ یہ
 کہ لپٹے نام کے تین حرف مستوی۔ دلیلی۔ سری معلوم کر لو یہ تینوں خاص
 ظاہر ہیں جس کے اندر غیب و غریب اسرار پنہاں ہیں۔ مگر میں اس وقت صرف
 اسم سے بحث کروں گا۔ (تعداد جو نام ہے اس نام کا پہلا حرف مستوی کہلاتا ہے
 چہارہ نام احمد ہے تو اس میں الف حرف مستوی ہے۔ اب رہا حرف دلیلی اس کے
 کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لپٹے نام کے اعداد (بجہ قمری سے حاصل کرو اور اس کو
 تقسیم کر دو۔ اب دو حالتیں ہوں گی یا تو تقسیم پوری ہو جائے گی۔ یا تقسیم سے
 باقی رہے گا۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو خارج قسمت کے اعداد کو اور (بجہ پر پیش کرو اس
 جو حرف ہو دلیلی ہے۔ مثلاً چہارے نام کے اعداد ۴ ہیں۔ اب تم نے ۲۸ پر
 کیا تو ۲۸ تقسیم ۴ = ۷ یعنی پورا تقسیم ہو گیا اور خارج قسمت ۰ ہوا۔ (بجہ میں

یہ تمام حرف وال ہے۔ اس میں دال حرف دیلی ہے۔ اب وہ سری صورت ہے کہ تقسیم سے کچھ باقی رہا تو یہ باقی کے گا اس نمبر کا حرف بعد سے حرف دیلی ہوگا۔ اب ایک خطرو اور باقی رہا شاید کوئی نام ایسا ہو کہ تقسیم بھی کامل ہوگئی۔ لیکن خارج قسمت ۲۸ سے زیادہ ہے تو ایسی حالت میں خارج قسمت کو پھر ۲۸ پر تقسیم کرو اور جو باقی کے اس نمبر کا حرف حرف دیلی ہے۔ امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد کوئی پیچیدگی نہ رہی ہوگی۔ اور آپ دونوں حرف یعنی مستوی اور دیلی لکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب رہا تیسرا حرف سری اس کے معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ حرف دیلی کے اعداد قرآن پاک سے اخذ کر رہے ہیں۔ ان میں ہر اسم کے ساتھ اعداد بھی لکھ دیئے ہیں مگر انتخاب کرتے وقت آپ بھی دوبارہ جانچ کر لیں تاکہ کامل الطمئنان ہو جائے۔



اسم عظیم	اعداد	نوع	نوع	اسم عظیم	اعداد	نوع	نوع
انشاء	۶۶	عزم	صل مرتج	جاصل	۱۰۴	بادی	عزم مرتج
ال	۳۶	۰	۰	اشد تکیلا	۸۱۶	۰	۰
اول	۳۵	۰	۰	اسرج العاجین	۹۳	۰	۰
آخر	۸۰۱	۰	۰	اشد باسا	۳۶۹	۰	۰
امر	۲۳۱	۰	۰	بد ج	۲۰	خاک	نور زہر
احسن العالین	۹۶۱	۰	۰	بالمن	۶۲	۰	۰
احد	۱۳	۰	۰	باعث	۵۴۲	۰	۰
اکرم	۳۶۱	۰	۰	باقی	۱۱۳	۰	۰
اعلیٰ	۱۱۱	۰	۰	بالط	۴۲	۰	۰
احمد	۱۳۱	۰	۰	بصیر	۳۰۲	۰	۰
الرحمن الرحیم	۵۵۹	۰	۰	باری	۲۱۳	۰	۰
اکبر	۲۲۳	۰	۰	بیر	۲۰۳	۰	۰
احکم العالین	۲۲۱	۰	۰	بدیع	۸۶	۰	۰
احمد	۱۹۵	۰	۰	نہا سرع	۲۵۸	عزم	بدی زحل
جبار	۲۰۶	بادی	عزم مرتج	عزکی	۳۵	۰	۰
جلیل	۴۳	۰	۰	حسب	۸۰	سرد	سردی قر
جواد	۱۳	۰	۰	حافظ	۹۸۹	۰	۰
				حفیظ	۹۹۸	۰	۰



اسم علم	اعداد	کتاب	اسم علم	اعداد	کتاب
حق	۱۰۸	سرد	قین	۱۳۱	باوی
جیل	۴۳	و	واحد	۱۳	خاک
بیل	۴۴	آل	واسع	۱۳۴	و
داشداغز	۱۰۶	و	داو	۴۰۴	و
داش	۳۶	و	دانی	۹۴	و
دیان	۶۵	و	ولمر	۲۱۵	و
داشداغز	۱۸۰	و	کافی	۱۱۱	باوی
دای	۸۵	و	لاشدالضر	۱۳۳۲	و
هادی	۲۰	و	کریه	۲۴۰	و
هو	۱۱	و	بهدیصر	۱۹۵	و
واحد	۱۹	خاک	کفیل	۱۳۰	و
ودود	۲۰	و	حکم	۶۸	و
وهاب	۱۳	و	حاکد	۶۹	و
ولی	۳۶	و	حکیم	۴۸	و
وکیل	۶۶	و	علیم	۸۸	و
طالب	۳۲	نیزان	حمید	۶۲	و
طیب	۲۳	و	حنان	۱۰۹	و
طایق	۱۱۱	و	حی	۱۸	و



اسم علم	اعداد	کتاب	اسم علم	اعداد	کتاب
مصور	۳۳۴	آتش	متعال	۵۵۱	آتش
مطهر	۱۲۹	و	مفتاح الایمان	۵۴۲	و
مبداء	۵۶	و	متولی	۳۸۶	و
محبوبی	۶۸	و	مطهر	۲۵۳	و
مظهر	۱۳۵	و	معید	۱۲۲	و
مفرج	۳۲۳	و	ملک	۹۰	و
مندان	۱۰۴	و	مانع	۱۶۱	و
مجید	۵۴	و	موتی	۸۶	خاک
مشکبر	۶۶۷	و	منجق	۱۰۳	و
مبین	۱۰۳	و	نور	۲۵۶	و
مستدر	۹۹۰	و	سید	۴۴	و
میت	۲۹۰	و	سریع العقاب	۵۲۲	و
نعم اللوی	۲۴۴	خاک	علام	۱۳۱	و
ناصر	۲۳۱	و	علیه الحکیم	۱۵۹	و
نصیر	۳۵۰	و	متریز العبد	۱۸۴	و
مدل	۴۴۰	و	فالق العبد	۳۸۲	و
مستزور	۵۳۲	آتش	والفوقی	۳۸۲	و
ملیک	۱۰۰	و	و	و	و



اسم عظم	اعداد	اسم عظم	اعداد	اسم عظم	اعداد	اسم عظم	اعداد
حيثي	٢٨	بدر	٢٣٢	كبير	٢٣٢	بدر	٢٣٢
طيب	٢١	خاكي	٢٠١	كاشف	٢٠١	خاكي	٢٠١
طاهر	٢١٥	لطيف	١٢٩	لطيف	١٢٩	لطيف	١٢٩
منير	٣٠٠	مالك	٩٥	مالك	٩٥	مالك	٩٥
ملهم	١١٥	محمدي	١٢٨	محمدي	١٢٨	محمدي	١٢٨
منعم	٢٠٠	مفرق	٢٢٠	مفرق	٢٢٠	مفرق	٢٢٠
محب	٥٥	مفتح	٥٢٨	مفتح	٥٢٨	مفتح	٥٢٨
ياسين	١٣١	مبارك	٥٢٠	مبارك	٥٢٠	مبارك	٥٢٠
يسر	٢٤٠	مسهل	١٣٦	مسهل	١٣٦	مسهل	١٣٦
مخفي	٤٠٠	مومن	١٣٦	مومن	١٣٦	مومن	١٣٦
محيي	٣٠	مهيمن	١٣٥	مهيمن	١٣٥	مهيمن	١٣٥
محيي	٣٦٠	مهيمن	١٣٨	مهيمن	١٣٨	مهيمن	١٣٨
ميسر	٢٨٠	مهيمن	٥٢٤	مهيمن	٥٢٤	مهيمن	٥٢٤
معز	١١٤	مهيمن	١٥٩	مهيمن	١٥٩	مهيمن	١٥٩
ماجد	٣٨	مهيمن	٥٠٠	مهيمن	٥٠٠	مهيمن	٥٠٠
مغني	١١٠٠	مهيمن	١٣٢	مهيمن	١٣٢	مهيمن	١٣٢
مسيب	١٠٢	مهيمن	١٨٢	مهيمن	١٨٢	مهيمن	١٨٢
ميسر	٣١٠	مهيمن	٢٠٠	مهيمن	٢٠٠	مهيمن	٢٠٠



اسم عظم	اعداد	اسم عظم	اعداد
سبحان	١٢١	فارج	٢٨٩
محمد	١٣٢	فعال	١٨١
قوي	١١٦	فارق	٣٨١
قائد	٢٢٢	صبور	٢٩٨
قهر	٣٠٥	قادر	٣٠٥
رب	٢٠٢	فتاح العليم	٤٤٠
رافيق	٣٩	عفو	١٥٦
رب الشرق	٨٣٣	عالم الغيب	٥٤٢
رافيق	٣٠٨	قابل التوب	٣٠٤
رافيع	٣٠٤	قاهر	٢٢٢
رب العلين	٢٢٢	رب الاعلى	١٩٨
رب العرش العليم	٨٩٢	مرحمن	١٣٤٥
نصير	٣٥٠	رب العزت	٢٨٦
الطيش شديد	٤٤٠	مرؤف	٩٠٩
مقتدر	٤٢٢	رافيع الدراج	٤٥٢
محيط	٤٤	رب البيت	٥٢٦
مخرج	٨٢٣	شكور	١٥٠
محيي	٢٥٣	عليه	٥٢٢
نعم الوكيل	٢٥٤	شديد العقاب	

اسم عظيم	اعداد	اسم عظيم	اعداد
قدوس	١٤٠	فاضل	٩٠١
قاضي	٩٩١	فاتح	٢٠١
رادف	٢٨٦	صانع	٢١٠
رب العرش العظيم	١١٠٣	قابض	٩٠٣
رب المغربين	١٥٣٥	قاضي الحاجات	١٣٥٥
رحيم	٢٥٨	قريب	٣١٢
رب المغرب	١٢٤٥	قابل	٣١٢
رب كوس	٥٠٣	رافع	٢٥١
شاهد	٣١٠	رفيق	٣٩٠
شديد الحال	٢٢٨	رب الفلق	٢٢٣
مؤخر	٨٣٦	رب العظيم	١٢٥٣
متولي	٥٣٦	شافي	٣٩١
مجتبى	٢٥٥		
نافع	٢٠١	شفيع	٢٦٠
نعم المولى	٢٤٤	تواب الرحيم	٦٩٨
سلام	١٣١	خير الرازقين	١٢٠٩
عالم	١٢١	خير الفاتحين	١٣٩٠
عالي	١١١	خير الكافرين	٩٤٠
عادل	١٠٥	ذوالجلال	٨٠١

اسم عظيم	اعداد	اسم عظيم	اعداد
مقط	٢٠٩	سريع	٣٢٠
مالك الملك	٢١٣	رقيب	٣١٢
مخزي	٦٥٤	رب المشرقين	٣٠٨
مبدع	٥١٦	رب الناس	٣٢٢
نادر	٢٥٥	شهيد	٣١٩
نعم النصير	٢٢١	شديد العذاب	١١٣٢
ستار	٦٦١	مظهر العجائب	١٢٥٣
معلل	١٣٠	مغير	١٢٢١
عزيز	٩٢	محدث	٢٥٢
عالي	١١٠	مهيمن	١٠٥
راشيد	٥١٣	منعم	١٤٠
فاطر	٢٩٠	سميع	١٤٦
فعال لما يريد	٣٤٦	مبوح	٤٦
فرد	٢٨٢	معين	١٣٠
صادق	١٩٥	عظيم	١٠٢٠
قديو	٣١٢	فالق	٢١١
قابل	١٣٣	فتاح	٢٨١
قهار	٣٠٦	صابر	٢٩٣
		قيوم	١٥٦



اسمِ فہم	اعداد	اسمِ عظیم	اعداد
ذوالفضل	۱۹۳۷	غیاث التفتین	۳۶۱۲
ذوالمعارج	۱۰۵۱	غافر الذنب	۲۰۶۲
ذاکر	۹۲۱	نواب	۴۰۹
ظاہر	۱۱۰۶	خالق	۷۱۲
غفور	۱۲۸۶	خیر الراہین	۱۱۵۰
غفور الرحیم	۱۵۳۲	خافض	۱۳۸۱
غالب	۱۰۳۳	خادع	۶۷۵
شاکر	۵۲۱	ذوالرحمتہ	۱۲۸۶
ثابت	۹۰۳	زارئ	۹۱۱
خیر الوارثین	۱۵۰۸	ذوالعرش	۱۳۰۷
خیر المناصرین	۱۲۴۲	ذوعقاب	۸۷۹
خیر المنزلین	۱۰۲۸	ضار	۱۰۰۱
ذوالمنن	۸۲۷	غنی	۱۰۶۰
ذوالقوة	۱۲۲۳	غیاث	۱۵۱۱
ذوالطول	۷۸۶	غافر الذنوب	۲۷۰
ذوالانتقام	۱۲۹۸	غافر الذنب	۲۰۶۲
ذوالمغفرة	۲۲۲		
ظہیر	۱۱۱۸		
غافر	۱۲۸۱		



تلاش - جب اپنا ستارہ معلوم نہ ہو - یا دوسرے شخص کا ستارہ معلوم نہ ہو - تو
 عملیات میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اور یہ ایک اصولی بات ہے - یہ بات آپ کو معلوم ہو
 گی ہے کہ حرف کا تعلق ظاہر اور سیدگان سے ہے - اب ایک شخص کا ستارہ ہے
 سارا اور آپ جو عمل کر رہے ہیں اس کا تعلق ہے شخص سے تو ایسی حالت میں عمل
 کرنا نہ دے گا - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عملیات کا تعلق نجوم سے ہے - جو
 شخص علم نجوم سے ناواقف ہے وہ کبھی بھی عملیات میں کامیاب نہ ہوگا - مثلاً ایک
 شخص کا ستارہ ایک وقت میں اوج اور شرف پر ہے اور آپ کی اس سے مخالفت ہے -
 آپ کا ستارہ اس وقت نوبت میں ہے - آپ اس شخص کی معنوی کے لیے عمل
 کرتے ہیں تو عمل ہرگز کام نہ دے گا - ایسے موقع پر وہ عمل برعکس کام دیں گے -
 اب ایسا عمل ہو اس کے ستارہ کی بلندی کو داخل کرے وہ سارا وہ عمل جو آپ کے
 ستارے کی بلندی کو بلند کرے اور اس کی نوبت ہو کرے - اس طرح آپ اس پر
 کام ہو سکیں گے - معنوی دشمنان کا عمل جہاں کام نہ دیکھا حکمت کا قانون ہے کہ
 مرض سے پہلے اسباب مرض کا علاج کرنا چاہیے - اگر مرض کسی وجہ سے عارضی طور
 پر ہو جائے تو اسباب مرض کی موجودگی میں اس کا لوٹ آنا یقینی ہے - بس ہر
 کام کے ہونے یا نہ ہونے کے پہلے اسباب تلاش کرو یعنی کام ہونے یا نہ ہونے کا علاج
 کرو - بلکہ اس سبب کا علاج کرو جس سے وہ کام ہوتا ہے - یا نہیں ہوتا - مثلاً
 اب گاڑی جا رہی ہے - گاڑی کے پیچھے کے نیچے ایک بھاری پتھر آگیا جس کے سبب
 گاڑی رک گئی - اب تم بٹیاں کو نہ مارو نہ کوئی اور تدبیر کرو بلکہ گاڑی چلانے
 کے لیے تم اس پتھر کو ہٹا دو جو پیچھے کو روکے ہوئے ہے - اسی طرح ہر کام کے عمل و
 سبب معلوم کرو ان اسباب کے معلوم ہونے پر علاج کرنے سے کامیابی ہوگی ان
 سبب میں سے ایک سبب ستارہ کا بھی معلوم کرنا ہے - صحیح ستارہ وہ ہے جس کی
 حالت میں کسی کا نفعہ قرار پاتا ہے - نفعہ بنیاد اول ہے جو لوگ صحیح ہونے کے وقت

ہے۔ اس بگ اسم محمد کو حذف کر دیں گے۔ کیونکہ وہ جہیز نام نہیں۔ اب بحث طلب ہے۔ اگر ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ نام سے چلے اسم محمد ذاتی ہے یا تہریکی تو اس کی پہچان ہے کہ نام ہمیشہ دو اسموں سے مرکب ہوتا ہے۔ جب محمد کے الصاف سے تین اسم ہو جائیں تو لفظ محمد زیادہ مانا جائے گا۔ مثلاً محمد احسان علی۔ یا محمد خورشید احمد احسان علی معلوم اسم کو پورا کرتا ہے۔ محمد برکت کے لیے الصاف ہے لیکن محمد علی۔ محمد حسین۔ محمد بی۔ اسم محمد ذاتی ہے۔ برکت اور عزت کے لیے الصاف نہیں کیونکہ جہاں محمد حذف کر دینے کے بعد صرف علی حسین اور بنی وہ جاتے ہیں۔ جو نام کے معلوم کو مکمل نہیں کرتے۔ اسی طرح قومیت۔ کنیت۔ القاب۔ خطاب بھی حساب میں کبھی نہیں آتے۔ مثلاً سردار سید۔ شیخ۔ خان وغیرہ وغیرہ۔ نام کے اعداد استخراج کرنے اور سارہ بتانے میں اس کا خاص لحاظ رکھا جائے۔



بَابُ الْعَمَلِيَّاتِ

اہل قواعد میں چند عملیات میں نے لکھ دیئے ہیں۔ مگر ناظرین کے فائدے کے لیے ضروری امور میں کامیابی کے لیے چند عمل تحریر کرتا ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ آج کی عملیات کی کتابیں اس قدر طبع ہو چکی ہیں۔ جن کا کوئی شمار نہیں۔ چار پہلو کی کتاب میں ہے شمار نقل اور عمل آپ کو ملیں گے۔ میں نہیں کہتا کہ وہ سب عمل نقل ہے کار اور ہے اثر ہیں۔ تمام حروف میں اثر ہے۔ ہر جملہ میں تاثیر ہے۔ ہر نقل میں ہجرا جائے موثر ہے لیکن تاویق قواعد و ضوابط معلوم نہ ہوں سب بے ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ آپ اکثر عمل کرتے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے ان میں سے چند مشہور اور حوالہ قواعد وضع کر دیئے ہیں باقی گہری اور عمیق باتیں اللہ تعالیٰ دوسری جلد میں بیان کریں گا۔

پچاس روز تک روزانہ چالیس مرتبہ سورہ مزمل شریف یا وضو جہانی میں اور تاریکی میں (اول آخر ۳۳ بار درود شریف) اس عمل کا اثر یہ ہے کہ چار آدمی سیاہ پوش آ کسی نہ کسی طریق سے ملاقات کریں گے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آدمی ان کو دوست یا لکھ لیتا ہے اور وضو کا کھا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ موکل ہوتے ہیں مگر تعداد چار کم نہیں ہوتی۔ جب ان سے ملاقات ہو تو ہر قسم کے سوال کر کے جواب لے سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ان موکلوں نے عاتلوں کو دھنیہ بھی بتا دیا ہے اگر بالفرض وجہ سے یا بے احتیاطی سے عمل کراد ہو گیا ہے تو ثواب میں ملاقات کرنا لازمی۔ ثواب کی بات یاد رکھو۔ وہ کام کی بات ہوگی۔

مغرب کے درمیان روزانہ ۳۳۵ مرتبہ یا اے یار تمن یا رقیم آسمان کے سایہ یعنی اوپر چھت وغیرہ نہ ہو۔ یا وضو سر بر منہ ہو کر پڑھا کریں۔ چالیس دن میں نفع فیہ ہوگی۔ اور ایسی جگہ سے نفع ہوگا کہ جہاں نگاہ بھی نہ پہنچے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے یا چالیس دن کے بعد اس عمل کے خاص اثرات ظاہر ہوں تو پھر ہمیشہ درود اس عمل کا ورد کرنے والا کسی دوسرے عمل کا محتاج نہیں رہتا۔

انزل من السماء ماء فسالنا اوديت بقدرها فاحتمل
السيل زهيد ايبا (سورہ رعد کوٹا)
یہ آیت شریف نہایت قوی اور زور اثر ہے بشرطیکہ پڑھنے والا ذرا اہمیت سے
لے۔

ترکیب یہ ہے کہ چالیس دن تک چار پانی پر نہ سوئیں صحت پر یا زمین پر
عشاء کے فرض اور سنتیں پڑھیں وتر نہ پڑھیں اب دنیا کے کاموں سے فراغت
کر کے جب سونے کا وقت آئے تو وتر اور نفل پڑھ کر پاک بستر پر سونے کو یقین
کسی سے بات نہ کریں نہ کھانا پینا کریں۔ اور دلہنے کان کے نیچے ہاتھ رکھ کر اس
مرتبہ اس آیت شریف کو پڑھیں۔ (اول و آخر سورہ ۳ مرتبہ سورہ شریف اور اسی
میں سو جائیں۔ اسی طرح تین طے فی جہ چالیس یوم کل ایک سو بیس دن کریں
انشاء اللہ تعالیٰ اس درمیان میں غیب سے کوئی وقفہ مل جائے۔ کوئی شخص
نہی تعلیم کر دے یا کوئی صورت ہو۔ بہر حال زندگی بھر کا بعد دست غیب سے
جائے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ نے فرض بھی عشاء کے سوتے وقت تک نہیں
تو فرض بھی اسی وقت پڑھ لیں۔ فرض اسی قدر ہے کہ نماز کے بعد فوراً وعید
کر دیں (نماز سے مراد وتر ہیں) اور بعد وعید کوئی کام نہ کریں۔ نہ کسی سے
کریں۔ سیدھے کان کے نیچے ہاتھ رکھ کر سوئیں۔ سونے کے بعد دوسری رکعت
جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر اتفاق سے آپ وعید پڑھ کر یقین گئے۔
نہیں آئی تھی کہ کوئی ایسا حادثہ پیدا ہو گیا کہ جس میں انھما اور بات کرنا ضروری
گیا۔ اب پھر وضو کرو اور چار رکعت نماز نفل پڑھ کر دوبارہ عمل پڑھو اور پھر
لیٹو جب نیند آگئی تو عمل کا وقت گیا۔ یعنی تم سو گئے تھے۔ پھر کوئی حادثہ
اٹھے اور بات کی تو دوبارہ عمل کی ضرورت نہیں۔ نیند آنے سے قبل اگر کوئی
ہو جائے تو عمل کو دہرانا ہوگا۔ یا مالک الملک ذو الجلال والاكرام

پڑھتے وضو ہے وضو ہر وقت اس عمل کو پڑھا کرو۔ کوئی تھوڑا ستر نہیں۔ مگر
یہ قدر پڑھ سکو خوب پڑھو اور اپنے ستارہ کی سمت میں روزانہ رات میں ایک ہزار
پڑھا کرو (بہر وقت دن کو بھی پڑھ سکتے ہو) مگر قہار سے ستارہ کی سمت ہو۔ فقیر
یہ کہتا ہے۔ اس کا کوئی کرشمہ ہے۔ بہت ہی عجیب عمل ہے۔

جب کسی کے احوال پچھا ہونے کا وقت آئے تو اس نقش مکرم کو دھڑکیں سے
پہلو پر رکھ کر کھم اور صورت کے سیدھے ہاتھ میں باندھ دو۔ بحکم خدا نہایت
سے احوال پچھا ہوگی۔ لیکن جیسے ہی پچھا ہو جائے اس نقش کو کھول کر دے دیا۔
اسی میں دل دیں نہ کریں۔



و	ع	و	و	ع	و
و	ع	و	و	ع	و
و	ع	و	و	ع	و

یا کسی کا بچھاپ بند ہو جائے۔ یا کسی کو ایام
جائے تو اس نقش کو کھم کر بائیں ران میں باندھیں بحکم خدا سب
نہیں آئی تھی کہ کوئی ایسا حادثہ پیدا ہو گیا کہ جس میں انھما اور بات کرنا ضروری
گیا۔ اب پھر وضو کرو اور چار رکعت نماز نفل پڑھ کر دوبارہ عمل پڑھو اور پھر
لیٹو جب نیند آگئی تو عمل کا وقت گیا۔ یعنی تم سو گئے تھے۔ پھر کوئی حادثہ
اٹھے اور بات کی تو دوبارہ عمل کی ضرورت نہیں۔ نیند آنے سے قبل اگر کوئی
ہو جائے تو عمل کو دہرانا ہوگا۔ یا مالک الملک ذو الجلال والاكرام

ح	۸	۱	۱	و	۶
ج	۳	۵	۵	ز	۷
د	۴	۶	۹	ب	۲

ہیں عورتوں کو ایام ماہواری جاری ہوں اور بند نہ ہوتے ہوں تو اس نقش
نوں کو تر یا نون مر یا نون بکری سے لکھ کر عورت کی نکر میں پاندھیں ایام
۲۔

۲۶۰	۲۶۵	۲۶۲
۲۶۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸



اکثر احباب و اصحاب اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس کے واسطے چھپے آ
دیکھیں کہ اگر کوئی مرنس قاہری ہے تو اس کا علاج کسی عظیم یا طیب کی دانے
کرائیں۔ اور ذیل کا عمل کریں۔ بحکم خدا اولاد ہوگی۔ تجرب ہے۔ ترکیب یہ ہے
زن و شوہر دونوں روزہ رکھیں افطار سے ایک گھنٹہ قبل کسی قسم کی منٹائی کے
دانے لا کر ہر دانے پر تین تین مرتبہ یہ آیت شریف پڑھیں اور افطار اسی منٹائی
کریں۔ یعنی ایک ایک دانہ ان و شوہر کھالیں۔ بعد نماز عشا اس نقش معطر
مشک اور دھنن کی سیاہی بنا کر لکھیں اور دودھ میں (ایک پاؤ کافی ہے) گھول کر
دونوں زن و شوہر نصف نصف پی لیں۔ صبح منٹا فکر بھی طالیں اور نقش کو اسی
طرح دھو لیں کہ کوئی حرف باقی نہ رہ جائے اور رات کو قرأت کریں۔ بحکم خدا اولاد
ہوگی۔ اگر پہلی مرتبہ اثر نہ ہو تو دوسرے ہفتے میں پھر دونوں روزہ رکھ کر سب کام
کریں پھر تیسرے ہفتے میں پھر چوتھے ہفتے میں۔ خدا چاہے تو ایک ماہ میں چار مرتبہ
اس عمل کے کرنے سے اولاد ہوگی۔ وہ آیت شریف جو منٹائی پر پڑھی جائے گی۔ جس
سے افطار کیا جائے گا یہ ہے۔

اذ قالت امرأة عمران رب انی نذرت لک
مافی بطنی محرراً فتقبل منی انک انت السميع
العليم بحق یا هادی یا هادی

اور جو نقش سوتے وقت دودھ میں گھول کر پیا جائے گا
۲۔ ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم			
ب	ا	س	ط
۱۹	۳۸	۳	۱۲
۱۸	۳۷	۲	۲۳
۳۳	۶	۵	۲۵

۱۔ "۱۸۰۰" = ایک جملہ ہے۔ ترک حیوانات کر کے باطہارت سو الاکہ مرتبہ اس
جملہ کو پڑھیں ۳۰ دن پر موقوف نہیں۔ چھ دنوں میں پڑھیں سو الاکہ مرتبہ پڑھنے پر
اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی سو الاکہ قسم کرنے کے بعد روزانہ ایک سو ایک مرتبہ صبح
کو اور اسی قدر شام کو پڑھا کریں۔ اب آپ عامل ہیں۔ کسی شخص کے کسی جگہ اور
کسی قسم کا درد ہو صرف تین مرتبہ عامل کے پڑھنے اور بھونکنے سے فوراً درد موقوف ہوگا
جہاں تک کہ دردہ بھی رفع ہو جاتا ہے اگر مریض عامل کے سامنے نہ ہو تو اس آدمی
کے ہاتھ پر تین دفعہ پڑھ کر بھونک دے جو آدمی مریض تک جاتا ہو اور اس سے
کہے کہ یہ ہاتھ مریض کی درد والی جگہ پر پھر دو۔ فوراً درد موقوف ہوگا۔ جو ان جانور

کہ بھی روز ہو تو اس عمل کا اثر ہوتا ہے۔ اور ان ذکوۃ میں کسی قسم کا گوشت نہ
کھائیں۔ روزہ۔ ہی۔ مکی۔ کھا سکتے ہیں اور باد صوبہ قبلہ رخ ہو کر روزانہ پڑھا کریں۔
جب تک ۱۲ لاکھ کی تعداد فتح ہو بہت مجرب ہے۔

کروری یعنی قوت ماہ کے شاگی ہوں خدا چاہے تو اس طریق عمل سے بہت قوت
حاصل کریں گے۔ لیکن دنیا عالم اسباب ہے اس لیے بطریق اسباب کوئی روز ابھی
کھائیں تو مؤثر ہوگی۔ واضح ہو کہ عروج ماہ میں اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت
اس نقش کو دھڑان سے لکھ کر اس نقش کے گرد اگر دیہ آیت پاک تحریر کرو۔

وقیل یا ارض ابلعی مانک و یاسماء اقلعی و غیض العاد
وقضی الامر

حق دہد ہو زحلی کمن سفص قرشت۔ غز۔ ضلخ۔ اس نقش کو موسم بار
کے اپنی کر سے باندھ لیں۔ بحکم خدا قوت بروری زیادہ ہوگی اگر کوئی خاص اثر
مطلوب نہ ہو تو تعویذ بدستور بندھا رہے اور روزانہ سوتے وقت وہ آیت شریف پڑھا
کریں۔ یعنی وقیل سے الامر تک (حق دہد پڑھنے کی ضرورت نہیں) روزانہ ایک سو
مرتبہ پڑھا کریں

۷۸۶

۴۶	۳۸	۴۳
۴۰	۴۲	۴۵
۴۱	۴۷	۳۹



جس کسی کو سرعت کی بیماری ہو۔ اور قوت اسماک قلعی نہ رہی ہو۔ انگور کا

پتہ کر اس پر یہ عمل تحریر کرو۔ اور بائیں دان کی ہڑ میں باندھ لو۔ اللہ اللہ تعالیٰ
سب خواہش اسماک ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

کلما او قدوا نار الحرب المفضھا اللہ امسک ایھا الماء
لنازل من صلب۔ فلان بن فلان (نام مریض مع والدہ)
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مؤکل

صفت شریف میں ہے کہ جو قلعہ پانی کا زمین پر گرتا ہے اس کے ساتھ ایک
نقش ہوتا ہے۔ خدائے قادر نے اس قدر جہت کے ساتھ فرشتے پیدا کئے ہیں کہ شمار
کا سوائے خدائے عظیم کے کوئی نہیں جانتا ہیں ایک روز بیان کرتا ہوں اس سے
کہ فرشتوں کی تعداد کا ایک گچ خاکہ نظر آئے گا۔ دہد کے ۲۸ حروف کے بعد اس
زمین کہ دنیا کی ہزاروں زبانیں لاکھوں علم۔ کروڑوں کتابیں لکھی جا چکی اور قیامت
آج آیا اپنی اپنی باتیں کرتی رہے گی اور تہ تہ الفاظ اور لغت دنیا میں ہوتے رہیں
۔ لیکن ان انھائیں حروف کے بعد فتح ہوں گے نہ ہو سکتے ہیں۔ خدائے برتر
نے اس قدر خاکہ پیدا کئے ہیں کہ آپ کوئی نام کسی ترکیب سے نکالیں۔ اس نام
مطلوبہ ہوگا ہے۔ یعنی ۲۸ حروف کے بعد اس قدر ہیں کہ انسان ان کو فتح کرنے
مطلوبہ کرنے سے عاجز ہیں۔ مگر خدائے برتر نے ان انھائیں حروف کے بعد ان کو
مکمل کر دیا ہے۔ اور جس قدر جو ان انھائیں حروف کے ہو سکتے ہیں اتنے ہی فرشتے اللہ
کے سامنے پیدا کر دیے ہیں (قبلاک اللہ احسن القاصین) اور لطف یہ ہے کہ ہر حرف کا
مطلوبہ اسے اور جب وہ مرکب ہو جائے تو اس مرکب کا فرشتہ جدا ہے۔ مثلاً زید
نہیں صرف ز (ز) کا فرشتہ جدا ہے۔ اور پھر محموس یعنی زید کا فرشتہ جدا ہے۔ اب



ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔
 ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ متذیہ۔ بڑو۔

ہر گیا ہے کہ از میں روید

وحدہ لا شریک می گوید

درخت کی ہر پتی قدرت کا ایک وسیع کارخانہ ہے اور اس میں قدرت کی بے شمار
 کارسازیاں پنہاں ہیں۔

برگ درختان سبز در نظر ہو شیار

ہر درخت و فتریت معرفت گردگار

عملیات میں بھی موکوں کا وجود ایک اہم جزو بلکہ اساس عمل موکل ہی کی ذات
 ہے۔ اصطلاح عمل میں موکل ان خاص فرشتوں کا نام ہے اور ان ملائکہ سے مراد ہے

جو نظام عالم کے نگہبان اور لوگوں کے قلوب پر متصرف ہیں اور خدائے قدوس نے ان
 کے متعلق یہ کام کیا ہے۔ عالمین اور فطرتیں نے ان ملائکہ کو تین اقسام پر تقسیم کیا
 ہے۔ قسم اول ہمیشہ و قسم دوم مقربہ۔ قسم سوم علویہ۔ ہر قسم کے ملائکہ کی تعداد
 سور و رخ اور رنگ و باطن سے بھی زیادہ ہے۔ قسم اول ہمیشہ کے متعلق کوئی کار
 دہانی سپرد نہیں ہے ہر وقت قہید۔ تسبیح۔ تہلیل۔ تقدیس میں مصروف اور مشغول
 رہتے ہیں۔ بعض حالت قیام میں ہیں۔ بعض رکوع میں بعض سجدہ میں بعض قعود
 میں۔ ان فرشتوں کی تعداد اس قدر ہے کہ ساتویں آسمانوں میں ایک باشت جگہ بھی
 ان سے خالی نہیں۔ قسم دوم مقربین ان کے متعلق دنیا کے اہم اور بڑے بڑے کام
 ہیں جیسے وحی لانا۔ اوراق تقسیم کرنا۔ قبض روح کرنا۔ فسخ و شکست دنیا۔ عزت و
 ذلت۔ کاموں کا بکھارنا۔ سنبھالنا۔ قسم سوم یعنی علویہ ان کے متعلق دنیا کے چھوٹے
 چھوٹے اور معمولی کام ہیں۔ جیسے بارش برساتنا۔ انسانوں کے نامہ اعمال لکھنا۔ اور
 ان کو شیاطین و ارواح فبیض سے محفوظ رکھنا۔ ہوا کو چلاتا بادل کو پھیلاتا۔ اور ان ہی
 سے خلق اعمال و وظائف ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ دنیا میں شیطان اور جنات اس
 قدر ہیں کہ جب تم چلتے ہو تو ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے چلتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے
 ہماری نگہبانی کے واسطے فرشتے پیدا کئے ہیں۔ یہ تمام ملائکہ قسم اول کے ہوں۔ یا
 دوم کے یا سوم کے سب پابند احکام الہی ہیں۔ یہ نامزدانی نہیں کر سکتے۔ ان میں نفس
 کا مادہ نہیں اور نہ شیطان ان کو بہکا سکتا ہے یہ فرشتے اپنے مقررہ کام اور خدا کی
 فرما برداری سے سرسبز اطراف نہیں کر سکتے۔ اور اپنی قوت اور اپنے اختیارات سے کچھ
 نہیں کر سکتے تا وہ قہید حکم الہی نہ ہو۔ یا اس حد تک جس حد تک خدائے قادر و
 توانا نے ان کو اختیار دیا ہے۔ عالمان علم عملیات نے چند در چند قواعد کسی عمل یا
 اسم یا حرف بنانے کے تحریر فرمائے ہیں۔ ان سے بعض زیادہ مشکل ہیں اور بعض
 آسان چونکہ یہ کتاب مبادیات میں سے ہے اور ان اصحاب کے واسطے لکھی گئی ہے جو

میں بچا کر۔ صدر مؤخر کرد۔ صدر مؤخر کی تشریح اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ کر دی
جاتی ہے۔ صدر مؤخر کرنے سے تمام حروف گردش کر جاتے ہیں۔ پھر چار چار حروف کو
مرکب کر کے ان کے آگے جملہ آئیل زیادہ کرتے جاؤ۔ یہ تمام موکل اس اسم کے ہوں
گے۔ اگر آخر میں ایک یا دو یا تین حروف رہ جائیں تو سطر کے اوپر حروف میں سے حسب
مردت حرف لے کر اسے بھی چار حرفی بنالیں۔

بعض عقلمیں اور عالمین نے سوکلات کی تین قسمیں بیان کی ہیں قسم اول موکل
ترکیبی۔ قسم دوم موکل مجرد۔ قسم سوم موکل روحانی ان سب سے ہر قسم کے موکل
بنانے کی ترکیب درج ذیل ہے۔

قسم اول۔ موکل ترکیبی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم کو موکل بنانا ہو اس اسم کا
حرف اول لکھو اس کے بعد اس حرف کا بارہواں حرف لکھو۔ یعنی لکھو۔ یعنی لکھو کے
سلسلہ میں اس حرف سے جو بارہواں حرف ہو وہ لکھو۔ اس کے بعد حرف اول سے
دوسراں حرف ہو وہ لکھو۔ اب یہ تین حرف ہوتے ہیں ہر حرف کو مرکب کر کے
اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر اس قسم کا نام موکل ترکیبی ہے۔ مثلاً اسم اعظم اللہ
کا موکل ترکیبی بنانا ہے۔ اسم اعظم اللہ میں پہلا حرف اللہ ہے اور الف سے لکھو میں
بارہواں حرف لام ہے۔ لہذا لام کے بعد یا (ی) لکھو ہر حرف پیدا ہوئے۔ ا۔ ل۔ ی۔
اس کو مرکب کیا۔ الی۔ بنا۔ اس کے آگے آئیل بڑھایا تو الیائیل ہوا۔ لہذا اللہ
کا موکل ترکیبی الیائیل ہے۔ لیکن ایک صاحب نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا کہ
حرف دوم جو پیدا کیا جائے یعنی دسواں حرف لکھو کا۔ وہ شمار اول سے نہ ہوگا۔ بلکہ
حرف دوم سے ہوگا۔ یعنی حرف دوم کا دسواں حرف اور خود مجھے بھی اس سے اتفاق ہے
ساور میں قول اول پر قول دوم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یعنی لام (ل) سے دسواں حرف شین
(ش) ہے۔ لہذا موکل ترکیبی اللہ کا الیائیل ہوا میں نے دونوں قول نقل کر دیئے۔
آپ کو جو طریق پسند ہو وہ ہی اختیار کریں دونوں طریق صحیح ہیں۔

اعداد حاصل ہوں ان اعداد کو دوگنا کرے اس میں سے بیالیس عدد مہنا کر کے اس کے
حروف بناؤ۔ ان حروف کو معکوس کر کے جملہ آئیل بڑھا دو نام موکل پیدا ہوگا۔ مثلاً
سلطان کے عدد ایک سو پچاس ہوتے اس کو دوگنا کیا تین سو ہوتے اس میں سے
بیالیس عدد مہنا کئے باقی دو سو اٹھاون ہوتے۔ اس کے حرف بنے۔ ح۔ ن۔ ر۔
اب ان حروف کو معکوس کیا۔ یہ صورت ہوئی۔ ر۔ ن۔ ح۔ جملہ آئیل زیادہ کیا۔
نام کوکل رنحائیل۔

قاعدہ چہارم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس اسم کے ہر حرف کے اعداد بنا کر اس
کو معکوس کرتے جاؤ اور ایک سطر میں پکھاتے جاؤ۔ جب تمام حروف ختم ہو جائیں تو
تمام حروف کو خالص کر کے اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر دو۔ اسم کا موکل پیدا ہوگا۔
اس قاعدہ میں بیالیس عدد مہنا نہیں کئے جاتے مثلاً سلطان کا موکل بنانا ہے تو پہلا
حرف اسم سلطان میں س ہے جس کے عدد ساٹھ ہیں۔ اس کو دوگنا کیا ایک سو بیس
ہوتے۔ اس کے حرف ہوتے ک۔ ق۔ ان حروف کو معکوس کیا تو ق۔ ک۔ ہوا۔
س کے بعد لام ہے۔ لام کے عدد تیس کو دوگنا کیا ساٹھ۔ اس کا حرف سین (س) ہوا
ل کے بعد ط (ط) ہے اس کے عدد نو ہیں نو کو دوگنا کیا اٹھارہ ہوتے اس کے حرف بنے
ی۔ ی۔ اس کو معکوس کیا۔ ی۔ ر۔ ہوا (ق۔ ک۔ س۔ ی۔ ر۔ ط) ط کے بعد
الف ہے اس کا عدد ایک ہے۔ اس کو دوگنا کیا دو ہوتے اس کا حرف بنا (ب) الف
کے بعد نون (ن) ہے۔ نون کے عدد پچاس ہوتے۔ پچاس کو دوگنا کیا تو سو ہوتے۔
اس کا حرف بنا قاف (ق) اب سلطان سے اس قدر حروف پیدا ہوئے (ق۔ ک۔ س۔
ی۔ ر۔ ب۔ ق) ان کو خالص کیا تو یہ حرف بنے۔ ق۔ ک۔ س۔ ی۔ ر۔ ح۔ ب۔
ان حروف کو مرکب کیا۔ فکیجب۔ اس کے آگے جملہ آئیل بڑھایا تو نام موکل بنا
فکیجبائیل

قسم چہارم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس اسم کو بسط مسلم کرد۔ اور ایک سطر

قسم دوم - موکل مجرد بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس کا حرف اول علیحدہ کر دیا جائے اعداد لہجہ سے نکال کر اس کے حروف بنائے اور ان حروف کے آخر میں وہ حرف مستتر لگا کر اس کے آگے جملہ آئیل بڑھا دو۔ موکل مجرد بنانے کا مثلاً اسم اعظم اللہ کا موکل مجرد بنانا ہے۔ اس اسم میں پہلا حرف اللہ ہے اس کو نکالو۔ باقی ہا لہ۔ اس کے عدد ہونے بنیستہ۔ اس کے حرف ہنہ۔ س۔ س۔ اس کے آخر میں حرف مستتر لگایا تو تین حرف ہو گئے۔ س۔ ا۔ ان حروف کو مرکب کیا تو بنا سائیل۔ لہذا اللہ کا موکل مجرد سائیل ہے۔

نوٹ:۔ جب کسی اسم کے آخر میں الف آجاتا ہے تو بعض اساتذہ آئیل کے الف کو گرا دیتے ہیں۔ اور جملہ آئیل زیادہ کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں اللہ کا موکل مجرد سائیل ہوا۔

قسم سوم:۔ موکل روحانی ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم یا جملہ کا موکل بنانا ہے تو اس کے حرف آخر کو جدا کر دیا جائے اعداد نکال کر اس کے حرف بنائے اور ان حروف کے ماقبل حروف مستتر لگا کر ان کے حروف کو مرکب کر دو اور اس کے آگے جملہ آئیل بڑھا کر موکل پیدا کر دو۔ موکل روحانی ہوگا۔ مثلاً اللہ کا حرف باخر (ہ) ہے۔ جب اسم اعظم اللہ سے حرف آخر یعنی ہا (ہ) کو الٹا یا تو باقی ہا لہ اس کے عدد لہجہ سے اکٹھے ہونے اس کے حروف ہنہ۔ الف۔ سین (ا۔ س) جو حرف ہا۔ پہلے الٹا یا تھا۔ وہ ان حروف کے ماقبل لگایا تو ہا۔ س۔ یہ تین حرف ہو گئے۔ اب اس کو مرکب کر کے آئیل آخر میں زیادہ کیا تو۔ سائیل۔ موکل روحانی اللہ کا ہوا۔ ایک اور قاعدہ کسی اسم یا آیت کے موکل بنانے کا اساتذہ نے لکھا ہے اور اس طرح جو موکل بنایا جائے اسے موکل منصری کہتے ہیں چونکہ منصر چار ہیں۔ آتش۔ باد۔ آب۔ خاک۔ لہذا موکل منصری بھی چار قسم کے بنائے جاتے ہیں۔ اول آتشی۔ دوم بادی۔ سوم آبی۔ چہارم خاکی۔ اب ہر ایک قسم کے موکل بنانے کا قاعدہ معلوم کر دو

قسم اول آتشی جس اسم کا موکل آتشی بنانا ہو تو اس اسم یا عمل میں جس قدر حرف آتشی ہوں سب کو نکال لو جو حرف باقی رہیں۔ ان کے اعداد لہجہ سے نکال لو۔ اور ان اعداد کے حروف بنا کر لکھو۔ اب جو حرف آتشی آپ نے نکالے ہیں اگر وہ ایک حرف ہے تو اس کو ان حروف پر مقدم کر دو۔ اور اس کے آگے جملہ آئیل لگا کر موکل بنائے۔ موکل آتشی ہوگا۔ یکن اگر اس اسم یا عمل میں کئی حرف آتشی لگے ہیں تو ان سب کے اعداد لہجہ سے نکال کر اس کا حرف بنالو۔ اگر اعداد ایسے حاصل ہوتے ہیں کہ ان سے دو یا تین حرف پیدا ہوتے ہیں۔ (یا زیادہ) تو پھر اعداد کا استتقاق کرو۔ اگر اب بھی دو حرف ہی پیدا ہوتے ہیں تو استتقاق دو استتقاق کرو۔ جہاں تک کہ وہ عدد بنادیں آجائے اب اس کا حرف بنا کر ماقبل ان حروف کے جو ذکر موکل آتشی پیدا کر دو۔ یہ بات یاد رکھو کہ صرف حرف آتشی ایک پیدا کیا جائے گا۔ باقی جو اور عنصر کے حروف کے اعداد کے ہیں اس سے جس قدر بھی حرف ہوں وہ برابر نکلیں گے ان اعداد کا استتقاق ہوگا۔ اس تفصیل سے صرف موکل بنانے کے چند قواعد معلوم ہو گئے۔ میں عام فہم کرنے کے لیے ہر قاعدہ کی مثال پیش کرتا ہوں۔

قاعدہ اول۔ وہ اسم جس میں ایک ہی حرف آتشی ہے اسم اعظم اللہ کا موکل منصری بنانا ہے اس میں الف آتشی ہے۔ ح خاکی ہے وال خاکی ہے لہذا حرف آتشی الف کو الٹا یا باقی ح۔ د۔ ان کے اعداد ہونے بادہ ح۔ وا اس کے حرف پ۔ ی۔ اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کیا تو بنا۔ اوائیل۔ لہذا اسم اعظم اللہ کا موکل منصری آتشی اوائیل ہے۔

قاعدہ دوم۔ ایسا اسم اعظم جس میں کئی حرف آتشی ہیں اور ان میں استتقاق کر کے عدد پیدا کیا ہے اور موکل منصری آتشی بنانا ہے۔ اسم اعظم اللہ۔ اس میں دو حرف آتشی ہیں (ا۔ ہ) اور دو لام (ل) ہیں جو خاکی ہیں۔ لہذا حرف آتشی کو الٹا یا تو باقی ل۔ لہے جس کے عدد ساٹھ ہونے (ل۔ ل) لہجہ میں ساٹھ عدد سین (س) کے ہیں۔

لہذا سین لکھا۔ اب دو حروف (ا۔ و) کے اعداد چھ ہونے چھ عدد لکھد میں واؤ کے ہیں
لہذا اللہ کا موکل عنصری آتش و سائل ہوا۔

قاعدہ سوم۔ ایسا اسم جس میں استطاق سے موکل عنصری آتش پیدا کیا گیا ہے۔ مثلاً
اسم اعظم مذل۔ اس میں دو حرف م۔ اور ذال آتش ہیں اور حرف لام (ل) خاکی ہے۔
حروف آتش کے عدد لکھدی سات سو چالیس ہونے جس کا استطاق در استطاق کیا گیا۔ یعنی
۲۰۸۔ اس کا حرف بے (ب) پیدا ہوا۔ لہذا اسم اعظم مذل سے یہ حرف پیدا ہوئے۔
ب۔ ل۔ جمد آئیل۔ زیادہ کیا۔ بلائیل ہوا۔ لہذا اسم اعظم مذل کا موکل عنصری۔
بلائیل ہوا۔ بس اسی طرح ہر عنصر کے واسطے عمل کرو۔ اگر میں تمام عناصر کی ترکیب
لکھوں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اہل دانش کے لیے تو ایک جملہ ہی کافی ہے اور
اس قدر تصریح سے تو ہر شخص قاعدہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بات ابھی قابل
دیان رہ گئی۔ آپ جس عنصر کا موکل کسی اسم سے بنانا چاہتے ہیں۔ مگر اس اسم میں
اس عنصر کا حرف ہی نہیں ہے۔ مثلاً کسی عمل یا اسم کا موکل عنصری آتش ہم کو بنانا
ہے۔ لیکن اس عمل یا اسم میں کوئی حرف آتش نہیں ہے تو پھر کیا کریں۔ اس کا
جواب یہ ہے کہ اگر اس عنصر کا حرف نہیں ہے تو پھر اس عنصر کا دوست عنصر لے کر
اس سے عمل کرو۔ مثلاً اگر تم موکل عنصری آتش بنانا چاہتے ہو۔ اور اس اسم میں
آتش حروف نہیں ہیں۔ تو آتش کے دوست خاک کے حروف لے کر یہ ہی عمل کرو۔
(عناصر کی دوستی اور دشمنی اس کتاب میں آپ کو اپنے موقع پر ملے گی۔ مثلاً ہم کو اسم
بدوح۔ کا موکل عنصری آتش بنانا ہے لیکن اس میں یعنی اسم بدوح میں کوئی حرف
آتش نہیں ہے۔ بدوح میں حرف بے (ب) بادی ہے۔ ہے۔ حرف وال (وا) خاکی ہے
حرف (وا) بادی ہے۔ حرف حا (ح) خاکی ہے۔ اب خاک کے حرف بدوح میں دو برآمد
ہوئے یعنی وال۔ حا۔ د۔ ح۔ اور دو حرف بادی ہیں۔ بے (ب) اور واؤ (وا) لہذا حرف
خاکی کو چھوڑ کر حروف بادی کے اعداد آٹھ ہونے۔ (ب۔ واؤ۔ ۲۔ ۶۔ ۸۔ اس کا

حرف بنا۔ حا۔ ح۔) اب حروف خاکی کے دونوں حرفوں کی میزان بارہ ہوتی (د۔ ح۔ ۳)
۸۔ لہذا اس کا استطاق کیا تو ۲۔ ۱۔ ۳ یعنی تین کا عدد برآمد ہوا جس کا لکھد سے
حرف بنا جیم۔ (ج) اب بدوح سے دو حرف پیدا ہوئے۔ ج۔ ح۔ اس کا مرکب کیا
خا بنا۔ اس کے آگے آئیل بڑھایا تو اسم کا موکل عنصری آتش ہوا۔ جھائیل۔ اسی طرح ہر
عنصر سے موکل بنانے کا قاعدہ ہے۔ اور اہل دانش ہر عنصر کا موکل بنا سکیں گے۔
اب ایک نکتہ اور بھی باقی رہا۔ کوئی اسم ایسا ہے کہ جس میں وہ عنصر نہیں ہے۔
اس کا ہمیں کوکل بنانا ہے (تو ایسی جگہ ہم اس کے دوست یعنی موافق عنصر سے کام لیں
گے۔ اب اتفاقاً آپ کو کسی عمل میں دوست عنصر بھی ملے تو کیا کریں۔ اس کے
متعلق گزارش ہے کہ خدا کے متعدد ناموں میں سے کوئی ایسا نام تلاش کریں جس کا
سراسر اسم وہ عنصر ہو جس عنصر کا موکل بنانا ہے۔ اس اسم کو اس عمل میں پہلے لکھو اور
اگر اسم ہے تو اسم سے قبل اس اسم اعظم کو لکھو۔

قاعدہ۔ بعض اساتذہ نے ان تمام عقلمندوں کو طے کرتے ہوئے موکل بنانے کا یہ عام
قلم اور آسان قاعدہ بیان کیا ہے کہ کسی اسم یا عمل کا موکل بنانا ہو تو اس اسم یا
عمل کا سراسر اسم لے کر اس کے آگے جمد آئیل بڑھا دو۔ پس یہ ہی اس عمل یا اسم کا
موکل ہے۔ مثلاً حمید کا موکل مائیل۔ عزیز کا عائیل۔ قل ہو اللہ شریف قائل۔

میں موکل بنانے کے چند قواعد بیان کر چکا ہوں۔ جو اس کتاب کی شان کے
مطابق تھے۔ چونکہ یہ کتاب علم ہیز کے مبادیات پر لکھی گئی ہے لہذا اس کتاب میں
تمام مسائل دی ہیں جو مبادیات سے تعلق رکھتے ہیں عمیق اور باریک مسائل کو قصداً
غور انداز کر دیا ہے۔ موکل بنانے کے ابھی چند قواعد اور بھی ہیں۔ جن میں
بعض مجھے معلوم ہیں لیکن وہ نہایت تفصیل چاہتے تھے اور کتاب کا دامن کوتاہ ہے
لہذا میں نے انہیں ترک کر دیا۔ لیکن اساتذہ کی کتب میں بعض موکل ایسے بھی
دیکھے گئے ہیں۔ جو میری سمجھ سے بھی بالاتر تھے۔ اور باوجود کوشش کے میں ان کو

عمل نہ کر سکا۔ اگر کسی صاحب کو اور قاعدہ یا قواعد معلوم ہوں تو وہ اپنے تحقیق کردہ
موکل پر عمل کریں۔ یعنی اپنا موکل بنا کر کام لیں۔ لیکن ایک بات خطبات میں ذاتی
ہے کہ موکل بنانے کی چند ترکیبیں بیان کر دیں۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ کون سا موکل
کس جگہ کام دیتا ہے۔ آیا یہ تمام طریقہ صحیح ہیں اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے
جس طریق پر دل چاہے موکل بنا لو وہ کام آئے گا یا تقسیم کار ہے کہ فلاں قاعدہ سے
بنا ہوا موکل فلاں جگہ کام دے گا۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ بعض موکل کمزور بعض قوی
ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور مربع کون ہے۔ مختصر یہ کہ بتایا جائے کہ
کس سے کہاں کام لیا جائے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جو قدرتی طور پر ہر دل میں پیدا ہوگا
لیکن جہاں تک میری معلومات اور تحقیقات کا دائرہ ہے۔ میں نے آج تک کسی
کتاب میں یہ بحث نہیں دیکھی اور میں خود مدت تک غصہ میں بھنسا رہا اور صحیح یہ ہے
کہ اب تک بھنسا ہوں اور باوجود کوشش کے تا اندم نہ چھٹا۔ میں خود جس قاعدہ کا
پابند ہوں وہ بالکل سیدھا سادہ ہے جس کو ابتدا میں بیان کر آیا ہوں۔ میں زیادہ تر
موکل اسی قاعدہ سے بناتا ہوں کہ جس اسم یا عمل کا موکل مجھے بنانا ہوتا ہے اس کے
اعداد نکال کر اور حرف یا حرف بنا کر اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر دیں اور انہیں
عدد خارج کر نیچے بعد اس کے علاوہ جو میری تحقیق تھی اور اس میں جو آسان قاعدے
تھے کہہ چکا۔ یہ تمام قواعد صحیح ہیں اور معمول ہیں۔ آپ کو جس عمل یا اسم کا
موکل بنانا ہو تو ان چند قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے موکل بنائیں۔ بحکم خدا
وہ موکل کام دے گا۔ اور یہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آپ کسی قاعدے اور کسی
قانون سے کوئی موکل پیدا کریں۔ اس نام کا موکل موجود ہے علاوہ اس قاعدے کے
آپ دنیا بھر کے کسی جملہ میں آئیل زیادہ کریں وہ اس کا موکل ہوگا۔

اب ایک اور بحث غور طلب میں شروع کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ
سوائے اس کتب اربعہ الطبر کے کسی اور کتب میں یہ بحث نہ دیکھیں گے۔ دنیا کے



۳۵ کام اور مقاصد یکساں نہیں ہیں۔ مگر ہر کام کے ہونے یا نہ ہونے کی وجہ خاص
ہوتی ہے۔ دنیا عالم اسباب ہے اور بے سبب کوئی کام نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی
کام کے ہونے یا نہ ہونے کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں اور بعض اوقات وہ اسباب پوشیدہ
ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بعض وقت ہم عمل سے کامیاب ہو جاتے ہیں اور
بعض وقت نہیں ہوتے۔ جب اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں تو ہم طریق عمل میں غلطی کر
جاتے ہیں اور عمل کا اثر منظور ہو جاتا ہے مثلاً زید ہمارا دشمن ہے ہم نے اسے مسخر
کرنے کا عمل پڑھا اور اس سے کامیاب ہوئے۔ زید نے دشمنی ترک کر دی اور دوست
ہو گیا۔ لیکن بعض وقت زید لی دشمنی کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں مثلاً زید بظاہر ہمارا
دشمن ہے۔ مگر حقیقتاً زید خود دشمن نہیں۔ بلکہ بکر زید کو بہکا رہا ہے اور بکر کے
بھگانے سے زید دشمن بنا ہوا ہے۔ اگر بکر زید کو نہ بھگانے تو وہ دشمن نہ ہو۔ مگر بکر
کی عداوت ہم سے پوشیدہ ہے۔ ہم زید کے واسطے عمل کرتے ہیں اور اثر نہیں ہوتا۔
کیونکہ اس دشمنی میں اصل دشمن بکر ہے کیونکہ ہم کو عمل بکر کے نام سے کرنا چاہیے
نہا۔ مگر چونکہ وہ پوشیدہ تھا اور ہم ناواقف تھے۔ اس لیے عمل نے اثر نہیں کیا۔ اسی
طرح بعض کاموں میں چند در چند سلسلہ اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں اور جس قدر اسباب
انجھے ہوتے ہوں گے اسی قدر عملیات میں ترقی کی ضرورت ہے یہ ایک کھلی ہوئی بات
ہے کہ جب ایک وزن ایک کی طاقت سے زیادہ ہے تو ضرورت ہے کہ دوسرا آدمی
اداء دعاوت کے لیے بلایا جائے اسی طرح جب کسی کام میں چند در چند رکاوٹیں ہوتی
ہیں تو صرف موکل کام نہیں دیتا بلکہ دوسری اداء کی ضرورت ہوتی ہے۔ موکل کی جتنا
اقت اس کام کی رکاوٹ کو دور نہیں کر سکتی۔ موکل کے علاوہ دوسری اداء کا کام
مطلوبہ عمل میں احوال ہے۔ احوال بنانے کا طریق بھی مثل موکل کے ہے۔ صرف
نہا سا فرق ہے جس کو آگے چل کر بیان کر دینگا یہ بات واضح کرنے کی ضرورت
ہے کہ احوال ہر جگہ اور ہر عمل میں نہیں ہوتا۔ بلکہ جس کسی کام میں چھو گئیں

رکاو نہیں زیادہ ہوتی ہیں اس جگہ موکل اور اعوان دونوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً
میں ایک جگہ شادی کرنا ہے لیکن دہن کے گھر والے مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر
صرف ایک شخص کی وجہ سے شادی میں رکاوٹ ہے تو صرف عمل مع موکل کے کام
دے گا اور اگر گھر کے چند لوگ مخالفت کر رہے ہیں اور سدا راہ بن رہے ہیں اور
شادی میں کئی ایک پیچیدگیاں ہیں تو وہاں اعوان کی ضرورت ہوگی صرف موکل
کام نہ دے گا یا اسی قسم کے دنیا کے اور کام جس میں چند در چند رکاوٹیں ہوں وہاں
اعوان سے کام کیا جاتا ہے اب اعوان بنانے کے چند طریقے ہیں۔ لیکن پہلے یہ معلوم
کر لو کہ جس طرح موکل جملہ آئیل بنانے سے بنتا ہے۔ اسی طرح اعوان جملہ یوش
آگے بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً کسی اسم کے کسی طریق سے ج۔ ی۔ پیدا ہونے تو
آئیل لگانے سے موکل بنا۔ حیائیل جب اعوان بنانا ہوگا تو یوش بڑھائیں گے۔
مثلاً حیوش۔ جبرائیل جبروش۔ میکائیل سے میکوش۔ اعوان اصطلاح عامین میں ان
پوشیدہ استیوں کے نام ہیں جو ملائکہ کے بمثلہ درجہ کے ہیں اور موکلوں کے زبردست
کام کرتے ہیں۔ اعوان میں موکل سے قوت کم ہوتی ہے لیکن جب کسی عمل میں
موکل اور اعوان دونوں ہوں تو اس عمل کی طاقت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

قسم دوم۔ جب کسی اسم یا عمل سے آپ نے کسی طریق سے چند حروف پیدا کئے تو
دونوں حروف میں سے ابتدائی حروف سے موکل اور دوسرے حرف سے اعوان بنانا۔
اگر حروف مستخرج صرف دو ہیں تو پہلے حرف سے موکل اور دوسرے حرف سے اعوان
بنانا۔ اگر حرف مستخرج چار ہیں۔ تو پہلے دو حروف سے موکل اور دوسرے دو حروف
سے اعوان بنانا۔ مثلاً کسی اسم یا عمل سے آپ نے دو حرف پیدا کئے۔ م۔ سو تو موکل
مائیل بنا اور اعوان دیوش بنا۔ وقس علی ہذا۔

قسم سوم۔ موکل کے اسم کو پلٹ کر جملہ یوش آگے بڑھاؤ (آئیل) کے علاوہ نام
اعوان پیدا ہوگا۔ مثلاً نام موکل اسرائیل ہے اس میں سے جملہ آئیل جدا کیا۔ باقی رہا

اہر (ا۔ س۔ ر) اب ان حروف کو پلٹا تو رسا ہوا (ر۔ س۔ ا) اس کے آگے جملہ یوش
بڑھایا رسایوش ہوا۔ پس موکل اسرائیل کارسایوش ہے۔

قسم چہارم۔ کوئی عمل ایسا ہے کہ اس میں موکل۔ اعوان۔ خلیفہ یعنی ہر
حالتوں کی ضرورت ہے تو ایک بزرگ سے یہ ترکیب ملی۔ کہ اس اسم کا صدر موخر کرو
اور جملہ آئیل زیادہ کرو تو موکل بن گیا۔ اب اسم موکل کو صدر موخر کرو (علاوہ آئیل
کے) اس کے آگے جملہ یوش بڑھاؤ تو اسم اعوان پیدا ہوا۔ اب اسم اعوان کو صدر
موخر کرو (علاوہ یوش کے) اور اس کے آگے جملہ طیش بڑھاؤ تو اسم خلیفہ پیدا ہوگا۔
مثلاً سلطان کا موکل بنانا ہے تو اسم سلطان کو مفرد کیا۔ س۔ ل۔ ط۔ ا۔ ن۔ اب
اسے صدر موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ ن۔ س۔ ا۔ ل۔ ط۔ ان حروف کو مرکب
کر کے آگے جملہ آئیل زیادہ کیا تو موکل یہ بنانا طائیل۔ اب پھر ان حروف کو صدر
موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ ط۔ ن۔ ل۔ س۔ ا۔ اب اسے مرکب کر کے جملہ
یوش بڑھایا تو اسم اعوان پیدا ہوا۔ جس کی صورت یہ ہوئی۔ طنلسایوش اب ان
حروف کو پھر موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ ا۔ ط۔ س۔ ن۔ ل۔ ان حروف کو مرکب
کر کے جملہ طیش آگے بڑھایا۔ تو یہ صورت ہوئی۔ اطنلطیش۔ یہ اسم خلیفہ ہوا (چونکہ
خلیفہ کی بحث اب تک نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے اس کا ذکر اور تعریف آگے آتی ہے۔
ارواح بلبر طبع اول میں اس جگہ لفظی تھی جس کی صحت بیان کر دی گئی ہے اور یہ
صحیح ہے۔

صفحات بالا میں میں نے مثال کے طور پر جن اسموں کے اعداد حاصل کئے ہیں وہ
ابجد سے حاصل کر کے پیش کئے ہیں۔ لیکن یہ نکتہ یاد رکھئے کہ جب موکل جمالی بنانا
ہو تو ابجد سے موکل بنائے جس عمل یا اسم کے موکل آپ ابجد کے حساب سے بنائیں
گے تو جمالی ہوگا۔ جہاں تک میں نے موکل کے مسئلہ کو کسی قدر وضاحت سے بیان
کر دیا اور مجھے امید ہے کہ ناظرین اس تفصیل سے موکل کے مسئلہ کو حل کر سکیں

جسے باقی علم کی حد نہیں۔ یہ وہ طریق ہیں جن سے ضروری مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔

اب یہ معلوم کر دو کہ میں نے بطور بالا میں بیان کیا ہے کہ جب کوئی بوجھ یا وزن ایک آدمی کے اٹھانے کا ہے تو اس کے لیے ایک آدمی کی ضرورت ہے۔ اور عملیات میں اسے موکل کہتے ہیں۔ لیکن جب وزن ایک آدمی کی طاقت سے زیادہ ہے تو اب دوسرے آدمی کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس طرح عملیات سے متعلق کام بعض ایسے ہیں کہ جو صرف موکل سے پورے ہوتے ہیں۔ بعض جو مشکل ہیں ان میں اعوان کی ضرورت ہے اور اس کا بیان اوپر کر گیا۔ لیکن جب کام بہت ہی سخت ہو تو اس میں عمل کے اور قوی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اصطلاح عمل میں اسے خلیفہ کہا جاتا ہے اور اس کا تعلق جنات سے ہوتا ہے۔ موکل اور اعوان تو از قسم طاقت ہیں۔ اور خلیفہ از قسم جن ہے اور خلیفہ کا نام جملہ طیش لگانے سے بن جاتا ہے۔ یعنی اگر صرف مستترجہ کے آگے جملہ آئیل زیادہ کیا تو اسم خلیفہ بنتا۔ یہ تمام قواعد بالا تفصیل سے میں منہات گوشتہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اس لیے یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ جن جن طریقوں سے اعوان بنتا ہے ان ہی طریق سے اسم خلیفہ بنتا ہے۔ اس قدر یاد رکھئے کہ طیش بڑھانے سے نام خلیفہ پیدا ہوگا۔ کمالا یحییٰ علی الطبع السلیم۔

قاعدہ:۔ موکل تو ہر عمل میں ہوتا ہے۔ خواہ وہ معمولی سے معمولی کام کے لیے کیا جائے۔ مگر اعوان و خلیفہ کی ہر عمل میں ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ کام کی اہمیت اور نوعیت پر موقوف ہے اور اس ضرورت کو عامل ہی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ عملیات انہوں کا کسلیں نہیں بلکہ انتہائی دلائل اور اہم کا مقتضی ہے۔ خود کرد آپ کو کوئی شے پکانا ہے تو اس کھانے کی نوعیت اور کیفیت کا اندازہ ہے آپ سب اشیاء اندازے سے ڈالیں گے اگر کوئی شے اندازے سے کم و بیش ہوگی تو وہ شے ناقص ہوگی۔ مثلاً ترکاری

اندازہ سے ٹک ڈالنا ہوگا۔ اگر آپ اندازہ سے کم ڈالیں گے۔ تب وہ ترکاری ناقص ہوگی۔ اگر اندازہ سے زیادہ ڈالیں گے تب ناقص ہوگی۔ دنیا کی ہر شے کا ایک اندازہ ہے جب کوئی شے اپنے اندازہ کے موافق ہوگی۔ صحیح ہوگی۔ جب اپنے اندازے سے کم و بیش ہوگی بیکار ہوگی اس قانون سے دنیا کی کوئی شے باہر نہیں ہے۔ آپ ہر شے میں ایک اندازہ پائیں گے۔ میں بعض اصحاب کے واسطے عمل کرتا ہوں۔ لیکن ناکام ہوتا ہوں۔ یاد رکھو ایک عمل تجرب ہوتا ہے۔ میں اس کا عامل ہوں۔ وہ عمل کبھی خطا کرنے والا نہ تھا۔ مگر وہ خطا اور بے اثر ہوا۔ آخر کیوں؟ اس لیے اٹھی کی یہ ہی وجہ ہوتی ہے کہ مجھے اس کا اندازہ معلوم نہ ہو سکا یا میں نے سمجھنے میں غلطی کی۔ عمل بے اثر ہوا۔ آپ خیال کریں گے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جس میں کہیں سے کہیں تک گرفت ہی نہیں ہو سکتی جب کسی عمل نے اثر نہیں کیا تو یہ جواب ہے کہ اندازہ خطا ہوگا۔ کہ یہ ایک مہمل قانون ہے۔ سنو۔ مہمل قانون نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت عمل یہی قانون ہے۔ ایک قوی کھانا پکا رہا ہے مگر بار بار دھنکا اٹھا کر دیکھتا جاتا ہے۔ اب کسی قدر آٹھ کی ضرورت ہے۔ اگر پکانے والا ہوشیار ہے۔ تو آٹھ اور پانی کی مقدار دیکھتا رہے گا جب کھانا اندازے پر آجائے گا۔ آٹھ بند کر دیگا اگر آٹھ کم ہوگی کھانا پکا رہے گا۔ اگر زیادہ ہوگی تو جل جائے گا۔ اس لیے بار بار دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اب میں آپ کو خاص قاعدہ بتاتا ہوں۔ آپ کسی عمل کو یا موکل یا میں۔ وہ کام ہو جائے گا۔ جس کے لیے عمل کیا ہے۔ اب عمل ختم ہوا اور کام نہ ہوا تو معلوم کر لو کہ آٹھ کم ہے۔ اب اس میں اعوان زیادہ کرو۔ اعوان کیا ہے جو ملے میں زیادہ ٹکڑیاں رکھ کر آٹھ کو تیز کرتا ہے۔ اب موکل اور اعوان کی مدد سے عمل نے اثر نہ کیا تو اسم خلیفہ سے تیز کر دیا اب آگ کے شعلے بھونکنے لگے اور عمل کی اچھائی قوت ہے۔ اور اسید ہے کہ اب عمل بے اثر نہیں ہوگا۔ اگر اب عمل اثر نہ کرے تو حکم خدا ہی نہیں۔ اور خدا کی قوت سب پر غالب ہے۔ قرآن

پاک میں اعلان کر دیا گیا ہے واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنی اللہ اپنے حکم پر غالب ہے (اللہ کا حکم غالب ہے) لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے اور یہ ہی فرق ہے عمل اور وعظ میں یہ نکتہ یاد رکھو کہ عمل اور وعظ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ وعظ بے قاعدہ کام کا نام ہے اور عمل قاعدہ کام کا نام ہے۔ اور یہ قانون شریعت نے بھی تسلیم کیا ہے اور حکومت نے بھی۔ آپ کو نماز پڑھنا ہے تو جب تک اس کے تمام قوانین کی تکمیل آپ نہ کریں گے نماز نہ ہوگی۔ چہارت و غیر نیت۔ قبلہ رخ ہونا۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ۔ سلام۔ یہ سب قوانین نماز ہیں۔ اسی طرح حکومت کا قانون ہے۔ آپ نے باقاعدہ کورٹ فیس ادا کی اپنا وکیل کیا۔ اس نے باقاعدہ عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور قانون کے اندر سب امور کی تکمیل کی تو اب عدالت ضرور آپ کی شکایت سنے گی۔ اسی طرح عمل میں زکوٰۃ ایک کورٹ فیس ہے اور موکل چہارا وکیل ہے۔ لیکن آپ نے تجربہ کیا ہوگا۔ یا سنا ہوگا۔ کہ جب معاملہ اہم ہوتا ہے تو دو وکیل کر لیے جاتے ہیں اور جب زیادہ اہم ہوتا ہے تو تین وکیل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح زاید و کلا کا نام اعوان اور خلیفہ ہے۔

جب آپ باقاعدہ کسی عمل کو کریں گے تو ضرور سنوائی ہوگی۔ اب یہ عدالت کو اختیار ہے کہ فیصلہ موافق کرے یا مخالف مگر فیصلہ عدالت ضرور دے گی۔ اسی طرح باقاعدہ کسی عمل کو کریں گے تو ضرور سنوائی ہوگی۔ اسی طرح باقاعدہ عمل کبھی بے اثر نہیں ہوتا موافق یا مخالف یہ خدا کا اختیار ہے یہ بھی واضح رہے کہ وعظ ثواب آخرت کے لیے مخصوص ہے۔ اگر دنیوی نفع پہنچے تو وہ فردعا ہے۔ اسی طرح عمل دنیوی امور کے لیے مخصوص ہے اور ثواب آخرت مرفوع ہے اور یہ ہی فرق ہے۔ عمل اور وعظ میں بعض علماء کا قول ہے کہ عمل نام ہے موکل عمل کا۔ اور جب عمل میں موکل نہ ہو تو وہ وعظ ہے مگر عمل یا موکل میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ عمل یا موکل خصوصاً آتش عمل گویا سمندر میں غوطہ لگانا ہے۔ جس میں دو نیتوں میں

ہے ایک نیت ضروری ہے۔ یا تو غوطہ زن در شہسوار اور لو لوتے آبدار دامن میں ہر ادا۔ یا تھر ماہی و طھر ہنگ ہو گیا۔ اسی طرح عمل بھی ایک نیت سے خالی نہیں ہوتا یا مطلوب ہاتھ آگیا۔ یا جان راہ طلب میں فنا ہو گئی۔ کئی آدمی دیوانے اور بھٹوں ہو گئے۔ کئی ایسے بیماری میں مبتلا ہو گئے کہ اگر اسی میں جان چلی گئی۔ گو تمام عملیات اس قدر تیز نہیں ہوتے۔ تاہم عمل میں بہت ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے۔

بعض موکل ایسے ہیں کہ وہ جانتے نہیں جاتے بلکہ معین ہیں۔ مٹھا دنوں کے موکل معین ہیں یعنی مقرر ہیں۔ موکل کس نے معین کئے۔ یہ بات باوجود تحقیق کے معلوم نہ ہو سکی۔ اور ان اشیا کا موکل معین کرنا اس وجہ سے تھا کہ دنوں کے نام ہر زبان میں جدا جدا ہیں۔ اگر معین دے کئے جائیں تو ہر شخص اپنی زبان کے مطابق موکل پیدا کرتا۔ اور اس طرح بڑا اختلاف پیدا ہوتا اس لیے متحدین نے اس قسم کے کثیر الوقوع اسموں کے موکل معین کر دیئے ہیں۔ دنوں کے موکلوں کی تفصیل یہ ہے کہ سینچر اور حج کے موکل حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔ منگل اور جمعرات کے موکل حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ بدھ اور جمعہ کے موکل حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور اتوار کے موکل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اکثر و بیشتر دنوں کے اعداد کی بھی ضرورت پیش آجاتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ یہ تقسیم بعض عالمین کی ہے۔

نام دن	شنبه	یکشنبہ	دوشنبہ	سنبہ	چار شنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
اعداد	۳۵۷	۳۸۷	۳۶۷	۲۲۲	۵۶۶	۴۱۲	۱۱۸
نام موکل	جبرائیل	عزرائیل	جبرائیل	اسرافیل	میکائیل	اسرافیل	میکائیل



لیکن بعض کتابوں میں دونوں کے موکل جدا جدا دیکھے گئے۔ جو یہ ہیں۔

نام و دن	مہنت	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	ہفت
موکل	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	پیر	منگل	بدھ

گو یہ موکل بنائے گئے ہیں (بطریق عمل) لیکن اور والی تقسیم اور یہ آخر والی تقسیم مختلف دونوں صحیح ہیں۔ بعض مقامات عامل دونوں ناموں سے کام لیتے ہیں۔ اور میں بھی حسب ضرورت دونوں ہی سے کام لیا کرتا ہوں جب کہ کوئی امر بالکل مشکل ہو۔ معمولی کاموں میں بھی کبھی اس سے کام لے لیا اور کبھی اس سے علاوہ ازیں۔ برس۔ ماہ گھنٹہ۔ منٹ۔ سیکنڈ کے موکل بھی عالمین نے بنائے ہیں اور یہ موکل بنائے نہیں جاتے ہیں بلکہ ان کے نام مقرر ہیں۔ لیکن وہ موکل بہ تمام و کمال مجھے کسی کتاب میں نظر نہ آئے ہاں یہ لکھا ہوا ملا کہ ہر ہر سیکنڈ کا موکل جدا ہے۔ حسب تحقیق سات آسمان ہیں اور ہر آسمان کے موکل جدا جدا ہیں۔ اور ہر آسمان ایک ستارے سے متعلق ہے۔ ان سات آسمانوں کے اوپر ایک اور آسمان ہے جس کو فلک توابت کہتے ہیں۔ ساتویں آسمان میں صرف ایک موکل روحانی ہے اور یہ سب موکلوں کا بادشاہ ہے۔ اس موکل کا نام مطیرون علیہ السلام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کوزا ہے (مقررہ درہ) اس کوزے میں تین سو ساٹھ گرہ ہیں اور ہر گرہ سے ایک ایسی تعداد جتنوں اور فرشتوں کی وابستہ ہے کہ جو رنگ بیابان سے بھی زیادہ ہے۔ وہ کوزا مثل شعلہ جوالہ کے ہے۔ جس وقت کوئی عمل عامل شروع کرتا ہے اور بخور روشن کرتا ہے تو عمل اور بخور کی ترکیب سے ایک شعلہ بن کر مطیرون کے سامنے جاتا ہے۔ اگر حکم

ہو "عمل مقبول ہے۔ تو مطیرون اپنے کوزے کو ہلاتا ہے اور عمل موکل کی طرف مڑتا ہے جس کا اس عمل سے تعلق ہے۔ وہ موکل فوراً زمین پر حاضر ہوتا ہے اور حکم خدا اس عامل کی امداد کرتا ہے اور اسے کامیابی تک پہنچاتا ہے لیکن جب کوئی عمل عطا ہوتا ہے یا بے ترتیبی کرتا ہے اور پرہیز یا وقت کی پابندی نہیں کرتا تو موکل نہ صرف اس عمل کو روک دیتے ہیں بلکہ پناہ مانگتے ہیں اور ان کو تلافی پہنچتی ہے۔ جس طرح ساتویں آسمانوں کے موکل ہیں اسی طرح ساتویں زمینوں کے موکل بھی ہیں۔ مگر ان کے معلوم کرنے یا ان سے امداد لینے کا کوئی قاعدہ کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا۔ تفصیل تھی۔ موکل کی جو میں نے بقدر ضرورت اس کتاب میں بیان کر دی۔ سطور سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ اس کے علم بغیر کوئی ذرہ حرکت نہیں کر سکتا لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔ دنیا کے قلوب کی کنجی اس قادر مطلق کی اختیار میں ہے۔ اس کا ہی دلوں پر تصرف ہے اسی کی مشیت سے سارے کام چلتے ہیں وہ کار ساز مطلق ہے۔ عمل عام ہے ایک دعا کا۔ کوئی سزاوار نہیں کہ کسی قسم کا دعویٰ کر سکے۔ دعویٰ اسی حکم الہامی کو لیا ہے۔ جب اس کی عظمت اور قدرت ہوتی ہے تو منہ سے نکلا ہوا ایک ایک حرف تیر و نختہ اور برق بن کر دوسروں کے دل میں غلط پیدا کر دیتا ہے اور آنکھوں کو چوندھیا دیتا ہے۔ اور جب اس کو منظور نہیں ہوتا تو عمل چاہے کیا ہی اکیس صفت ہو۔ مطلق اثر نہیں کرتا۔ میں نے اور آپ نے ہزاروں دُعا خورہ زہر کھائے ہوئے۔ سانپ کے کانٹے مارنے جاں بلب انسانوں کو صحت پاتے اور خوشی کی زندگی بسر کرتے دیکھا ہے۔ اور ایک ٹھوکر یا معمولی سے مرض سے طاقتور جوانوں کو مرتے دیکھا اذاجاء اجلهم لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون۔ یعنی جب اجل آجاتی ہے تو ایک صدمت کی کی بیشی نہیں ہوتی اگر عملیات سے سارے کام ہو جاتے تو دنیا میں کوئی تاخیر نہ ہوتا۔ اگر عمل بالکل فضول اور مہمل ہوتے تو دنیا میں اس خود کے ساتھ

اسکا ذکر نہ ہوتا۔ جب تک کسی شے کی اصل نہ ہو وہ شے دنیا میں رائج نہیں ہوتی۔
تاہم شاید چیز کے مردم نگویہ چیز

میرا عقیدہ ہے کہ عمل۔ وکیل۔ نقش۔ تعویذ۔ طلسم۔ عمر۔ جادو جن۔ بھوت
ہست (پلید) سب ہیں۔ اور سب خدا کے پاک نام اور مقدس کلام سے وابستہ ہیں۔ یہ
مشیت لڑائی ہے۔ کامیابی اور ناکامیابی کسی بندہ کے اختیار میں نہیں۔ ہاں خدا کے
ذوالجلال کے اختیار میں ہے انسان کا کام کوشش کرنا ہے۔ کامیابی اس کے اختیار میں
ہے۔ عظیم اور ذاکر علاج کر سکتے ہیں۔ ان کے مطلب میں شفا نہیں ہے۔ اس طرح
وکیل اور سرِ آب کی طرف سے قانونی پروہی کر سکتے ہیں۔ لیکن فیصلہ کرنا ان کے
اختیار میں نہیں ہے جو صاحبِ دعویٰ سے کسی کام کے کر لینے کا وعدہ کر پیتے ہیں۔
دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ کسی کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ وہاں جب حلق سے
اتنی ہے تو حلق کرتی ہے کہ الٹی کیا حکم ہے۔ اگر حکم شفا ہوتا ہے تو شفا میں جاتی
ہے۔ اگر حکم قضا ہوتا ہے تو قضا میں جاتی ہے۔ اگر علاج معالجہ اور حکم کی تعمیل پر
صحت کا دار و مدار ہوتا تو دنیا سے قضا کا اتنا ہٹ جاتا۔ دنیا کے بلائے سلاطین کا جب
وقت آگیا تو یہ اکسیر و تریاق کام آیا اور نہ حکمے صادق کا علم اور ذاکروں کی تحقیق
نے کوئی نفع بخشا اسی طرح عملیات بھی در اثر حکم الٹی ہیں۔ عملیات قضا کو نہیں
دوستے۔ آپ فرمائیں گے کہ جب یہ بات طے ہو گئی کہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو کر
رہے گا تو پھر سچی و کوشش۔ طب اور وکیل اور عامل و عمل سب بیکار ہیں
میں کون گا کہ یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ اور اسی گروہ کو کھلتے ہوئے حکماء اور علماء
نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ قضا کی دو قسمیں ہیں قسم اول قضاۃ میرم۔ قسم دوم
قضاۃ مطلق۔ قضاۃ میرم اہل ہے۔ وہ تبدیل نہیں ہوتی۔ لا تبدیل
لکلمات اللہ نوشت قضاۃ میرم مٹ نہیں سکتا۔ جف القلم بما ہو کائن
قلم خشک ہو گیا اور جو کچھ لکھا جانے والا تھا لکھا جا چکا۔ دنیا کی کوئی طاقت۔ کوئی

کوئی دعا اسے روک نہیں سکتی۔ سب تدابیر بے کار ہیں اور سب بدو و جہد سب
بے اثر ہے۔ آپ کچھ کریں یا نہ کریں۔ وہی ہونے والا ہے جو مقدر ہو چکا۔
پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے

قسم دوم قضاۃ مطلق ہے اور اسی طرف اشارہ ہے قرآن محترم کے اس آری حکم
یَمْحُو اللہ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ مَا يَشَاءُ۔ امر الكتاب یعنی مجھے ملنا چاہتا
ہے مٹا دیتا ہے مجھے قائم رکھتا چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس اس کے
تجدد میں ام الكتاب (کتب تحریر) ہے۔ قرآن پاک۔ دو قسمیں خود فرما رہا ہے۔
یعنی قضاۃ مطلق و قضاۃ میرم۔ قضاۃ میرم یہ ہے۔ اِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا
يَسْتَأْذِنُوا خُرُوجًا وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ اور قضاۃ مطلق یہ ہے۔ يَمْحُو
اللہ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ مَا يَشَاءُ۔ فرمایا جب رسالتک صلی اللہ علیہ
سلم نے قضا کو کوئی شے نہیں روک سکتی مگر سجدہ اور دعا۔ جب قرآن پاک نے حکم
مطلق فرما دیا کہ ہونے والی بات میں ایک سیٹھ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور پھر
سجدہ کا ارتداد کہ قضاۃ میرم سے ہٹ سکتی ہے۔ معصوم قول ہے۔ مگر حضور کا
قول اور فرمان قرآن دونوں یکساں ہیں ایک سے مراد قضاۃ میرم ہے۔ ایک سے مراد
قضاۃ مطلق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس طرح معلوم کیا جائے کہ واقعہ معلوم
قضاۃ میرم سے متعلق ہے یا قضاۃ مطلق سے یہ واقعہ معلوم متعلق ہے۔ اگر
واقعہ قضاۃ میرم سے متعلق ہے یا قضاۃ مطلق سے

واقعہ قضاۃ میرم سے متعلق ہو تو بدو و جہد میں وقت ضائع کریں نہ لے۔ اگر
واقعہ قضاۃ مطلق سے متعلق ہو تو ہم بدو و جہد کریں تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ
سب سوائے علام الطیوب کسی کو معلوم نہیں اور اکی کا نام علم غیب ہے سترہ
انہوں کو بھی اس کی خبر نہیں کہ ظان واقعہ میرم ہے یا مطلق۔ اور اسی طرف اشارہ
ہے۔ قرآن عظیم کے اس قول کا۔ کئی کام ایسے ہیں کہ تم ان کے ہونے سے دلچسپی

ہوتے ہو۔ حالانکہ ان کا نہ ہونا ہی تمہارے حق میں بہتر تھا۔ اور کئی کام ایسے ہیں کہ تم ان کے ہو جانے سے خوش ہوتے ہو۔ حالانکہ ان کا ہونا تمہارے لیے مفید نہیں (ترجمہ) قرآن پاک میں حکم دیا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحاب و سلم آپ اعلان کر دیں کہ خیر و شر میرے اختیار میں نہیں اگر خیر و شر میرے اختیار میں ہوتی تو میں تمام خیر اپنے ہی واسطے جمع کر لیتا۔ (ترجمہ) آیت قرآن پاک جب کسی واقعہ کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ یہ مبرم ہے یا معلق۔ تو تقاضائے دانش یہ ہے کہ ہم ہر کام کو معلق سمجھتے ہوئے اپنی کوشش کریں۔ اگر معلق ہے تو ہماری تدبیر سے وہ کام حسب منشا ہوگا۔ اگر مبرم ہے تو نہ ہوگا۔ مگر ہم اپنے آپ کو بھی تسکین دے سکیں گے اور ارباب غرور کی محفل میں معذور ہوں گے۔ اگر ہم آنے والے کام کو مبرم سمجھ کر کوئی سعی اور کوشش نہ کریں تو وہ معلق بھی مبرم ہو جائے گا۔ اس تمام تفصیل سے نتیجہ یہ نکالا جاسکتا ہے کہ عملیات نہ سراپا کامیابی ہیں نہ سراپا ناکامی میں اس باب کو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ان فلسفیانہ اشعار پر غور کرتا ہوں۔

رازق ہر جہد ہے گماں برسد
شرط عقل است جستن از دریا
گرچہ کس ہے اہل ثواب مرد
تو مرد و در وہاں اثر دریا



باب النقوش

ارباب ہنر اور ارباب دھم و دکا پر پوشیدہ نہیں کہ فن عملیات میں نقش بھرنا ایک خاص باب ہے اور نقش قائم مقام عمل کا ہوتا ہے۔ نقش کا بھرنا شطرنج کی چال پر موقوف ہے جو شخص شطرنج کی چال سے واقف ہے اس کو نقش بھرنا مشکل نہیں علاوہ ازیں جو شخص قوانین علم ریاضی سے واقف ہے وہ بھی نقش بھر سکتا ہے بلکہ شطرنج کی چال تو صرف شلت اور مرج تک محدود ہے۔ مگر دوسرے نقوش مثلاً نقش۔ مسدس۔ مثلث۔ من و فیروزہ علم ریاضی ہیں۔ جو شخص شطرنج علم حساب اور دیگر قوانین حصہ عملیات سے واقف نہیں اس کو نقش پر کرنا دشوار ہے لیکن میں عام فہم عبارت میں نقش بھرنے کے تمام قواعد بیان کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس باب کے پڑھ لینے کے بعد کوئی نقش پر کھیلنے میں عاجز نہ ہوگا۔ اور ہر قسم کے نقوش باستانی بھریا کرے گا آپ بھی ان سطور کو غور سے پڑھیں اور سمجھنے کو کوشش کریں۔ انشاء اللہ کوئی نکتہ اور قانون پوشیدہ نہ رہے گا۔ پہلے یہ معلوم کیجئے کہ نقش کے کتنے ہیں نقش کے یہ معنی ہیں کہ ہم کوئی آیت کوئی عمل کوئی عقیدہ پڑھنا چاہتے ہیں۔ لیکن کسی وجہ سے پڑھ نہیں سکتے تو اساتذہ نے نقش کا طریقہ ایجاد کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو بات ہمیں عمل یا عقیدہ کے پڑھنے سے حاصل ہوئی وہی اثر اس نقش کے لکھنے سے پیدا ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص بسم اللہ شریف کا عمل کرنا چاہتا ہے اور کسی عامل نے بتایا کہ روزانہ سو مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھا کرو۔ مگر آپ کسی وجہ سے پڑھنے سے مجبور ہیں تو بسم اللہ شریف کا نقش روزانہ سو مرتبہ لکھا کریں وہی اثر پیدا ہوگا لیکن یہاں ایک سوال یہ ہے کہ جو اثر حروف میں تھا تو کیا جب ان حروف کو اعداد میں تبدیل کر لیا تو اثر میں کوئی فرق ہوا یا نہیں تو اسباب ظاہری تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے ایک شخص اللہ اللہ پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص چھیٹاٹھ چھیٹاٹھ کہتا ہے تو کوئی دلیل ہمارے پاس نہیں کہ دونوں کو برابر ثواب ہوگا۔ ایک شخص مصیبت کے وقت امداد روحانی کے واسطے یا علی۔ دوسرا شخص مصیبت میں امداد روحانی کے واسطے کہتا رہے یا ایک سو دس (علی) کے اعداد ایک سو دس ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک سو دس کہنے والا بالکل ہی اثر اور امداد روحانی سے محروم رہے گا۔ جب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک سو دس کہنے والا کوئی اہم مقدس لے رہا ہے یا مذاق بنا رہا ہے تو پھر ہم کس طرح تسلیم کر لیں کہ کسی آیت یا کسی عمل کے

اعداد نکال کر نقش میں پر کرنے سے وہی اثرات ہوں گے جو اس آیت یا عمل میں تھے
اعتراض دوم :- اب فرض کر لیا کہ اعداد میں بھی وہی اثر ہے جو عمل میں ہے تو یہ
کیوں کہا سے بطریق ریاضی تفریق یا تقسیم کیا جائے اور پھر اسے نقوش میں پر کیا جائے
اگر ہمیں بسم اللہ شریف کے عدد نکال کر لکھنا ہیں تو ہم ۸۶ لکھ دیں گے جیسا کہ
فقوہ کے عنوان پر لکھا جاتا ہے ۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان اعداد بسم اللہ کو ہم
مربع یا مثلث میں ہی پر کریں ۔ اول نظر میں دونوں اعتراضات دقیق اور مستطحت ہیں ۔
لیکن متقدمین کرام نے جو نقش پر کرنے کا طریق دہرایا اس میں چند در چند قوانین
پوشیدہ ہیں جن کو بعونہ تعالیٰ بیان کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ ان اسرار کو
کسی کتاب میں نہ پائیں گے ۔ اور نہ آج تک کسی نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ نہ کسی
کتاب میں یہ بحث ہے ۔

جواب اول :- حدیث صحیح میں آیا ہے کہ فرمایا جنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
واسحابہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات ۔ یعنی ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے
اگر نیت صحیح ہے تو عمل بھی صحیح ہے ۔ اگر نیت صحیح نہیں ہے تو عمل بھی صحیح نہیں
اور یہ بات صرف روحانیت پر مبنی ہے ۔ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی اثر عمل میں ہوگا ۔
دیکھو اللہ جو اسم ذات ہے ۔ اس کی ابتدا الف سے ہوتی ہے اور ابلیس جو مغضوب خدا
وخلایق ہے ۔ اس کی ابتدا بھی الف سے ہے ۔ اب ایک شخص نے اللہ لکھنے کی نیت
سے الف لکھا ۔ دوسرے نے ابلیس لکھنے کی نیت سے الف لکھا ۔ یہ دونوں الف ہیں
جن میں یہ ظاہر کوئی تفاوت نہیں ۔ مگر روحانی طریق پر دونوں الفوں میں زمین و
آسمان کا فرق ہے ۔ ایک الف سراپا رحمت ہے دوسرے الف سراپا شیطنت ہے ۔
ایک شخص نے جیساٹھ کا ہند کتاب کے صفحہ پر لکھا ۔ (مثلاً اسی کتاب میں جیساٹھویں
صفحہ پر جیساٹھ کا ہند لکھا ہوا ہے ۔ جس میں کوئی اجر نہیں ۔ لیکن جب کسی شخص

نے اللہ کی نیت سے جیساٹھ کا ہند لکھا ہے تو اس کو اجر ملے گا ۔ اور اس ہند سے
میں اثر بھی ہے (بطریق روحانی) اور یہ بھی واضح رہے کہ ایک شخص نے جیساٹھ کو اس
نیت سے لکھا ہے کہ یہ اعداد اللہ کے ہیں ۔ باوجود اس نیت کے کہ اگر وہی شخص اس
ہند سے کو اپنے پاؤں میں (نحوذ باللہ) روندھے یا اپنے ہاتھوں سے نہاست میں ڈال دے
تو وہ مجرم اور گنہگار ہے ۔ اگر یہ ہی جیساٹھ کا ہند کسی دوسری غرض سے لکھا ہے
تو اس کے پاؤں کے روندے سے بھی یا پلید جگہ ڈالنے سے بھی کوئی جرم اور گناہ نہ
ہوگا اس بحث سے معلوم ہو گیا کہ کسی آیت یا اسم کو اعداد میں تبدیل کرنے سے اس
کے اثرات میں فرق نہیں آتا ۔

جواب دوم :- یعنی اس اعتراض کا جواب کہ جس جو عدد کسی آیت یا اسم کے ہیں وہ
اعداد خواہ سالم نہ ہوں ۔ یا ان کے ٹکڑے کر کے مثلث میں پر کریں ایک ہی بات
ہے ۔ ہر ٹکڑے ٹکڑے کر کے نقش کی حوالہ میں پڑنے سے کیا فائدہ ہے ۔ اس کا
جواب آئندہ سطور میں آجائے گا ۔

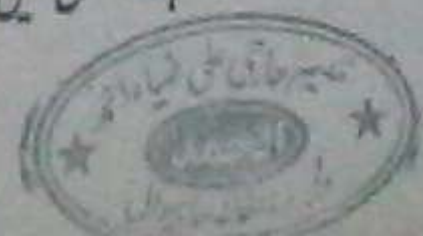
باغراض ہم نے تسلیم کر لیا کہ جو تاثیر حروف میں تھی وہی اعداد میں بھی ہے تو
ضرورت کون سی ہے کہ خواہ خواہ الفاظ کو اعداد میں تبدیل کریں اور نقش کی حوالہ
میں پڑیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو راز پوشیدہ ہوتا ہے اس پر یقین اور اعتبار کی نظر
پڑتی ہے جو راز ظاہر ہو جاتا ہے اس پر جہاں وقعت کی نظر نہیں پڑتی اور انسان کی یہ
فطرت اور ذہنیت ظاہر ہے ۔



جو در بست با شویچہ داند کے

کہ جو ہر فردش است یا جیل در

لہذا حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے سے راز پوشیدہ ہو جاتا ہے ۔ اور جب تک
کوئی راز پوشیدہ ہے تب تک ہی اس کی حرمت بھی باقی ہے ۔ اور اس پر کامل اعتقاد
بھی ہے ۔ مثلاً اگر کسی سے کہا جائے کہ تم روزانہ جیساٹھ مرتبہ اللہ اللہ پڑھا کرو تو



ظاہر ہے کہ اسے مطلق اعتبار نہ ہوگا۔ لیکن اگر اعداد کو نقش میں پر کر کے دیا جائے اور کہو یا جائے کہ روزانہ جیسا کہ نقش لکھ کر اور گولیاں بنا کر پانی میں ڈال دیا کر دو تو ہر شخص سلامت اعتقاد سے اس کی تکمیل کرے گا۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ یہ نقش کون سے اسم کا ہے۔ اسی وجہ سے متقدمین نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا طریقہ ۱۰۸۰۔ اب رہا یہ اعتراض کہ اعداد کو تقسیم کرنے اور نکلے کرنے سے کیا فائدہ ہے میں اس راز کو بھی ظاہر کرتا ہوں اور یقین سے کہتا ہوں کہ یہ راز کسی نے آج تک کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ اور نہ ہزاروں میں سے کسی ایک کو یہ راز معلوم ہے۔ اگر آپ کسی سے بھی دریافت کریں کہ آخر اعداد کے نکلے کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ تو وہ ہرگز ہمت اور قابل تسلیم اور معقول جواب نہیں دے سکتا ہے اعداد کو نکلے کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ چار عنصر میں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ دنیا کی کوئی شے ان چار عنصر سے خالی نہیں ہے۔ اسی ترحیب پر عالمین نے بھی نقش پر کرنے کی چار قسمیں رکھی ہیں۔ یعنی آتش۔ بادی۔ آبی۔ خاکی۔ ایک شخص کو آب مسخر کرنا چاہتے ہیں اس کا مزاج اور ستارہ آتش ہے۔ اس مناسبت سے آپ نے عمل بھی آتش انتخاب کیا اب اس شخص کا مزاج بھی اور عمل کا ستارہ اور مزاج بھی آتش ہے یعنی دونوں آتش برابر کے مزاج ہیں۔ اب عالمین نے عمل کے مزاج کو حد و تیز کرنے کے لیے نقش کا راز معلوم کیا۔ نقش کے پر کرنے سے عمل کا مزاج حد و تیز کر دیا جاتا ہے اور مزاج میں دو گنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ صفت مثلث۔ نفس۔ صبح اور ہر اس نقش میں ہے جو دو پر تقسیم نہ ہو۔ اسی وجہ سے عالمین نے مثلث کو تمام نقش پر ترجیح دی ہے یہ غور کرو اور اپنے دماغ پر زور دو۔ مثلث کے نو خانے ہوتے ہیں اور عنصر چار ہیں اب تم جس چال سے بھی مثلث پر کرو گے اس عنصر کے حصہ میں تین خانے آئیں گے اور باقی عنصر کے حصہ میں دو دو خانے آئیں گے۔ اس طریق سے اس مزاج کا مرتبہ نہ گنا ہو جائے گا۔ جس مزاج سے آپ نے پر کیا

۱۸۰۔ مضاف آپ نے آتش چال سے مثلث پر کیا ہے۔ پہلا خانہ۔ خانہ آتش دوسرا بادی۔ تیسرا آبی۔ چوتھا خاکی۔ پھر پانچواں آتش۔ چھٹا بادی ساتواں آبی۔ آٹھواں خاکی۔ نوواں آتش۔ ہر مزاج کے حصے میں دو خانے آئے مگر آتش کے حصہ میں تین خانے آئے اس طرح آتش کا مزاج نہ گنا ہو گیا۔ جب عمل حروف کی صورت میں تھا تو یہ زیادتی عمل نہ تھی۔ اس مسئلہ اور دعویات کے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حروف کے اعداد خانے اور ہر اعداد کے نکلے کئے۔ اگر اعداد کے نکلے نہ کئے جاتے تو مزاج عمل میں زیادتی نہ ہوتی۔ لیکن مریخ میں مزاج مساوی درجہ پر رہتا ہے۔ کیونکہ مریخ کے دو خانے ہوتے ہیں اور عنصر چار ہیں لہذا ہر عنصر کے حصہ میں چار چار آتے ہیں۔ اور کوئی مزاج تیز و حد نہیں ہوتا۔ عالمین مریخ سے اس جگہ کام لیتے ہیں۔ جب عمل کو تیز کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ مضاف ایک شخص کسی کو مسخر کرنا چاہتا ہے مگر مقصد صرف اس قدر ہے کہ اس کے دل میں جذبات محبت پیدا ہو جائیں اس سے زیادہ تسخیر کی ضرورت نہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ مطلوب میری محبت میں دیوانہ ہو جائے۔ یا کوئی دشمن ہے وہ دشمن کو غراب و خست اور ذلیل و خوار کرنا نہیں چاہتا۔ صرف اس قدر چاہتا ہے کہ وہ دشمن ترک کر دے ایسی حالت میں مریخ سے کام لیا جاتا ہے۔ کیونکہ مریخ کا مزاج حد و تیز نہیں ہے ایک وجہ عمل کو یعنی حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی یہ بھی ہے کہ ایک وجہ عمل کو یعنی حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی یہ بھی ہے کہ عامل کو اپنے عمل کو عام نگاہوں سے پوشیدہ کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لیے اپنے عمل کو محفوظ کرنے کے لیے اعداد کا طریقہ ایجاد کیا۔ وہ عام طور پر لوگوں کو نقش لکھ کر دے دیا کرتے تھے اور دنیا اس سے کامیاب ہوتی تھی اور عمل بھی محفوظ رہتا تھا سوائے اس کے کوئی طریقہ نہ تھا۔ اگر یہ طریقہ (حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا) ایجاد نہ کیا جاتا تو دو ہی صورتیں ہوتیں۔ یا عمل ہی کسی کو نہ بتایا جاتا۔ یا عمل اپنے پاس سے نکل جاتا۔ اعداد میں تبدیل کرنے سے یہ فائدہ ہو گیا کہ عمل بھی



معلوم ہو گیا۔ اور مخلوق کو بھی پہنچتا رہا۔

ایک وجہ جو حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی پیدا ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ عوام کلام الہی کی تعظیم و تکریم نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ وہ پاکی اور پلیدی کے پابند نہیں ہوتے اور اس طرح کلام الہی کی بے حرمتی کا نہ صرف خوف بلکہ یقین تھا۔ اس لیے بزرگوں نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا راز معلوم کیا تاکہ کلام الہی کی حرمت و عزت برقرار رہے گو میں جہلے لکھ چکا ہوں کہ اعداد میں وہی اثرات ہیں جو حروف میں ہیں اور اعداد کے بے حرمتی کرنے والا بھی ایسا ہی گنہگار ہے جس طرح حروف کا۔ تاہم ایک پردہ ضرور ہو جاتا ہے۔ اس میں روحانی طور پر اثرات وہی ہیں لیکن ظاہری صورت میں اعداد میں تبدیل ہو جانے سے ظاہری تعظیم و تکریم میں فرق ضرور ہو گیا۔ اور اس طرح حرمت اسم خدا اور عزت کلام مقدس ایک حد تک محفوظ ہو گئی اور یہ ایک بڑا راز تھا۔ پس یہ تھے چند وجوہ جس سے متاثر ہو کر علمائے عملیات نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا راز معلوم کیا۔ اب یہ معلوم کرو کہ نقش کا پہلا مرتبہ مشٹ ہے۔ یعنی مشٹ سے کم نقش نہیں ہوتا۔ دوسری قسم مربع ہے۔ پس بھی دو نقش ہیں۔ باقی تمام نقش ان ہی دو نقشوں کی تفصیل ہیں۔ یعنی جو اثر مشٹ میں ہے وہی گنہگار میں ہے۔ مسطح ہے۔ اور جو اثر مربع میں ہے وہی مسدس میں اور مشن میں ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا نقش کی کوئی حد نہیں ہو سکتی۔ مشٹ سے لے کر صد در صد تک کا نقش بن سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔ جو اعداد کو کامل النصف ہوں ان سے مربع پر کیا جانا چاہئے اور جو کامل النصف نہ ہوں ان سے مشٹ پر کیا جانا چاہئے۔ اگرچہ اس کے برعکس بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھو کہ کسر مشٹ کی پوری نہیں ہوتی۔ مربع کی کسر پوری ہو سکتی ہے۔ جس مشٹ میں کسر نہیں آتی وہ مشٹ بہت ہی قوی ہوتا ہے۔ ایک غلط اور مہمل افواہ کی تردید بھی ضرور ہے۔ عوام میں ہمیں کا نقش اس قدر مشہور ہے کہ خدا کی پناہ عوام

ایہ خیال۔ کہ ہمیں کا نقش گویا غرہ قیب کی کنجی ہے ہزاروں جاہل اور قریب دیکھنے والے غریبوں کا خون چوس رہے ہیں اس قریب میں کہ ہمارے پاس ہمیں کا نقش ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بغداد شریف میں حضرت خٹک پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر ہمیں کا نقش کندہ ہے۔ جب مزار شریف میں جا کر اس نقش کو دیکھو تو ہر طرف سے کامل ہے اور باہر نظر اس کی شکل لے کر تو پھر ہمیں کا عدد ہر طرف سے نہیں آتا۔ عوام اس راز سے واقف نہیں وہ لوگوں کے ہنکائے میں آجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے جاہل جاہل خود گئے لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمیں کا نقش ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمیں کا نقش قطعی کمال ہے نہ دنیا میں ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ چار ہوتے ہیں پانچ نہیں ہو سکتے اگر کوئی بے وقوف لکھ دے کہ وہ پانچ ہوتے ہیں تو سوائے اس کے کہ اس کی عقل پر ماتم کیا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ لوگ قریب دیکھنے کے لیے کیا کیا کرتے ہیں۔ بلکہ قریب اور دھوکا کھاتے ہیں کہ وہ بعض اعداد کو مکر کرتے ہیں اور بعض اعداد درمیان سے اڑا دیتے ہیں۔ مثلاً کہ یہ لکھ کر کی تو جی رہی ہے نہیں کہ جس عدد کو چاہا اڑا دیا۔ اور جس کو چاہا مکر کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ کسر کی حالت میں ایک عدد درمیان سے اڑانے جانے کو ہمیں تسلیم کرنے میں حذر نہیں لیکن اعداد کو مکر کرنے کا حق تو اوروں کے قانون کسی کو حاصل نہیں۔ جہلے تو آپ کو یہ معلوم ہو کہ اگر باخوس ہمیں کا نقش ہوتا بھی تو کیا ہوتا۔ بالکل مہمل اور بے معنی۔ آخر یہ ہمیں کا نقش ہی کیا ہے۔ بعض جاہل کہتے ہیں کہ یا بدوح کا نقش ہے لیکن ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ یا بدوح ہی کیا شے ہے جس کا نقش کوئی ہوگا۔ اگرچہ چند وجوہ سے اس کا ذکر میں کر رہا ہوں کہ حروف کو اعداد میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ مگر یہ کہنے میں پاک نہیں کرتا کہ حروف کا مرتبہ اعداد سے زیادہ ہے۔ مثلاً ایک شخص اللہ اللہ پڑھے اور ایک شخص اس کے اعداد کا نقش پر کرے تو جو روحانیت اور تقدس حروف (اللہ) میں ہے۔ وہ جیسا سنو

کے نقش میں نہیں۔ لیکن کم از کم آپ اس قدر تو تسلیم کریں گے کہ دونوں میں اثر برابر ہے۔ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ حروف میں کوئی اثر ہی نہیں ہے جو اثر ہے وہ اعداد میں ہی ہے۔ بیس کا نقش اسم بدوح کا نقش کہا جاتا ہے۔ لیکن بدوح کو ہی تمام عمر بڑھے اس سے تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ یہ خود مہمل اور بے معنی ہے۔ کوئی کہتا ہے عراقی زبان میں بدوح خدا کا نام ہے۔ سریانی زبان میں بدوح خدا کا نام ہے۔ اس مہمل خیال نے جہاں تک تقویت حاصل کی کہ بعض لکھے بڑھے لوگوں نے بھی دھوکا کھایا اور بدوح کو لے لیا۔ اور جھوٹی سندیں پیش کر دیں۔ بدوح نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے کس قدر ظلم ہے کہ قرآن پاک جو تمام کتب کا مجموعہ ہے وہ تھوڑا سا اسم اعظم سے خالی ہے اور سریانی۔ عراقی۔ قبطی زبان میں اسم اعظم ہو۔ اس کے تو یہ معنی ہیں کہ قرآن پاک کو خدا نے اس قابل نہیں بنایا کہ وہ اپنا مقدس نام اس میں درج کرتا۔ ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبیین یعنی دیا کی کوئی تر اور خشک شے نہیں جس کا ذکر قرآن پاک میں نہ ہو۔ لیکن جہاں ایسا عظیم الشان اور اکسیر صفت اسم ہی قرآن پاک میں نہیں۔ جب قرآن میں نہیں۔ حدیث میں نہیں تو میں ہرگز تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ بدوح کوئی شے ہے اور اب مان لو کہ بدوح خدا کا نام ہی ہے تو اس کی کیا سند ہے کہ تمام یہ نام اسمائے حسیٰ سے فروع تر ہے۔ قصہ کو تاہ میں اس کتاب کے ناظرین کو آگاہ کرتا ہوں کہ بیس کا نقش نہیں ہو سکتا۔ آپ کسی کے فریب میں نہ آئیں۔ میں نے کئی مرتبہ رسالہ میں اعلان کیا کہ جو صاحب بیس کا نقش دکھا دیں میں سٹیل پانچ سو روپے دینے کو تیار ہوں۔ اور ان کا خادم اور شاگرد بننے کو حاضر ہوں یہ سب جاہلوں اور بد معاشوں کے فریب ہیں ہزار ہا نقش لوگوں نے چھپوا دیئے ہیں کئی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بیس کا نقش ہے۔ لیکن جب وہ لوگ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کئی عدد درمیان میں نہیں ہیں۔ اور کئی ایک کو مکرر کیا

گیا ہے اور یہ بالکل غلط ہے اور بالکل بے اثر ہے کار۔ ان نقوش میں کوئی اثر نہیں۔ نہ بدوح خدا کا کوئی معجز نام ہے۔ اور اگر زبردستی تسلیم بھی کر لیا جائے کہ خدا کا نام ہے۔ تو کیا سب نام خدا کے بے کار ہیں۔ اور اس میں ہی رحمت کے فروغنے ہو ہیں۔ واضح ہو کہ نقوش میں سب سے اول نمبر مظلٹ ہے اور جب کسر نہ آئے تو اسم اعظم اور کبریت اتمر ہے اور تاثیر میں ڈوبا ہوا دوم مری ہے۔ بس یہ دو اصل ہیں۔ علاوہ ان کے سب لغت کلام اور لوگوں کو مرعوب کرنے کے لیے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آپ مسیح تک یعنی ہفت در ہفت تک کے نقوش سے کام لے سکتے ہیں۔ کیونکہ سٹیلے ستارے ہیں۔ باقی ہشت در ہشت۔ نہ در نہ۔ در در۔ در در۔ در در۔ در در۔ سب دکانداری ہے۔ اس کا تعلق علم ریاضی سے ہے عملیات سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں خود تو صرف دو قسم (مظلٹ مری) کو ہی قابل تسلیم کہتا ہوں۔ لیکن ہفت در ہفت تک جائز سمجھتا ہوں۔ اس لیے میں ہفت در ہفت تک کے نقوش برتنے کے علاوہ آسان عبادت میں مثال دے کر بیان کرتا ہوں۔

واضح ہو کہ جس نقوش میں جس قدر خانہ ہوں گے اتنی ہی قسم سے وہ پر کیا جائے گا۔ مظلٹ کے نو خانے ہوتے ہیں تو نو قسم سے پر کیا جاسکتا ہے۔ مربع کے سور خانے ہوتے ہیں۔

مثلث آتشی چال

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مثلث بادی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

۲ عدد ہے اور مثلث میں پر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے بہتر میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کئے تو رہے ۳۰۔ اس کو تین پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ہیں ہوا۔ اس پہلے خانے میں ۲۰ لکھا۔ دوسرے میں ۱۰ تیسرے میں ۱۰ علیٰ اہذا القیاس اسی طرح ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ۔ نقش پر ہوگا۔ دیکھو ۴۲ کا نقش مثلث یہ ہوا۔

۲۷	۲۰	۲۵
۲۲	۲۳	۲۶
۲۳	۲۸	۳۱



دیکھو جس طرف آپ شمار کریں اصلی تعداد یعنی وہ ہی آئے گی۔ اب یہ مسئلہ کہ پہلا خانہ کون سا ہے۔ پہلا خانہ سلسلہ سے نہیں۔ بلکہ جس جگہ ایک کا ہندسہ ہے وہ خانہ اول ہے جس جگہ تین کا ہندسہ ہے وہ خانہ سوم ہے۔ علیٰ اہذا القیاس جس خانے میں جس مرتبہ کا عدد ہے اسی مرتبہ کا خانہ ہے۔ خانہ سات وہ ہے جہاں سات کا ہندسہ ہے۔ خانہ نو وہ ہے جہاں نو کا ہندسہ ہے۔ اب ایک بات رہ گئی کہ اگر تقسیم سے کچھ بچ جائے تو کیا کریں تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک بچے تو خانہ اہتم میں ایک کا اضافہ کریں اگر تقسیم سے باقی دو رہیں تو خانہ چہارم میں ایک کا اضافہ کریں۔ اضافہ کے یہ معنی ہیں کہ ایک کا اضافہ تو ہر خانے میں آپ قانوناً کر ہی رہے ہیں اضافہ کے یہ معنی ہیں کہ ایک اور کا اضافہ کرو۔ مثلاً بجائے ۱۱ کے اگر عدد ۱۲ ہوتے تو تقسیم سے ایک بچتا ایسی صورت میں ہم خانہ اہتم میں ایک کا اضافہ



۱۱ عدد قسم سے پر کیا جاسکتا ہے۔ گس کے ۲ خانے ہوتے ہیں تو گس ۲ طرح سے پر کیا جائے گا۔ مگر حقیقت میں اربعہ عناصر کی تقسیم پر ہر نقش کی چار چالیس محجر اور کارآمد ہیں باقی نسبت کلام ہیں۔ جن سے کوئی قاعدہ نہیں لیا جاسکتا۔ اب میں مثلث سے قاعدہ شروع کرتا ہوں اور اربعہ عناصر سے مثلث پر کرتا ہوں جو یہ ہیں

مثلث خاکی چال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

مثلث آبی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

آبی چال مشرق سے منسوب ہے۔ بادی چال مغرب سے نامزد ہے۔ آبی چال شمال سے متعلق ہے۔ خاکی چال جنوب سے منسوب ہے مثلث کے پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعداد ہوں ان میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کر کے بقیہ کو تین پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو پہلے خانہ میں رکھو اور ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ۔ نقش پر ہو جائے گا۔ نقش صحیح ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نقش کو جس طرف سے بھی آپ میزان دیں اسی طرف سے وہ تعداد کامل آجائے جو ابتدا میں میزان تھی یعنی بارہ عدد قانون کے خارج کرنے سے پہلے مثلاً چاروں نقش جو اوپر ہیں آپ جس طرف سے بھی شمار کریں میزان پندرہ آئے گی۔ اسی طرح جن اعداد کو آپ مثلث میں پر کریں ان اعداد کا ہر طرف سے صحیح آنا نقش پر ہونے پر دال ہے۔ یہ جو میں نے بتایا کہ ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ مثلاً بہتر (۴۲)

کرتے۔ دیکھو بہتر کے نقش میں خانہ اعظم میں ۲۹ بجائے ۲۸ اور خانہ اشتم میں ۲۸۔ اور خانہ نہم میں ۲۹ لکھ دیتے اور نقش پر ہو جاتا۔ مثلاً ۳ کا نقش یہ ہوا۔ اب دیکھو ہر طرف سے اس نقش کی میزان ۳ ہے اگر تقسیم سے دو باقی رہتے تو ہم خانہ چہارم میں ایک کا اضافہ کر دیتے مثلاً اعداد ۳ ہوتے تو تقسیم میں ۲ رہتے۔ اس حالت میں خانہ چہارم میں ایک کا اضافہ کر دیتے دیکھو ۴ کے نقش میں خانہ چہارم میں ۲۳ ہے۔ بجائے ۲۳ کے ہم ۲۴ کر دیتے۔ پھر ۴ کا نقش ہو جاتا

۲۸	۲۰	۲۵
۲۲	۲۴	۲۷
۲۳	۲۹	۲۱



دیکھو۔ اب شمار کرو تو ہر طرف سے اس نقش میں میزان میں ۳ ہے یہی ہے واضح رہے کہ جب کسر آئے گی تو ایک گوشے میں ایک کا ہندسہ نکل جائے گا۔ ہر طرف سے میزان کامل آئے گی۔ مگر ایک گوشے میں ایک کا ہندسہ بڑھ جائے گا۔ اور اسے عیب کہیں یا قانون۔ یہ عیب کوئی نہیں نکال سکتا۔ اور جب کوئی شے اختیار سے باہر ہو تو وہ قابل عمل ہے لہذا اس عیب کا ملین نے صحیح تسلیم کیا ہے اور میں یہ عرض کر آیا ہوں کہ اگر مثلث ہے کسر بھر جائے تو اسم اعظم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ اس صراحت اور تفصیل سے آپ مثلث پر کر سکیں گے اور کوئی بات ابھی ہوئی نہ رہے گی۔ ذالک فضل اللہ۔

اب مربع نقش پر کرنے کا حال بیان کرتا ہوں اور مربع پر کرنے کا یہ قاعدہ ہے

کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے تیس عدد قانون کے خارج کردہ بتایا کو چار پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چھٹے خانہ میں رکھ کر چال سے پر کرتے جاؤ۔ نقش پر کرنے کا قاعدہ مثلث میں بیان کر آیا ہوں۔ چال سے پر کرنا اور تمام قانون یکساں ہوتے ہیں صرف اخراج عدد میں فرق ہے اور کسرات کے خانوں کا فرق ہے اور وہ میں ہر قاعدہ کے ساتھ بیان کرتا جاؤ گا۔ میں نے اعداد میں یہ عرض کر دیا ہے کہ جو نقش جس قدر خانوں پر تقسیم ہوگا۔ اسی طرح سے پر کیا جائے گا۔ مگر تمام چالیں وہی ہیں جو یاد میں آجکیں۔ چار سے زیادہ نقش بھرنے کی صورتیں بالکل بے کار اور محض ہنات ہیں جس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مربع کی چاروں چالیں یہ ہیں

مربع بادی چال

۴	۹	۷	۱۳
۱۵	۶	۱۴	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

مربع آتشی چال

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۵

مربع خاکی چال

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۳	۱

مربع آبی چال

۵	۱۶	۳	۱۱
۱۰	۲	۱۲	۸
۱۵	۷	۱۳	۱
۴	۹	۶	۱۲

اب رہا کسر کا حال یعنی جب تقسیم کچھ بچ جائے تو اس کی صورت یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک بچے تو خانہ ۳ میں ایک کا اضافہ کرو (خانہ ۳ وہی ہے جہاں ۳ کا ہندسہ تحریر ہے) اگر تقسیم سے دو باقی رہیں تو خانہ نہم میں ایک کا اضافہ کریں۔ اگر

قاعدہ چہارم :- جس قدر اعداد ہوں ان کو وہ حصہ کرو نصف میں سے آٹھ عدد کم کر کے جو باقی رہے اس کو اپنے پاس محفوظ رکھو۔ مربع کے خانہ اول کو ایک سے شروع کرو انھوں خانہ تک یعنی خانہ ہشتم میں ۸ لکھو اور جب نواں خانہ آئے

۱	۳۳	۳۰	۸
۳۱	۷	۳	۳۲
۶	۲۸	۳۵	۳
۳۳	۴	۵	۲۹

تو اس میں وہ تعداد رکھو جو نصف میں سے کم کر کے چہارے پاس موجود ہے اور حسب قاعدہ ایک کے اضافہ سے پر کرتے جاؤ۔ نقش پر ہوگا جو تک اس میں بھی تقسیم نہیں ہے۔ لہذا اس میں بھی کسر نہیں آتی۔ مثلاً کل میان بہتر ہے۔ اس کا نصف ۳۱ ہوا اس میں ۸ کم کئے باقی ۲۳ رہے۔ دیکھو مربع پر ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مربع کی اصل رفتار وہی کارآمد ہے جس کی کسر نہیں آتی۔ بقایا تراکیب جن میں نے بعض میں نے لکھ دیں اور بھی ہو سکتی ہیں۔ بعض دماغ کی بلند پروازی یا علم ریاضی کی مشق ہیں۔ اب نفس یعنی ریاضی اور اس میں ۲۵ خانے ہوتے ہیں۔ پانچ مربع میں پانچ طول میں اس کے پر کئے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں ریاضی پر سے ۳ عدد قانون کے کم کرو۔ بقایا پانچ پر تقسیم کرو خارج قسمت کو بچلے خانے میں رکھ کر نقش کی رفتار سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا۔ نفس کی طبعی چال یہ ہے

۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۱	۲۳	۷	۲۰	۳
۱۰	۱۸	۱	۱۳	۲۲
۴	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۲۳	۶	۱۹	۲	۱۵

میں باقی ہوں تو خانہ آٹم میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہوگا۔ اضافہ کرنے کا حال میں مثلث میں بیان کر چکا ہوں۔ مربع پر کرنے کا جو قاعدہ میں بیان کر چکا ہوں وہ صد اول پر مشہور ہے۔ اور یہ عام طور پر رائج ہیں لیکن چند ترکیبیں مربع پر کرنے کی اور بھی ہیں۔ جو نہ مشہور ہیں نہ ان سے کام لیا جاتا ہے اول ترکیب یہ ہے کہ اصل میزان سے ۳۳ عدد قانون کے خارج کرو۔ بقایا کو چار پر تقسیم کرو۔ اور جو خارج قسمت ہوں اس میں ایک کا اضافہ کر کے رفتار سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا اور کسر وہی رہے گی۔ تیس عدد قانون کے خارج کرنے میں بھی فرق اس قدر ہوگا کہ ۳۰ عدد خارج کرنے میں خارج قسمت میں ایک کا اضافہ کر کے پر کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً خارج قسمت پانچ ہے تو ہم پہلے خانے میں چھ رکھیں گے اور دوسرے خانہ میں ۷۔ اس طرح نقش پر کرتے جائیں گے۔ اور نقش پر ہوگا۔

قاعدہ سوم :- جس قدر عدد ہوں ان میں سے اکیس عدد قانون کے کم کرو جو باقی رہیں ان کو اپنے پاس محفوظ رکھو اور مربع کو چال کے مطابق ایک سے لے کر بارہویں خانے تک پر کرو یعنی خانہ اول میں ایک دوسرے خانے میں دو یہاں تک کے بارہویں خانے میں ۱۲ ہوں گے۔ جب تیرہواں خانہ آئے تو تیرہویں خانے میں وہ کل عدد لکھ دو جو کم کرنے کے بعد آپ کے پاس محفوظ تھے چودھویں خانے میں ایک کا اضافہ اس عدد پر کرو جو خانہ تیرہ میں ہے۔

اسی طرح ۱۔ اور ۸ خانہ کو بھی ایک کے اضافہ سے پر کر دو نقش پر ہوگا۔ مثلاً کل میزان بہتر ہے۔ اس میں سے ۲۱ کم کئے تو باقی رہے اکیاون۔ نقش مربع پر ہو گیا۔ دیکھو خانہ ۳ میں ۱ ہے خانہ ۴ میں ۲۔ خانہ ۱ میں ۵۳۔ خانہ ۸ میں ۲ ہے۔ اس حساب میں کسر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں تقسیم ہی نہیں ہے۔

نوٹ :- اگرچہ مربع کی کسر چند صورتوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ مگر ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس میں کسر کا متعلقہ نہیں۔



پانچ قانون کے خارج کریں تو ۶ کی تقسیم کے بعد جو خارج قسمت ہو چلے خانہ میں
میں تو ایک عدد کے اضافہ کی ضرورت نہیں ہے جس کی چال یہ ہے اور کسر پر
نے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر تقسیم سے پانچ باقی رہیں تو خانہ ۳ میں ایک کا اضافہ کرو
تین باقی رہیں تو خانہ ۸ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر تقسیم سے ۲ باقی رہیں تو خانہ
۱۱ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر باقی ایک رہے تو خانہ ۳۱ میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش

۳۶	۳۸	۴۲	۱	۱۳	۲۰	۲۶
۳۰	۴۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۲
۴۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۴۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۰	۴۳
۸	۲۱	۲۷	۲۳	۳۹	۴۵	۵
۱۶	۲۲	۳۵	۲۱	۴۷	۰	۱۰
۲۰	۳۰	۳۶	۴۱	۶	۱۳	۱۸

اب مسیح ہفت در ہفت کا قاعدہ معلوم کرو اس میں سات خانے عرض میں اور
سات خانے طول میں ہوتے ہیں کل ۴۹ خانے ہوتے ہیں۔ قاعدہ اس کے پر کرنے کا
ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے ایک ۷ لکھ عدد قانون کے خارج کرو اور
باقی رہیں ان کو سات پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چلے خانہ میں رکھ کر حسب
چال سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا۔ مسیح کی چال یہ ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ اس کی نقش صرف مثلث اور مربع ہیں
سب زیت کلام اور جولانی طبع نیز علم ریاضی کا مظہر ہے۔ تمام میں نے بعد
ان کی مناسبت سے ہفت در ہفت تک نقش پر کرنے کا قاعدہ بیان کر دیا ہے۔

نفس کی کسر یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک باقی رہے اور خانہ ۲۱ میں دو باقی ہوں
تو خانہ ۲۱ میں ایک عدد کا اضافہ کرو۔ اگر باقی تین ہوں تو خانہ گیارہ میں ایک کا
اضافہ کرو۔ اگر باقی چار ہوں تو خانہ ششم میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہوگا۔ مگر
یہ واضح رہے کہ جس طرح مثلث کی کسر پوری نہیں ہوتی اسی طرح نفس کی کسر بھی
پوری نہیں ہوتی۔ اور اس کے علاوہ کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ جس سے مثلث پوری ہو
جائے۔ اور اسی وجہ سے میں نے بیس کے نقش سے انکار کر دیا ہے۔ اب مسدس کا
حال سنو۔ مسدس کے معنی شش در شش کے ہیں۔ اس میں ۶ خانے طول میں اور
چھ خانے عرض میں ہوتے ہیں یعنی کل ۳۶ خانے ہوتے ہیں۔ اس کے پر کرنے کا قاعدہ
یہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے ۱۱ عدد قانون کے خارج کرو۔ باقی کو ۶ پر
تقسیم کرو۔ اور خارج قسمت میں ایک کا اضافہ کر کے حسب قاعدہ چال سے نقش پر
ہوگا۔ مگر یہ اعداد طبعی ہیں۔ اگر مجموعہ میں سے یعنی جس قدر اعداد ہوں۔ ان میں
ایک سو پانچ قانون کے خارج کر کے ۶ پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چلے خانہ میں رکھ
کر حسب قاعدہ چال سے پر کرو۔ یہاں غور کر لو کہ اگر ایک سو گیارہ عدد قانون کے
خارج کر کے چھ پر تقسیم کرو اور خارج قسمت چلے خانے میں رکھو۔ تو ایک عدد کا
اضافہ خارج قسمت پر کرو۔ اگر جملہ اعداد میں سے ایک

۸	۱۱	۵۲	۱۰
۵۱	۲	۷	۱۲
۳	۵۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۵۳

بقی نقش تو لاکھوں کے ہو سکتے ہیں۔ اب معلوم کرو کہ وہ نقش اول ہیں جس کو
عالمین نے بہت ہی عظمت اور عزت دی ہے اور مثلث خالی البطن اور خمس خالی
البطن ہے۔ یعنی جس قدر اعداد ہوں وہ مثلث کے ۸ خانوں میں پر ہو جائیں۔ اور
درمیان کا خانہ خالی رہے (مثلث کے کل خانے ۹ ہوتے ہیں) اسی طرح خمس کے
دیکھیں خانے ہوتے ہیں لیکن جو اعداد ہوں وہ سب چوبیس خانوں میں کامل ہو جائیں
اور درمیان کا خانہ خالی رہے۔ بطن کے معنی پیٹ کے ہیں۔ چونکہ پیٹ جس کے
درمیان میں ہوتا ہے اور اس قاعدہ میں درمیان کا خانہ خالی رہتا ہے لہذا اس قاعدہ کو
خالی البطن کہتے ہیں۔ اگر مثلث ہو تو مثلث خالی البطن کہتے ہیں۔ اور خمس ہو تو
خمس خالی البطن کہتے ہیں۔ مثلث خالی البطن بھرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس قدر عدد
ہوں ان کو ۳ پر تقسیم کرو یہ واضح رہے کہ قاعدہ مثلث خالی البطن میں نہ ۳ عدد قانون
کے خارج کئے جاتے ہیں نہ تین پر مثلث تقسیم ہوتا ہے۔ بلکہ اعداد ۳ پر تقسیم کئے
جاتے ہیں۔ اب جو عدد ہیں ان کو آپ نے بارہ پر تقسیم کیا۔ خارج قسمت کو چھٹے خانہ
میں رکھو (پہلا خانہ وہی ہے جہاں ایک کا ہندسہ) خانہ دوم میں خانہ اول کا دو گنا (مثلاً
خانہ اول میں چار ہیں تو خانہ دوم میں آٹھ)۔ خانہ سوم میں ۳ یعنی ہر خانہ کے اعداد میں
خانہ اول زیادہ کرتے جائیں گے۔ اسی طرح ۸ خانوں میں نقش پر ہوگا اور درمیانی خانہ
خالی رہے گا۔ اگر تقسیم سے کچھ باقی رہے تو وہ سب یکبارگی خانہ ششم میں اضافہ کر دو
مثلث خالی البطن کی چال یہ ہے۔

۵	۳۶	۱۵
۲۵		۳۱
۳۶	۲۰	۱۰



اور درمیان کا خانہ خالی رہا۔ امید ہے کہ آپ اس تفصیل سے مثلث خالی البطن پر کر
سکیں گے۔ اور کوئی بات دریافت طلب اور ملتی ہوئی نہ رہی ہوگی۔ اب خمس خالی
البطن کا طریقہ بھی معلوم کر لو۔ پہلے ایڈیشن میں خمس خالی البطن پر کرنے کا جو میں
نے طریقہ بیان کیا تھا وہ بہت مختصر تھا۔ کیونکہ کتاب کا حجم کم تھا۔ اور مضامین کی
کثرت تھی اس لیے بعض مسائل کی توضیح اور تشریح کرنے سے مجبور تھا اور جن اصحاب
کو اس علم سے واقفیت نہ تھی وہ کما حقہ نہ سمجھ سکے۔ اب میں تفصیل سے بیان کرتا
ہوں کہ شاید کوئی صاحب اس میں الجھے نہ رہیں گے۔ واضح ہو کہ خالی البطن کا

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲



دوسرا نام ہوف ہے۔ ہوف کے معنی درمیان کے ہیں۔ مشق خالی ابطن اور مشق
ہوف کے ایک ہی معنی ہیں۔ سب سے پہلے نفس خالی ابطن کی چال پر کرو آپ کو
معلوم ہو کہ اس قاعدے میں غلط آواز اور الفاظ نہیں ہوتا

14	1.	1	14	14
19	21	19	15	2
10	11		12	20
0	4	24	22	2
2.	12	22	2	2

بلکہ آٹھ میں ایک عدد کا اضافہ کر کے اسے تو بتایا ہے اور خانہ اٹھارہ میں ایک عدد کا اضافہ کر کے اسے انیس بتایا ہے۔ - نفس اللہی کے پر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جو عدد دو ہوں اس کو ۳ پر تقسیم کرو۔ - خارج قسمت کو چھٹے خانہ میں دیکھو اور خانہ دوم میں اس سے ۱۱ گنا کر ۱۲ (خانہ اول کا ۱۱ گنا) خانہ سوم میں خانہ دوم اور خانہ اول کی میزان خانہ پہلے میں خانہ سوم اور خانہ اول کی میزان یعنی نو قاعدہ میں نے مثلث خالی ابطن کا لکھا ہے۔ - یعنی ہر خانہ میں خانہ اول کی میزان بڑھا کر اس کا اٹکا خانہ پر کیا جائے گا۔ -

197	10	18	127	117
108	107	118	127	117
108	117		127	117
10	10	117	117	117
117	107	117	117	117



مگر جب خاندان آٹھ پر پہنچیں گے تو اس میں ایک عدد کا اضافہ اور کیا جائے گا۔ اسی طرح
خاندان ۱۰ تک پہنچ کر اس میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ جب خاندان ۱۰ پر پہنچیں گے تو ایک عدد کا اور اضافہ کیا
جائے گا اور نقش پر ہوگا دیکھو مثال یہ ہے کہ خاندان دوست ۳۰ اسی کو خمس اصول
میں پر کرتا ہے اور قاعدہ یہ بتایا ہے کہ جو خاندانوں میں ۱۵ پر تقسیم کر دو اور خاندان
فست کو اول خاندان میں رکھو اور ہر خاندان میں خاندان اول کی میں سے جتنے جہاد ہیں
داد آٹھ اور الخاندان میں ایک کا اور اضافہ کر دو۔ اب دیکھو کہ سات ۳۰ اسی کو ۱۵ پر
تقسیم کیا تو خاندان فست ۲۰ آئے۔ اب خاندان اول میں ۳ لکھے۔ اور خاندان دوم میں ۳۰ لکھی
پھر انہیں خاندان آٹھ میں خاندان نو کی میں ہے اور خاندان ۱۵ میں انہیں کی میں ہے۔
خمس اصول پر ہو گیا۔ ہر پتی کی میں سات ۳۰ اسی آگئی۔ اسے ہے کہ اس تفصیل
سے اب خمس اصول پر کر سکتے ہیں۔ اگر تقسیم کامل نہ ہو اور تقسیم سے باقی رہے تو
کیا کیا جائے۔ تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ۱۵ پر تقسیم کرنے سے اگر کچھ باقی رہے تو خاندان
۳۰۔ ۲۰۔ ۱۰۔ ۵۔ ۳۰ میں ۳۰ تمام بتایا اضافہ کر دو۔ اسے خوب دیکھیں کہ ۱۵۔
خاندان اگر تقسیم کرنے کے بعد باقی باقی رہیں تو پانچویں خانوں میں ۱۵۔ ۱۰۔ ۵۔ ۳۰۔
۳۰ میں ہر ہر کا اضافہ کرتا ہوگا اور ہر خاندان میں خاندان اول کا اضافہ تو ہوگا ہی اس
کے مطابق۔ بتایا کا اضافہ ہوگا۔ خاندان ۳۰ میں ۳۰۔ اس کو ۱۵ پر تقسیم کیا۔ خاندان
فست دس اور باقی ہر ۳۰۔ اب اس کا خمس اصول پر کیا۔ تو یہ صورت پیدا ہوئی
دیکھو ہر پتی کی میں ۳۰ ہوتی ہے۔ اگرچہ اس قدر تشریح اور توضیح کافی تھی۔ لیکن
بعض ابتدائی پڑھنے والوں کے لیے میں ہر خانے کی تشریح کرتا ہوں تاکہ راستہ بالکل
ساف ہو جائے۔

۱۶۳	۱۰۰	۱۰	۱۳۰	۲۶۳
-----	-----	----	-----	-----

اصل اور ایک

14P	100	10	1P	PMF
90	PMF	190	1P	P
100	110		10P	PMF
00	90	PMF	PMF	20
PMF	14P	PMF	P	P

کیا۔ تو پھر ہونے۔ یعنی ۳۔ اور ۴ کل ۷۔ اب خانہ نو پر نظر کرو (یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جس خانہ میں خانہ ہشت نہیں ہوتا) خانہ نہم میں ترانے ہیں۔ اس لیے کہ اکیاسی سلسلہ کے (۹-۸-۷) اور ۴ تقسیم دوم کا خارج قسمت (۸۱-۳-۲) اب خانہ دہم پر نظر کرو اس میں نوے ہیں کیونکہ یہ خانہ ہر دو تقسیم میں اضافہ کا نہیں ہے (۹-۲-۱) اب خانہ یا دہم پر نظر کرو۔ اس میں ۱۱ ہیں کیونکہ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے خارج قسمت کے اضافہ کا ہے۔ لہذا ۹۹ سلسلہ کے اور بارہ تقسیم دوم کا بقایا (۱۹-۱۱-۳) اب خانہ دو از دہم پر نظر کرو۔ اس میں ۳۰ ہیں۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے اضافہ کا ہے لہذا ۲۸ سلسلہ کے اور ۴ خارج قسمت تقسیم دوم کے کل ۳۰ ہونے (۳-۲۸-۹) اب خانہ سیزدہم پر نظر کرو۔ اس خانہ میں ۴۹ ہیں۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم اضافہ میں شامل ہے لہذا (۳-۹-۳۱) اب خانہ چہار دہم پر نظر کرو۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے اضافہ میں شامل ہے۔ اس لیے ۳۶۹-۳-۳۸ لہذا خانہ چہار دہم میں ایک سو اڑتیس لکھ دیئے۔ اب خانہ یا دہم پر نظر کرو۔ اس میں ایک سو اسی ہیں۔ دیکھو یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافے کا بھی ہے۔ مثال میں بتایا گیا ہے کہ تقسیم سوم میں اگر باقی رہے تو خانہ ۱۵-۱۴-۱۹-۲۳-۲۵ میں اضافہ ہوگا۔ علاوہ اس اضافہ کے جو تقسیم دوم کا ہے خانہ ۱۵ میں ۳۹ کی تفصیل یہ ہے کہ خانہ ۲ میں سلسلہ کے ۳۵-۱۵-۹-۳۵ تقسیم دوم کے ۴ تقسیم سوم کے ۲ کل ۳۹ (۳۵-۳۵-۳۹-۲) اب خانہ شانزدہم آیا۔ اس خانہ میں ایک سو چھپن ہیں۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافہ کا نہیں۔ تقسیم دوم (۴) اضافہ کا ہے۔ یعنی سلسلہ کے ۳۳-۹-۱۱ (۳۳-۳۳-۱۱) ایک سو چوالیس اور اضافہ یعنی تقسیم دوم کا خارج قسمت ۴ کل ۱۵۶ (۳۳-۳۳-۱۵۶) اب خانہ ہفت دہم آیا اس میں ۱۴۶ ہیں یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافہ کا ہی ہے۔ سلسلہ کے اعداد ۱۵۳-۱۴-۹-۱۵۳ (۱۵۳-۱۵۳-۹) کا اضافہ تقسیم دوم کے خارج قسمت کا اور دو کا اضافہ بقایا تقسیم سوم کا میزان کل ۱۴۶ (۱۵۳-۹-۱۵۳) اب خانہ ہیروہم آیا۔ اس میں

اور جس خانہ میں یہ خانہ نہیں ہے۔ لہذا خانہ ۱۴ کے بعد یہ خانہ نو دہم آیا اس خانہ میں ۱۸۵ ہیں جس کا حساب یہ ہے کہ سلسلہ کے خانہ ۱۹ میں ۱۸۱- تقسیم دوم کے خارج قسمت کا اضافہ ۴۔ اور تقسیم سوم کا باقی ۲۔ کل میزان ۱۸۵ (۱۸۱-۲-۲) خانہ ۱۹ بھی تقسیم سوم کے اضافہ کا ہے اب خانہ بسٹم آیا۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے بقایا کے اضافہ کا نہیں ہے۔ صرف تقسیم دوم کے خارج قسمت کے اضافہ کا ہے۔ لہذا سلسلہ کے اعداد سے خانہ استم میں ۱۸۰ تھے۔ اس میں خارج قسمت تقسیم دوم کے ۴ عدد کا اضافہ کیا۔ کل ۱۸۴ ہو گیا۔ لہذا خانہ بسٹم میں ۱۸۴ لکھ دیا۔ اب خانہ بست دیک آیا۔ اس میں ۲۰ سو ایک ہیں۔ اس کا حساب یہ ہے کہ یہ خانہ تقسیم سوم کے بقایا کا نہیں ہے لہذا سلسلہ کے اعداد ایک سو نو سو ہوئے اور تقسیم دوم کا خارج قسمت ۴ کل میزان ۱۸۹-۲-۱۸۹ (۱۸۹-۲-۱۸۹) اب خانہ بست دہم آیا۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے بقایا اضافے کا نہیں لہذا اس میں ۲۲ لکھے گئے یعنی سلسلہ کے اعداد ایک سو اٹھانوے (۲۲-۲۲-۲۲) اس میں تقسیم دوم کے ۴ خارج قسمت کا اضافہ کیا۔ ۱۸۶-۲-۲۲ (۱۸۶-۲۲-۲۲) اب خانہ بست دہم آیا اس میں دو سو انیس ہیں اس کا حساب یہ ہے کہ یہ خانہ تقسیم سوم کے بقایا کا اضافہ نہیں ہے لہذا سلسلہ کے اعداد اس میں ۲۰۴ ہوئے (۲۰۴-۲۰۴-۲۰۴) اس میں ۴ کا اضافہ تقسیم دوم کے خارج قسمت کا ہوا۔ ۲۱۹-۲۰۴-۲ (۲۱۹-۲۰۴-۲) اب خانہ بست و چہارم آیا۔ اس میں ۲۳۰ ہیں۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے بقایا کے اضافہ کا بھی ہے۔ لہذا سلسلہ کے اعداد ۲۱۹ ہوئے ۴ عدد خارج قسمت تقسیم دوم کے اور ۲ عدد بقایا تقسیم سوم کے مجموعہ میزان ۲۳۰۔ اب خانوں کے حساب سے تو ۲۵ کا خانہ آتا چاہئے لیکن ایک خانہ درمیان میں خالی چھوڑا گیا ہے۔ لہذا اسے چھپیوں خانہ کہتے ہیں دیکھو اس میں ۲۳۸ ہیں۔ اس کا حساب یہ ہے کہ سلسلہ کے اعداد ۲۳۳-۲۹-۹ ضرب ۹۔ (۲۳۳-۲۳۳-۲۹) اس میں ۴ عدد تقسیم دوم کے خارج قسمت کے بڑھائیے اور ۲۵ عدد تقسیم سوم کے بقایا کے بڑھائیے گئے مجموعہ ۲۳۸-۲۳۳-۴ (۲۳۸-۲۳۳-۴)۔

میں وہ عدد پر کرنا شروع کرو جو چالیس مہنا کرنے کے بعد آپ کے پاس ہیں۔ اس طرح نقش خالی ابطن پر ہو جائے گا۔ اس نقش خالی ابطن کی چال سو ہے۔ اب میں نقش نقش ابطن پر کر کے دکھاتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۸	۲	۱۶	۳۲	۱۳
۱۵	۳۶	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۳۵
۴	۱۸	۳۳	۱۱	۵
۳۲	۱۰	۹	۳	۱۷



اس میں سے ۳۰ کم کئے باقی رہے ۳۔ اب ان کو اپنے پاس محفوظ رکھا دیکھو نقش پر ۱۰۔ ہر پنی کی میزبان ۱۰ آگئی۔

اب معلوم ہو کہ جس طرح عمل یا دعیت کی ذکوۃ ہوتی ہے اسی طرح نقوش کی بھی ذکوۃ ہے۔ مگر عمل اور نقوش کی ذکوۃ میں فرق ہے حتمی بظاہر فرق تو یہی ہے کہ عمل یا دعیت بڑھا جاتا ہے اور نقوش لکھا جاتا ہے عمل یا دعیت کی ذکوۃ لکھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ میں عمل اور دعیت کی ذکوۃ کا مفصل طریق اسی کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں صرف نقوش کی ذکوۃ کا طریق بیان کرتا ہوں۔ اول تو یہ معلوم کیجئے کہ بعض نقوش ایسے ہیں کہ ان کی ذکوۃ مخصوص ہوتی ہے (بعض عمل بھی مخصوص ذکوۃ سے متعلق ہوتے ہیں) اس لیے ذکوۃ کا کوئی خاص جامع اور جو سب نقوش پر عادی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن میں ایسا قاعدہ ذکوۃ کا بیان کر رہا ہوں کہ جو انشاء اللہ تعالیٰ تمام قسم کے نقوش کی ذکوۃ پر مشتمل ہوگا۔ الا شاذ و نادر۔ لیکن جو نقوش ایسے ہیں کہ ان کی ذکوۃ خاص ہے۔ اور وہ ذکوۃ خاص ہمیں معلوم نہیں۔ اور ہم نے اس سے ذکوۃ ادا کر دی (جو قاعدہ میں بیان کر رہا ہوں) تو کچھ نہ کچھ اثر پیدا ہی ہو جائے گا۔ ہاں قاعدہ ذکوۃ کا طریقہ نہ ملنے کی صورت میں اگر بے قاعدہ ذکوۃ ہی عیدی

نقش ابطن کا بیان ختم ہو چکا اور جس تشریح اور تفصیل سے ہم نے بیان کیا ہے آپ اس سے قبل کسی کتاب میں نہیں دیکھیں گے۔ یہ ایسے باریک کام ہیں کہ آپ کو پڑھنے اور سمجھنے میں بھی ذرا کوفت ہوگی اور دل اٹھتا ہوگا۔ لیکن اس کے دماغ کی کوفت کو دیکھئے جس نے یہ حساب لگایا۔ ایک حکیم اور ڈاکٹر صرف بعض پر انگلی رکھتے کی فیس ایک روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپے تک لیتا ہے۔ ایک وکیل اور جج سزا آپ کی طرف سے عدالت میں کھڑے ہو کر مختصر تقریر کرنے کی فیس سینکڑوں روپے لیتا ہے۔ غریب مصنف نے کھنوں اپنے دماغ کو پاش پاش کیا اس کے مستشرق اور پراگندہ خیالات ہر طرف سے سٹ کر کھنوں اسی کتاب کی تدوین میں لگائے بہر حال اگر آپ قدر دانی کریں تو کتاب واقعی قابل قدر ہے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے فائدہ پہنچائیے۔ آمین۔

نقش ابطن میں اس قدر سر کھپایا کہ جن کا سمجھنا بھی دشوار ہو گیا اور واقعی ابتدائی قاری کے واسطے دشوار ہے۔ لہذا میں بالکل سیدھا اور آسان طریق نقش ابطن کا لکھے دیتا ہوں اس میں کوئی طوالت اور دماغ سوزی نہیں ہے۔ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے چالیس عدد مہنا کر کے جو باقی ہوں ان کو اپنے پاس محفوظ رکھو اب نقش بتاؤ اور اس میں خانہ اول سے خانہ انیس تک ایک سے انیس تک پر کرو یعنی ایک دو تین۔ یہاں تک کہ خانہ انیس میں ۱۹ لکھو۔ اب خانہ بیس آیا تو یہاں سے ہر خانہ

۸	۲	۱۶	۳۰	۱۳
۱۵	۲۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۳۳
۴	۱۸	۳۳	۱۱	۵
۲۱	۱۰	۹	۳	۱۷



جائے تو عمل میں کچھ نہ کچھ اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اب ایک اور بات اٹھی ہوئی رہ گئی کہ میں آگے چل کر چند طریق ذکوۃ کے بیان کر دوں گا۔ تو آپ کے دل میں تعلقان رہے گا کہ ان میں سے موثر اور مرزج کون سی ذکوۃ ہے میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ آپ جس پر بھی عمل کریں گے ذکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اب وہ گیا مرزج اور غیر مرزج کا سوال اس کے متعلق گزارش ہے کہ اس کا تعلق نقش سے ہے بعض کے لیے کوئی ذکوۃ مرزج ہے اور بعض کے لیے کوئی قسم مرزج ہے اور یہ بات جب بتائی جائے جب نقش سلنے ہو۔ کیونکہ نقوش کی کوئی حد نہیں ہے لہذا تمام نقوش کا انحصار و شمار ہے اس لیے کہتے ذکوۃ نقوش (جس قدر مجھے معلوم ہیں) لکھے دیتا ہوں۔ ان اقسام میں سے جو ذکوۃ بھی آپ ادا کریں گے۔ ذکوۃ ادا ہو جائے گی یاں مرزج اور غیر مرزج کا سوال باقی رہے گا اور اس کے حل کرنے سے میں مجبور ہوں مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا۔ ذکوۃ بہر حال ادا ہو جائیگی۔

قسم اول :- ہر نقش کے اعداد طبعی بھی ہوتے ہیں۔ بس جس قدر اعداد طبعی ہوں روزانہ اس نقش کو اتنی مرتبہ لیتے ہی دن تک لکھو۔ ذکوۃ ادا ہوگی۔ مثلاً مثلث کے اعداد طبعی پندرہ ہیں تو پندرہ نقش روزانہ پندرہ روز تک بے نیت ذکوۃ لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ اسی طرح مربع کے اعداد طبعی چونتیس ہیں۔ اگر مربع کی ذکوۃ دیتا ہے تو چونتیس نقش روزانہ چونتیس دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔

قسم دوم :- اگر اعداد طبعی زیادہ ہوں تو پھر نقش کے خانوں کی تعداد کے مطابق روزانہ نقوش لکھے۔ مثلاً مثلث کے خانے ۹ ہوتے ہیں اور مربع کے ۱۶ خانے ہوتے ہیں لہذا تو نقوش روزانہ ۹ دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ اور مربع کی ذکوۃ کے لیے سولہ نقش روزانہ سولہ دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ذکوۃ غیر اول سے ذکوۃ غیر دوم کمزور ہے۔ تاہم کام دیتی ہے۔ اگر معمولی کام ہے تو ذکوۃ غیر دوم ہی کام دے جاتی ہے البتہ اہم اور مشکل کاموں میں تاخیر کم کرتی ہے۔

قسم سوم :- کوئی بھی نقش ہو اور کسی کام کے لیے نقش لکھ رہے ہو تو ہر نقش کو تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک لکھو یہ ذکوۃ ہر دو ذکوۃ ہائے سابقہ پر مرزج ہے اور کامل اثر پیدا کرتی ہے۔ ذکوۃ ادا کرنے میں وہ سب پابندیاں ہیں جو ذکوۃ عمل میں ہوتی ہے یعنی پاکیزگی طہارت۔ وضو۔ خوشبو۔ پابندی مقام۔ قبلہ رخ ہونا۔ رمضان سے لکھنا۔ بہر حال اولیٰ ہے۔ یاں تباہی و بربادی۔ دشمن اور باہمی مفارقت کے واسطے۔ اگر سیارہ روشنائی سے لکھا جائے تو افضل ہے۔ اگر کسی موقع پر رمضان نہ ملے تو ہدیٰ جو ترکیبی میں آتی جاتی ہے۔ اسے باریک بینی کر اور پانی میں گھول کر کپڑے میں بچان لیں۔ یہ بھی پاک صاف روشنائی ہے۔ اب یہ رہا کہ روزانہ جو نقش لکھے جائیں ان کا کیا کیا جائے۔ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ نقوش کی چار قسمیں ہیں۔ آتش بادی۔ آبی۔ خاکی۔ بس جس نقش کی آپ ذکوۃ دے رہے ہیں۔ اگر وہ نقش آتش ہے تو آگ میں بٹا دیا کریں اور نقش جو بطور ذکوۃ کے روزانہ لکھا کریں۔ اگر بادی ہے تو کسی درخت سے بانٹ دیا کریں۔ اگر آبی ہے تو پانی میں بہا دیا کریں اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کر دیا کریں۔ لیکن اگر اس کے برعکس کیا کریں۔ یا سب قسم کو پانی میں ہی غرق کر دیا کریں یا زمین میں دفن کر دیا کریں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ مثلاً نقش آتش ہے اس کی ذکوۃ کو جو نقش لکھے گئے ہیں اگر پانی میں غرق کر دیئے جائیں تو کوئی نقصان نہیں ہے یہ بھی واضح رہے کہ بعض اصحاب بٹانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یعنی خدا کے پاک کلام کو بٹانا اچھا نہیں ہے مجھے بھی اس سے اتفاق ہے اور میں اس عمل کو بٹانا مناسب نہیں سمجھتا جس میں خاص آیات قرآنی ہوں۔ لیکن جب کسی آیت کو اعداد میں تبدیل کر لیا تو گو روحانی طاقت آیت پاک کی اس میں موجود ہے لیکن بظاہر ہر حرف اعداد میں تبدیل ہو گئے اس لیے عملیات میں ان کو بٹانا جائز کر لیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کر دیا۔ بٹانا یا غرق کرنا یا دفن کرنا سب جائز ہیں۔ ایک قسم کی ذکوۃ بعض مسلمانوں نے اور بھی دیکھی

ی ہے یعنی جس میں یا اسم کی ذکوۃ ادا کرنا ہے اس کے اعداد و اہد سے حاصل کرد اور
 مربع یا مثلث میں پر کرد اور اس مربع یا مثلث کو اتنی مرتبہ لکھو جس قدر اصل اعداد
 ہوں۔ ذکوۃ ادا ہوگی۔ مثلاً ہم اللہ شریف کے اعداد سات ۷ جیسا ہی ہیں یعنی اہد کے
 اعدادی حساب سے اس ۷ کو مربع یا مثلث میں پر کرد اور اس مربع یا مثلث کو
 ۷ مرتبہ لکھو تو ہم اللہ شریف کی ذکوۃ ادا ہوگی واللہ اعلم۔ لیکن یہ بات واضح ہے
 کہ نقوش کی ذکوۃ ضروری ہے عملیات میں ذکوۃ نیر اس میں عمل میں ذکوۃ ضروری
 نہیں۔ نقوش بننے ذکوۃ کے بھی کام دیتا ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ عمل بننے ذکوۃ کے
 کام نہیں دیتا مگر نقوش دوا ذکوۃ کے کام دے جاتا ہے۔ ہاں ذکوۃ کے اہد میں قتی
 ہو جاتی ہے اور نقوش بھی مثل عمل کے ہی کام دیتا ہے۔ میں نے حق الامسح و راحت
 سے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کتاب آپ کو مفید کرے۔

نقوش میں مثلث یا مربع یا قس میں طرح بار بار آتی ہے۔ یعنی اگر مثلث پر
 کرنا ہے تو جس قدر اعداد ہوں ان میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کرد۔ آخر یہ بارہ
 کیوں اور کہاں سے آئے اسی طرح مربع پر کرنا ہو۔ تو جس قدر اعداد ہوں ان میں سے
 تیس عدد قانون کے خارج کرد۔ آخر یہ تیس کہاں سے آئے اور کیوں اسی طرح قس
 مسلسل وغیرہ میں ایک خاص عدد قانون کے خارج کئے جاتے ہیں۔ یہ قانون کے اعداد
 کہاں سے آئے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ جس نقوش میں جس قدر خانے ہوں ان میں
 سے ایک کم کر کے بقایا کو نصف کرد۔ اس نصف کو ایک پٹی کے خانوں سے ضرب
 دو۔ جو حاصل ضرب ہو وہ ہی اعداد طرح کے ہوں گے۔ مثلاً مثلث کے خانے ۹
 ہوتے ہیں ان میں سے ایک کم کیا تو باقی رہے آٹھ۔ آٹھ کا نصف چار۔ مثلث کی ہر
 پٹی میں تین خانے ہوتے ہیں۔ لہذا چار کو تین سے ضرب دیا تو بارہ عدد حاصل ہوئے
 ۲۔ ۳۔ ۴ لہذا مثلث کے اعداد طرح بارہ ہونے۔ اور یہی قاعدہ اعداد طرح کی
 نکلنے کا ہے اور جس نقوش کے اعداد طرح نکلنے ہوں اسی قاعدہ سے اعداد نکال سکتے

ہیں۔ مثلاً مربع کے سات خانے ہوتے ہیں۔ حسب قاعدہ ایک کم کیا۔ باقی چھ
 کے دو حصے کئے فی حصہ ساڑھے سات کا ہوا۔ لہذا مربع کی ہر پٹی میں چار خانے ہوتے
 ہیں ۱۲ کو چار میں ضرب دیا تو تیس ہونے۔ اس مربع کی طرح تیس کی ہوتی ہے
 قس کے خانے ۱۵ ہوتے ہیں۔ اس میں حسب قاعدہ ایک کم کیا تو باقی ۱۴ کے
 دو حصے کئے فی حصہ ہارہ کا ہوا۔ قس کی ہر پٹی میں پانچ خانے ہوتے ہیں۔ ہارہ کو
 پانچ سے ضرب دیا تو ساڑھے تیس ہونے اس قس کی طرح ساڑھ کی ہوتی ہے۔ اس طرح
 مسدوں کا حساب ہے مسدوں کے کل خانے ۳۳ ہوتے ہیں ان میں سے ایک کم کیا تو
 باقی ۳۲ اب اس کو نصف کیا تو ہر حصہ ۱۶ کا ہوا۔ مسدوں کی ہر پٹی میں ۸ خانے
 ہوتے ہیں ہارہ کو ۸ میں ضرب دیا تو ایک سو پانچ ہونے اس مسدوں کی طرح ایک
 سو پانچ کی ہوتی ہے اچھا مٹی کی کسر ایک سو گیارہ۔ یعنی حساب ہارہ سے ۱۱ عدد
 برآمد ہوں اس ایک پٹی کے خانوں کے اعداد ایسا کرنے۔ چال مٹی برآمد ہوتی ہے
 مگر کسری حاصل ۱۱ خانوں چالوں میں ایک ہی رہتی ہے۔ کسر کو خوب دوبارہ واضح کرتا
 ہوں۔ اس کو خوب یاد کرو۔ کیونکہ کسر کا قانون اگر اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے تو
 نقوش پر کرنے میں دشواری ہو جاتی ہے دیکھو مسدوں کی ہر پٹی میں چھ خانے ہوتے
 ہیں اور ہم نقوش کے خانے ۳۳ ہیں۔ اب شمار کرد تو ۳۳ سے چھتا خانہ ۳۹ ہے لہذا
 اگر کسر ایک کی ہے تو خانہ ۳۹ میں ایک کا اضافہ کرد۔ اگر ۲ کی کسر ہے تو خانہ ۴۰
 میں اضافہ کرد۔ اگر تین کی کسر ہے تو خانہ ۴۱ میں ایک کا اضافہ کرد۔ اگر کسر چار کی
 ہے تو خانہ تیرہ میں ایک کا اضافہ کرد۔ اگر کسر پانچ کی ہے تو خانہ سات میں ایک کا
 اضافہ کرد۔ یہ ہی قاعدہ ہر نقوش کی کسر اور ہر نقوش کو پر کرنے میں استعمال کر سکتے
 ہیں۔ چاہے جتنے اعداد کا نقوش ہو۔ میں نقوش کی تفصیل اس قدر بیان کر چکا۔ جس
 قدر کی کسر اعمال میں ضرورت ہے ورنہ علم کی کوئی اجتا نہیں ہے۔



علم النجوم

نجوم جمع ہے نجوم کی اور نجوم کے معنی ستارے کے ہیں۔ یعنی علم سیارگان خالق کائنات نے نظام عالم گردش سیارگان سے وابستہ کیا ہے جو کچھ بھی عالم میں ہو رہا ہے وہ سیارگان کا ہی اثر ہے۔ دن اور رات سردی اور گرمی۔ بارش اور خشکی۔ درختوں کا اگنا ان کا برگ و بار کا پیدا ہونا۔ پھولوں میں رنگ اور خوشبو یہ سب سیارگان ہی کا اثر ہے۔ اگر گردش سیارگان نہ ہو تو نظام عالم تبدیل ہو جائے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ ہمارے کاروبار اور مقاصد کے بننے اور بگڑنے کا تعلق سیارگان سے نہیں لیکن وہ اندک تامل کریں تو معلوم ہو گا کہ ہر شے میں سیارگان کا ہی اثر ہے۔ وقت پر بارش نہ ہوتی۔ ذراعت کو نقصان پہنچا جس کے پاس غلہ کا انبار ہے اس کو نفع ہو گیا۔ یہ گردش سیارگان کا ہی اثر تھا۔ موسم سرما تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کسی کو تنہا ہوا کسی کو فالج نے ستایا۔ یہ سب سیارگان کا ہی اثر تھا۔ درختوں کے مریض اور گھنٹیا کے روگی۔ موسم سرما میں ہی زیادہ تکلیف پاتے ہیں اور یہ سب سیارگان کا ہی اثر ہے۔ عرض کوئی شے اور کوئی جسم اور کوئی کام نہیں جس میں سیارگان کی گردش کام نہ کرتی ہو۔

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ شریعت نے اسے باطل قرار دیا ہے۔ بیشک شریعت کے سامنے ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ شریعت کسی علم کو بحیثیت علم ناجائز قرار نہیں دیتی۔ جب علم نجوم کی حد سے باہر نکل کر علم غیب میں شامل کر دیا جائے تو وہ گناہ ہے لیکن جب علم کو حقیقت تک محدود کر کے یقین تک نہ پہنچایا جائے تو وہ گناہ نہیں۔ جب کسی سوال کو اس عقیدے سے بتایا جائے کہ حساب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ باقی خدا قادر اور عالم الغیب ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے خلاف

بھی ہو جائے تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ رہا یہ کہ پوشیدہ حالات کا معلوم کرنا ہی علم غیب ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ ہر پوشیدہ علم کو علم غیب جان لینا زیادتی ہے۔ دیکھو ایک طبیب نہیں دیکھ کر کہتا ہے کہ آپ کے پیٹ میں نقصان ہے۔ مگر میں طرانی ہے وغیرہ وغیرہ اور آپ اسے علم غیب نہیں کہتے۔ بلکہ علم ہی کہتے ہیں حالانکہ طبیب نے نہ پیٹ چیرا ہے نہ مگر دیکھا ہے (اور حقیقت یہ ایک علم ہے) علم غیب نہیں ہے۔ جس میں طبیب کی حرکت سے انسان کے اندرونی اعضاء کا حال معلوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علم نجوم ایک علم ہے جس میں سیارگان کی گردش سے کسی انسانی کا حال معلوم کیا جاتا ہے۔ وہاں یقین منع ہے آسمان پر ستارے عد شمار سے باہر ہیں۔ ستارے دو قسم کے ہیں ایک تو ثوابت دوسرے سیارے۔ ثوابت اپنی جگہ رہتے ہیں۔ یعنی حرکت نہیں کرتے اور سیارے حرکت کرتے ہیں۔ ستارے بھی بہت ہیں لیکن علم نجوم سات سیارگان سے مکمل ہے۔ باقی وہ ستارے اس اور ذہب مستقل برج نہیں رکھتے اور مثل سایہ کے ہیں۔ باقی سات ستارے یعنی مریخ۔ زحل۔ مشتری۔ زہرہ۔ عطارد۔ علم نجوم کی اساس ہیں۔ علم نجوم نے آسمان میں بارہ برج تسلیم کیے ہیں جس میں سات سیارے گردش کرتے ہیں اور اسی گردش سے نظام عالم وابستہ ہے قرآن پاک میں ہے والسماء ذات البرج یعنی آسمانوں میں گو تعداد ہر برج بیان نہیں کی گئی ہے۔ تاہم ہر برج کا ہوتا ثوابت ہے۔ اسی طرح چاند کی گردش کا ذکر فرماتے ہوئے خدا نے قدوس نے فرمایا۔ والقمر قدرناہ منازل۔ یعنی ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں۔ اہل بصیرت نے حملہ قدرناہ سے ۳۶۰ عدد استخراج کر کے ہر برج کے ۳۰ حصے مقرر کیے ہیں۔ علم نجوم بہت ہی وسیع علم ہے۔ زندگی کا بڑا حصہ اس میں صرف ہو جائے تب کچھ مہارت حاصل ہوتی ہے۔ میں اس باب میں صرف اسی قدر قوانین بیان کر دوں گا جس قدر عملیات میں کارآمد ہیں۔ یہ بات معلوم کر لیجئے کہ جب تک کوئی شخص علم سیارگان سے واقف نہ ہو گا عملیات میں عاجز رہے

یہاں اس کی دیر ہے۔ اور عاکی اور میزان باوی ہے قطر ۷ ہزار ۵۰۰ میل ہے۔
 حساب کر دین کی دیر ہے۔ سال میں ایک مرتبہ زمین کے قریب یعنی زمین سے
 صرف ۲۰ کروڑ ۲۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر آ جاتا ہے۔ اس سال دکھائی دیتا ہے۔ اور
 اس کا قطعی فاصلہ زمین سے ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ میل ہے۔ ۳۰ سال سے ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ میل
 دور ہے ۲۶ دن میں لپٹ کر پر گھوم جاتا ہے۔

اب اصل کا حال معلوم کرو۔ اصل فلک اعظم کا مالک ہے۔ بدی اور دلو باوی
 ہے زمین سے ۳۳۷ گنا بڑا ہے اور قطر ۷۹ ہزار میل ہے ۳۰ سال سے ۷۸ کروڑ ۵۲ لاکھ
 میل کا فاصلہ ہے۔ رفتار فی سیکنڈ ۵۹۶ میل ہے۔ ۱۱/۲ دن میں لپٹ کر پر گھوم جاتا
 ہے۔ ایک برج کو ۲۱/۲ سال میں طے کرتا ہے ۲۹۱/۲ سال میں سورج کے گرد چکر
 لگاتے ہیں باقی اس اور زہرہ اگرچہ سیارگان میں شامل ہیں تاہم علم نجوم کے
 حساب میں ہیں۔ ان کی رفتار ہمیشہ اتنی ہوتی ہے۔ سات سیاروں میں سے وہ ستارے
 شمس اور قمر ایک ایک برج کے مالک ہیں اور پانچ سیارے وہ دو برج کے مالک ہیں
 چاند سورج ہمیشہ سیدھی رفتار سے چلتے ہیں اور پانچ ستارے کبھی سیدھی کبھی الٹی چال
 پلتے ہیں۔ ان ہی پانچ ستاروں کو خمسہ قیمرہ کہتے ہیں۔ سیخرا اتوار منگل شمس کے
 متعلق ہیں ج۔ بدھ۔ جمعرات جمعہ قمر سے متعلق ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے کیفیت
 معلوم کرو۔

نام ستارہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
معدنیہ اور جہیز	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱

اگر چنانچہ کے دن طالع کے وقت زحل کی سمت ہوتی ہے۔ اتوار کو شمس کی جگہ کو



قمری۔ منگل کو مریخ کی۔ بدھ کو عطارد کی جمعرات کو عطارد کی۔ جمعہ کو زہرہ کی
 اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد تبدیل ہوتی رہتی ہے جس کا مسلسل نقشہ بعد دوم میں
 تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اس طرح سات برسوں کی حالت ہے اگر میں ہر برج
 کی مسلسل حالت بیان کروں تو بڑی کتاب ہو جائے گی۔ مگر اس قدر بیان کرتا ہوں۔
 اس قدر آپ کے اعمال و فائدہ میں کام آئے۔

برج قمر۔ ذکر بہاری منقلب۔ آگنی۔ حمل کے انیسویں درجہ میں انقلاب کو
 شرف ہوتا ہے۔ حمل میں زحل کو ابھڑ اور زہرہ کو وہاں ہوتا ہے۔ برج اعظم سے
 مقابلہ۔ سمیرے اور گیارہویں سے تسدیس چہارم و دہم سے تریج اہم و نہم سے
 شیش۔ ستارہ مریخ۔

برج ثور۔ سونٹ بھلی۔ ثامت۔ خالی۔ ستارہ زہرہ۔ اس میں کسی ستارے کو ابھڑ
 نہیں ہوتا۔ اس کے درجہ سوم میں شرف قمر ہے اور مریخ کا وہاں ہے۔ ثور کے
 گیارہویں درجہ پر بھلی غروب ہوتا ہے سنبھ اور بدی اور اس کے مشرق ہیں۔

برج جوزا۔ ذکر۔ بہاری۔ باوی۔ دو حصوں میں۔ ستارہ عطارد درجہ سوم میں اس کا
 شرف اور عطارد کا وہاں اور زہرہ کا ابھڑ ہے۔ مشرق اس کا میدان اور دلو ہی اس کے
 انیسویں درجہ میں جمع اور قیمر کا خاص اثر رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی درجہ پر موسم سرما
 اور موسم گرما جمع ہوتے ہیں۔

برج سرطان۔ سونٹ۔ لیلی۔ منقلب آبی۔ ستارے قمر۔ درجہ پانزدہم میں عطارد
 کا شرف ہے اور زحل کا وہاں ہے اور ابھڑ مریخ ہے۔ مشرق اس کا مغرب اور حوت ہے۔
 برج اسد۔ ذکر۔ بہاری۔ آگنی۔ ثامت۔ ستارہ شمس۔ کسی ستارے کو اس برج
 میں شرف نہیں ہوتا۔

برج سنبلہ۔ سونٹ۔ لیلی۔ خاکی۔ دو حصوں میں ستارہ اس میں آتا ہے اس کی قوت
 سلب ہو جاتی ہے۔ سونٹ عطارد کے جو اس برج کا ستارہ ہے اور اس میں عطارد کو



شرف ہوتا ہے۔ زہرہ کو بہوت۔ مشتری کو وبال ہے۔ اس کے بارہویں درجہ میں
سہل ظہور ہوتا ہے۔
برج میزان۔ مذکر۔ نہاری۔ ثابت۔ بادی۔ سرد خشک۔ ستارہ زہرہ اکیسویں
درجہ پر اعلیٰ کو شرف ہے۔ جو ستارہ اس میں ہوگا وہ طالع کا دشمن ہوگا۔ مریخ کو
وبال اور شمس کو بہوت ہوتا ہے۔
برج عقرب۔ مذکر۔ نہاری۔ آتش۔ خشک۔ ثابت۔ ستارہ مریخ درجہ ۳۳ میں
درب کا شرف ہے اور وہاں کا بہوت ہے اور عطارد کا وبال ہے۔
برج جدی۔ مومن۔ لیلیٰ۔ معتدل۔ خاکی۔ ستارہ۔ اعلیٰ۔ انیسویں درجہ پر
مریخ کا شرف ہے۔ اور قمر کا وبال اور مشتری کا بہوت ہے۔
برج دلو۔ مذکر۔ نہاری۔ بادی۔ ثابت۔ اس میں شمس کا وبال ہے۔
برج حوت۔ مومن۔ لیلیٰ۔ ذوالجود۔ آبی۔ سرد۔ ستارہ مشتری جو ستارہ اس
میں گردش کرتا ہوا آتا ہے۔ قوی ہوتا ہے۔ مگر عطارد کو وبال اور بہوت ہے۔
سائیسویں درجہ پر زہرہ کا شرف ہے۔

ذیل کے نقشہ سے دوستی و دشمنی سیارگان کا حال معلوم کرو۔

نام ستارہ	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	اُسی دُنب
شمس	x	دوست	دوست	دوست	دوست	دشمن	دشمن	دشمن
قمر	دوست	x	دوست	دشمن	دوست	دشمن	دشمن	دشمن
مریخ	دوست	مساوی	x	مساوی	مساوی	دشمن	دشمن	دشمن
عطارد	مساوی	دوست	دشمن	x	دشمن	دوست	دوست	دوست
مشتری	دوست	مساوی	مساوی	مساوی	x	مساوی	مساوی	مساوی
زہرہ	دشمن	مساوی	مساوی	دوست	مساوی	x	دوست	دوست
زحل	دشمن	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	دوست	x	دوست
اُسی دُنب	مساوی	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	دوست	دوست	x

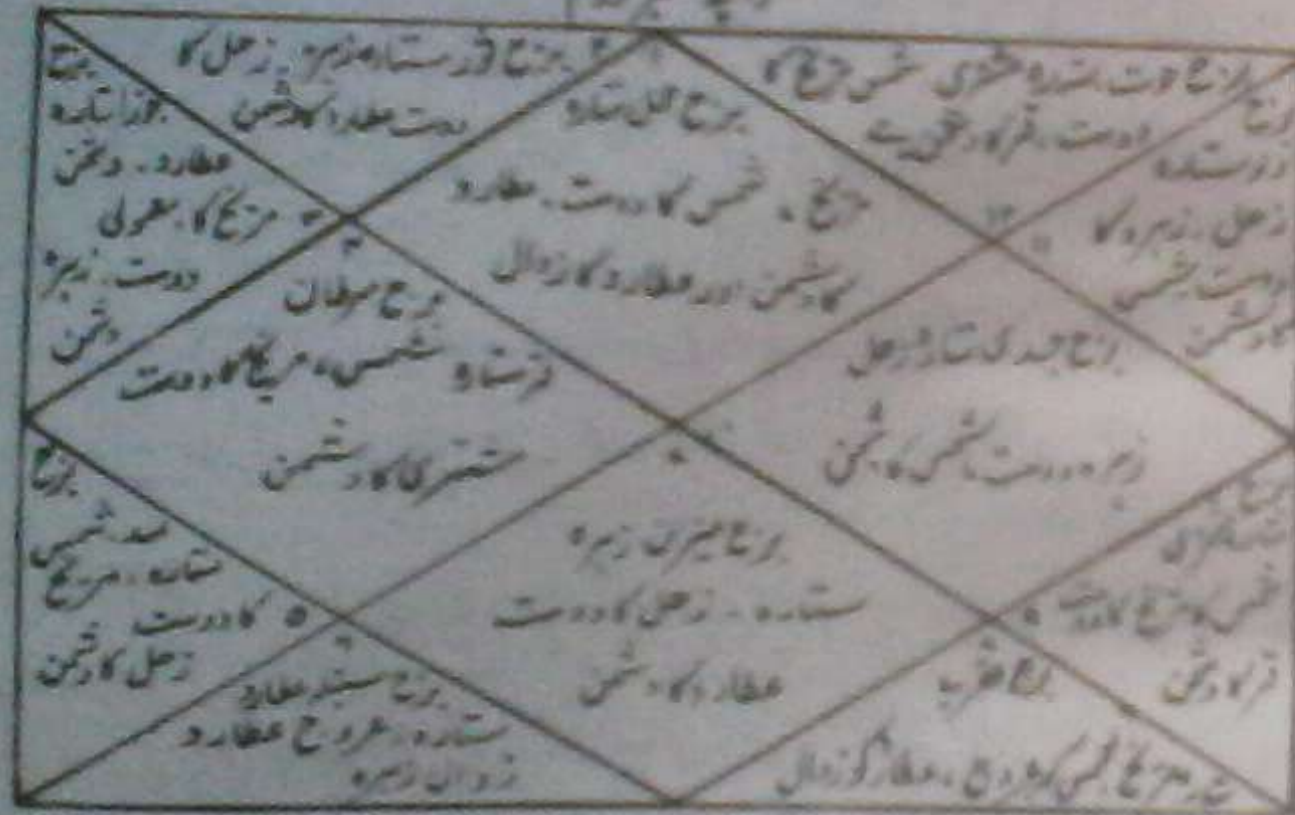
واضح ہے کہ ہر ستارہ گردش میں ہے اور ان مقامات کی جو ایک برج سے
دوسرے برج تک مقرر ہیں ۲۸ منزلیں مقرر کی ہیں۔ ان مقامات کو ہندی میں مانچتر اور
عربی میں منازل کہتے ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ شریطن (اسوتی) بطین (بہری)
ثریا (کرک) درین (دوبنی) بقعہ (مرگڑا) منہ (اورا) ذراعہ (دھیس) نشرہ (پکھا) طرف
(افلیکھا) جہ (انکھا) زہرہ (پوربا) صرف (ازادھا) مو (است) سماک (چترا) غزرا (سوتی)
اہاد (انکھا) اکیلی (ازادھا) شول (سولا) نھانم (پوربا کھاٹا) بلدہ (انکھا) دھج
(انکھا) بلدہ (شون) حود (دھشت) اسی است (پکھا) مقدم (پوربا کھاٹا) موغر
(انکھا) پوربا (پوربا) یہ منزل ۲۸ ہے مشتمل ہے یعنی ۲۸ حرف بعد پر تقسیم
ہیں شریطن کا نصف اور بدھ کا نصف ہے جب سیارگان ان منزلوں کی سیر کرتے ہیں
تو بعض سعد اور بعض نحس ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے ہر ایک کی حالت سعد و نحس
معلوم کرو۔ ہر ستارے کے تحت میں جو منزل قمر ہیں جب کوئی ستارہ ان منزلوں
میں آتا ہے تو سعد اور قوی ہوتا ہے۔

سی	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	اُسی دُنب
بند	جہ	حوا	اکھیل	سود	ثریا	نہاد	شور
زاد	زہرہ	سک	تھپ	انج	دھرت	بلدہ	اٹا
نشرہ	مرنہ	غزرا	سولا	مقدم	بقعہ	ذراعہ	شریطن
طرفہ	x	دھان	x	x	x	بلج	بطین

واضح ہو کہ ہر ستارہ کے چار درجہ مقرر ہیں۔ وبال۔ عروج۔ بہوت۔ شرف۔
جسکی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی ستارہ خانہ وبال میں آتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے لیکن
اپنی تمام طاقت رائل نہیں کرتا اور جب خانہ عروج میں آتا ہے تو قوی ہوتا ہے۔ مگر
مکمل طاقت پیدا نہیں کرتا۔ اور جب خانہ بہوت میں آتا ہے تو اپنی تمام طاقت کھو دیتا
ہے اور جب خانہ شرف میں آتا ہے تو پوری طاقت سے کام کرتا ہے۔ ذیل کے نقشہ
سے تمام حالت معلوم کرو۔ اور جو اندر سے اس سے درج معلوم کرو۔

اس نقش کو آپ نے دیکھا۔ پہلا خانہ گن کا ہے۔ یعنی جس ساعت میں کوئی پیدا ہوا اسے کھلی کہتے ہیں۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی سوال کرے تو معلوم کرو کہ آفتاب کس برج میں ہے۔ پس جس برج میں ہوگا وہی خانہ پہلا کہلائے گا۔ مثلاً آفتاب ساتویں برج میں ہے تو جس جگہ کا اندر ہے وہاں سے ایک شروع کریں گے اور اس وقت جو ستارے جس جس برج میں ہوں گے انہیں خانوں میں بھریں گے اور جو ستارہ جس خانہ میں ہوگا اور جو حالت اس کی ہوگی اس سے بحث کریں گے۔ ہر خانہ میں ستاروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔

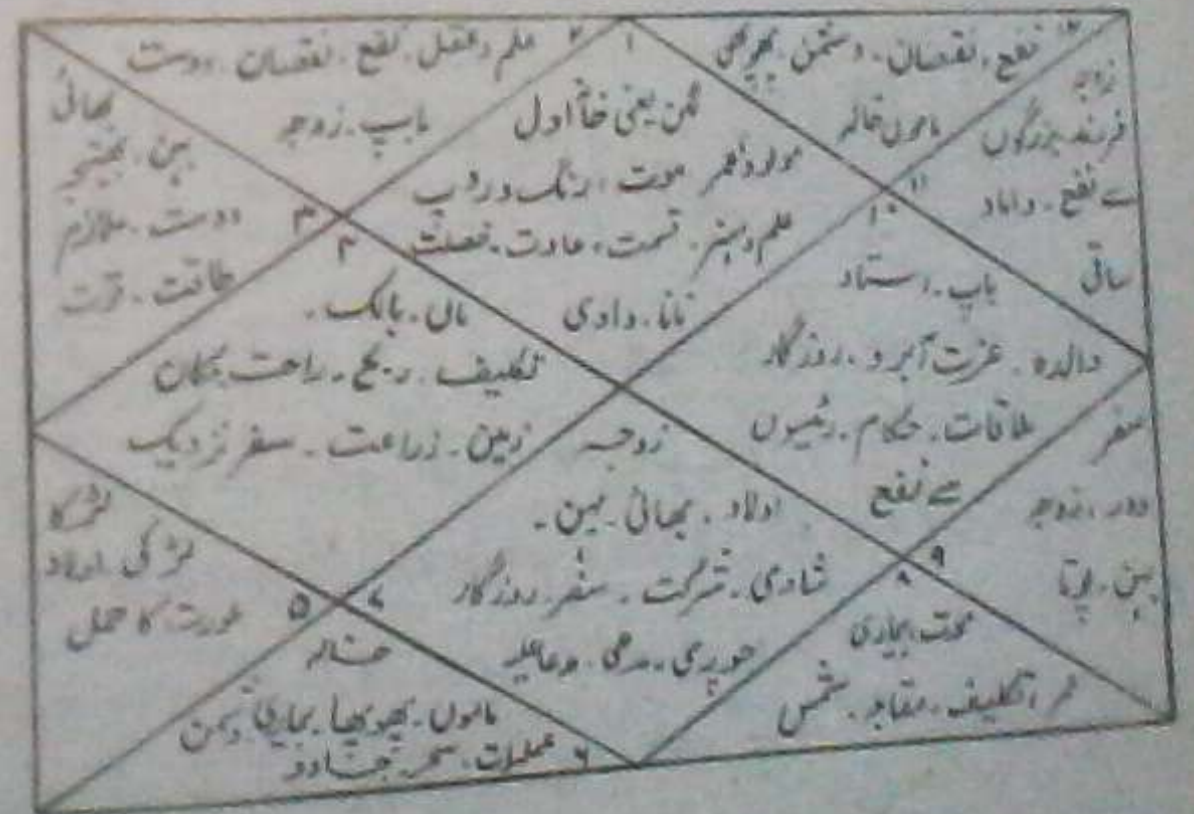
زائچہ نمبر دوم



اس نمبر دوم کے زائچہ سے حالات معلوم کرو۔ اس نقش سے معلوم ہوگا کہ جو ستارہ جس کا دشمن ہے اس گھر میں وہ کمزور ہوتا ہے۔ مثلاً برج ۷ میں لکھا ہے کہ زحل کا دوست۔ عطارد کا دشمن۔ اگر زائچہ میں خانہ ۷ میں عطارد ہو تو کمزور ہوگا اور شرہ برا دے گا۔ دوستی اور دشمنی سے مراد یہ نہیں کہ ستارے کوئی جاندار انسان ہیں بلکہ دوستی سے مراد قوی اور دشمنی سے مراد کمزوری ہے جب کوئی ستارہ اپنے یا اپنے دوست کے گھر میں ہوتا ہے تو قوی ہوتا ہے اور جب ستارہ دشمن کے گھر میں ہوتا ہے

رام ستارہ	دھال	عروج	ہبوط	شرف
شش	دلو		میزان ۱۹	حمل ۱۹
متر	جدی	سرطان	عقرب ۲	ثور ۳
مریخ	ثور - میزان	حمل - عقرب	سرطان	جدی ۲۸
عطارد	حوت - قوس	جوزا - سنبلہ	حوت ۱۵	سنبلہ ۱۵
مشتری	جوزا - سنبلہ	قوس - حوت	جدی ۱۵	سرطان
زہرہ	عقرب - حمل	میزان - ثور	سنبلہ ۲۷	حوت ۲۷
زحل	اسد - سرطان	جدی - دلو	حمل ۳۱	میزان ۳۱
ذنب - راس			قوس تمام برج	جوزا تمام برج

برجوں کے باہمی تعلقات بھی جانتا ضرور ہیں۔ عملیات میں یہ بہت کام آتے ہیں۔
حمل و اسد میں بہت محبت ہے۔ ثور و عقرب۔ متوسط محبت۔
جوزا اور میزان میں بہت زیادہ محبت ہے۔ میزان اور حمل میں معمولی محبت۔ ثور و سنبلہ میں زیادہ محبت۔ سرطان و عقرب میں متوسط محبت۔ جوزا قوس۔ دلو میں بہت محبت۔ سنبلہ اور جدی میں معمولی محبت۔ اسد و قوس میں بہت زیادہ محبت ہے۔



لوگوں کو بتایا ہے۔
 ہر لکھ کی پانچ ٹھیکیاں کرنا ہوں جس سے ہر شخص چہان لے گا کہ اس کا
 ستارا کیا ہے۔
 ہر شخص برج مغل میں پیدا ہوگا اس کا رنگ گھڑی۔ سر یا ہر سے ہر کوئی نشان

ہوگا۔
 ہر شخص برج ثور میں پیدا ہوگا اس کا رنگ گورا۔ گل یا کان کے نزدیک کوئی
 نشان ہوگا۔

برج میزان کی پیدائش میں رنگ گورا یا کاندھے یا گردن پر کوئی نشان ہوگا۔
 برج سرطان کی پیدائش میں رنگ گورا۔ کمر یا چھاتی پر کوئی نشان ہوگا۔
 برج اسد کی پیدائش میں رنگ گھڑی سرفی مائل گردن۔ پہلو۔ پیچہ یا دل کے
 مقام پر کوئی نشان ہوگا۔

برج سنبلہ کی پیدائش میں رنگ سفیدی مائل۔ پیچہ یا گردن پر کوئی تل ہوگا۔
 برج عقرب کی پیدائش میں رنگ سفید قد سے سرخ مائل مقام نہالی پر کوئی
 نشان۔

برج قوس کی پیدائش میں رنگ سفید قد سے زردی مائل سر پر نشان۔
 برج جدی کی پیدائش میں رنگ سیاہی مائل۔ زانو پر نشان۔
 برج حوت کی پیدائش میں رنگ سرخ و سفید۔ کف یا پر نشان ہوگا۔ یہ نشان

چاہے کچھ عمر میں نہجی یا نہ رہیں۔ مگر پیدائش کے وقت ضرور ہوتے ہیں۔
 شخص۔ بھڑی۔ دلو۔ ثور میں کھور اور میلاں میں بالکل ناکارہ۔
 قمر۔ بھڑی و قوس میں کزور۔ عقرب میں ناکارہ۔

مرتا۔ جدی۔ دلو۔ جوزا۔ سنبلہ میں کزور۔ سرطان میں ناکارہ۔
 عطارد۔ قوس۔ سرطان میں کزور۔ حوت میں ناکارہ



معدنی۔ ۱۵۸۲ سنبلہ۔ ثور میں کزور۔ بھڑی میں ناکارہ۔
 زہرہ۔ اسد۔ سرطان میں کزور۔ سنبلہ میں ناکارہ۔
 رطل۔ اسد۔ سرطان۔ عقرب میں کزور۔ قوس میں ناکارہ۔
 زہلی کی بھڑیوں سے اور ایسا وضاحت معلوم کر۔



ہر طالع کے لیے بعض تدابیر بھی ہوتی ہیں۔ ذیل کی تدابیر میں۔ کام شروع
 کریں۔ نہ سزا کریں۔ نہ پناہ کیجیے۔ یہ تدابیر چاند کی ضرورت کے وقت انگڑی
 یا بھڑی تدابیر سے مطابقت کر۔ جس کا اصل طالع ہو (سیکھ۔ لکھن۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶

ہم جن کا عمل یا نقش کس دن

اور کس وقت نکھو یا پڑھو

محل اتوار یا منگل اول وقت

پیر بعد اول وقت

بدھ منگل آخر وقت

جمعرات آخر وقت

سنچر آخر وقت

مجمع بعد اول وقت

میران سنچر اول وقت

مغرب بعد اول وقت

توس جمعرات اول وقت

بدھ اتوار طلوع آفتاب کے وقت

پیر بعد اول وقت

بدھ بعد اول وقت

بنف کا عمل یا نقش کس دن

اور کس وقت نکھو یا پڑھو

اتوار یا منگل اول وقت

جمع آخر وقت

منگل اول وقت

سنچر آخر وقت

بدھ آخر وقت

نماز جمع کے وقت

منگل وقت نزال آفتاب

جمع آخر وقت نزال آفتاب

پیر آخر وقت

جمع غروب آفتاب کے وقت

اتوار وقت غروب

سنچر آخر وقت



طالب کو اپنے طالع سے حساب لگانا چاہئے۔ مطلوب کے طالع سے اس میں غرض نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ اس ذنب کو عمل یا نقش حب و بنف میں بت ہی دخل ہے یہاں تک کہ زہرہ مشتری جو سعید سیارگان ہیں ان کو بھی عملیات اور نقوش حب و بنف میں اس قدر نہیں کہ جس قدر اس اور ذنب کو ہے جب بھی اس اور ذنب کا وقت ہاتھ آجایا کرے تو اس کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس میں ضرور عمل کریں برج قوس میں اس کو ریموٹ اور ذنب کو شرف ہوتا ہے۔ اور برج جوزا میں اس کو شرف اور ذنب کو ہبوط ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ شمس مشتری اور زہرہ بھی ہوں تو پھر عمل تیرہ ہدف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہ ایک عرصہ کی کدوکاوش کے بعد یہ کتاب شتم ہوئی پہلے تین ایڈیشنوں

میں چند ابواب زیادہ تھے جس کے سبب سے بعض مشکل مقام کی تخریج و تفسیر نہ کر کے تھا اب وہ زائد ابواب حذف کر کے مشکل مقامات کی تفصیل کر دی گئی امید ہے کہ ابواب ذوق اب اس سے فائدہ تمام حاصل کر سکیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم والحمد للہ رب العالمین

لازم ہے آدمی کو خیال قضا رہے

ہم کیا رہیں گے سب نہ رسول خدا رہے

میں تمام اس بمانہ یادگار

یہ کتاب اس وقت بھی کسی کے زیر نظر ہو گی سب گنگر شفق کی بڑیاں بھی خاکستر ہو چکی ہوں گی۔ اور اس کی مدح آپ کی ایک دعا کی محتاج ہو گی۔

اے اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے اللہ کے واسطے گنگر شفق کے واسطے دعا کر کہ خداے غور الرحیم اس کے گناہوں کو معاف فرمائے آمین تم آمین۔

ارواح البغیر کا پہلا ایڈیشن ۱۳۸۸ھ میں شائع ہوا دوسرا ایڈیشن ۱۳۸۹ھ میں شائع ہوا اور تیسرا ایڈیشن ۱۳۹۰ھ میں شائع ہوا اور چوتھا ایڈیشن ۱۳۹۱ھ میں شائع ہوا۔ اب پانچواں ایڈیشن ۱۳۹۲ھ میں شائع ہو رہا ہے۔

الحمد للہ کہ اب عمل ہو کر آپ کے سامنے ہے خداے قدوس اس کتاب سے آپ کو فائدہ پہنچائے۔

آمین
والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وعبارہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔



لَوْحُ مَصْطَفَانِي

[illegible]

میں بھر شفا حاصل نہ ہو تو پھر

کاشت زنجانی۔ ۱۲۵ ڈی گھبرگ نزد زمین ٹریٹ لاہور

۱۵۱ روپے
عمومہ ڈاکٹریج

علاج باخزم



الزکریٰ تصنیف

حضرت مخیر المظہر شاہ درجنانی نے تشعیض و علاج کے مراحل کو نہایت مختصر کر دیا ہے جس سے علاج و دوا میں دونوں خوبی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علاج بالانجورم نے موضوع پر انوکھی کتاب ہے۔

اسلام کے یونانی حکماء و ہیت ان کے افادات سے

پاک دہند میں عالم نجوم سے علاج پر ایک منفرد اور جامع
دیباچہ ناظم الملک جناب حکیم نیر دہلوی صاحب قید نے لکھا ہے۔

قیمت مجلد مرز ۵۰ روپے ملاوہ وصولہ ڈاک

منیر مکتبہ آئینہ قسمت لاہور۔ کراچی